نذر عقیدت

مَیں اپنے اِس ناچیز ھدیہ کو نہایت ادب سے

دست بستہ امیر المومنین سُلطان العلوم

تاجدار دکن اعلیحضرت میر عثمان علی خان بہادر

نظام الملک آصفجاہ ہفتم کی خدمت اقدس میں

ایک حقیر و ناچیز نذر کے طور پر پیش کرتا ہوں

دعاگو۔ محمد حفیظ اللہ

تمہید

از قلم محب صادق لواد منشی محمد سعید الدین صاحب تمکین دہلوی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جو شیطان کے نام سے واقف نہو۔ بچے سے لیکر بدھے تک اس سے واقف ہیں۔ بچہ کو ذرا عقل و تمیز آئی اور اس کا نام اُسکے گوش گذار ہوا۔ اس نے وہ شہرت پائی ہے کہ ملائکہ مقربین کو بھی حاصل نہیں اسرافیل۔ عزرائیل میکائیل کی بابت اگر کسی جاہل گنوار سے پوچھا جائے تو وہ اپنی لاعلمی ظاہر کریگا۔ اور اگر اُسی سے شیطان کو دریافت کیا جائے تو وہ سنتے ہی لاحول پڑھ دیگا۔

عوام کو جسقدر اسکے نام سے واقفیت ہے اُسی قدر اسکے کارہائے نمایاں اور ہتھکنڈوں سے ناواقفیت ہے۔ بچے سے لیکے بدھے تک اسکی اندرونی کارسازیوں سے بے خبر ہیں اور جو واقف ہیں وہ بھی وقتاً فوقتاً اس کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ پھر بھی نہیں سمجھتے۔

اسلام نے اسکی بیخ کنی کی ابتدا ہی سے تدابیر اختیار کی ہیں۔ بچوں کو جب ذرا ہوشیار ہوں اور سمجھنے کی قابلیت پیدا ہوا سکے دام تزویر سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ قرآن پاک میں ایک چھوٹی سی سورت اسی شیطان کے متعلق ہے۔ سب بچوں کو پڑہائی جاتی ہے مگر صرف طوطے کی طرح۔ افسوس کہ مکتبوں میں اسکے سمجھانے کی طرف مطلق التفات نہیں کیجاتی۔ اگر ابتدا ہی سے اسکے معانی بچوں کے ذہن نشین کرائے جائیں تو آیندہ گمراہی کا بہت کچھ سدباب ہوسکتا ہے۔ سورت مبارک یہ ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (اے پیغمبر آپ) کہدیجئے میں آدمیوں کے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ (اور وہ نہ صرف آدمیوں کا پروردگار ہے بلکہ اُنکا) بادشاہ اور معبود بھی ہے۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (اور کس بات سے پناہ لیتا ہوں) خناس (شیطان) کے وسوسوں کی برائی سے (اسکے بعد بتایا جاتا ہے کہ خناس کون ہے اور وہ کیا چیز ہے) اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ خناس وہ ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے (پھر آگے اور زیادہ تشریح کیجاتی ہے اور بتایا جاتا ہے) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ وہ خناس جنوں میں سے بھی ہے اور آدمیوں میں سے بھی ÷

اس سورہ شریف میں خدا تعالیٰ کا خطاب حضور انور سے ہے مگر تعلیم تمام اُمت کو ہے۔ بتایا گیا ہے کہ

اس ہی پتہ سے یہ کتاب ملے گی دہلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ
صاحب اور آثار سعید جس میں ۱۱۱ بیانات ہیں دو روپیہ

خناس یعنی شیطان لوگوں کے دلوں میں بُرے وسوسے ڈالتا ہے اور وہ جنات میں سے بھی ہے اور انسانوں میں سے بھی ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ بعض بدخیالات انسان کے دل میں عالمِ جنات کی خبیث ارواحوں کی جانب سے بھی القا ہوتے ہیں۔ اِن سے بچنے کے لئے خدا سے پناہ مانگنی اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا چاہیئے۔ اور طبیعت کو ان سے ہٹانا چاہیئے۔

بعض خیالاتِ بد ایک انسان سے دوسرے انسان کے دل میں آتے ہیں۔ مثلاً کسی نے کسیکو بُرا کام کرتے دیکھا اور اس سے اُسکو بھی اُس بُرے کام کے کرنے کی ترغیب ہوئی۔ ایسا بُرا کام کرنے والا انسان دوسرے ناکردہ گناہ انسان کا شیطان ہے۔ اِسکی بہت سی صورتیں ہوجاتی ہیں۔ انسان کی تحریر سے، تقریر سے، افعال سے، حرکات سے، سکنات سے، اشارات سے، دوسرے اشخاص کی طبیعتیں بُرے نتائج اخذ کرتی ہیں۔ اور ایسے لوگ جو دوسروں کو اپنے کردار سے بدنتائج اخذ کرنے کا موقع دیتے ہیں درحقیقت شیطان ہیں۔ حدیث قدسی المؤمنُ مرآۃ المؤمن (مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے) سے پہلو بدلکر یہی مضمون واضح ہوتا ہے۔ کسی شاعر نے اِسکو اس رباعی میں کیا اچھی طرح ادا کیا ہے ؎

رباعی

رحمٰن و رحیم و رحمۃ اللہ مائیم
شیطانِ رجیم و لعنۃ اللہ مائیم
ہر نیک و بدے کہ در جہاں میگذرد
باللہ مائیم ثم باللہ مائیم

اسی سورت کے مضمون سے بعض علماء نے شیطان کی معیّن ہستی ہونے سے انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جس سے طبیعت انسانی بدخیال اخذ کرے وہی شیطان ہے وہ شیطان کے وجود کو عوام کے خیال کے مطابق نہیں مانتے۔ غرض بدخیال خواہ کسی صورت سے دل میں آئے مجسّم شیطان ہے۔ کیونکہ خیال بھی ایک لطیف مادی جسم رکھتا ہے وہ دماغ کے مادے سے پیدا ہوا ہے اس لئے اُسکو ایک مجسّم ہستی مانا ہے اور عوام کو سمجھانے کے لئے تمام تجسیمی لوازم اُسکے متعلق چسپاں کردیئے گئے ہیں۔ خیالاتِ بد سے دل کو پاک کرنا درحقیقت شیطان کی جڑ کاٹنی ہے۔ علمِ اخلاق کا دارومدار اسی پر ہے۔

یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ بدخیالات اکثر نیکی کے پیرائے میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور انسان کو پریشان و گمراہ کردیتے ہیں۔ مثلاً آدمی کوئی نیک کام کرنا چاہتا ہے مگر بدخیال دوراندیشی کے لباس میں ظاہر ہوکر اور طرح طرح کی وجوہات سمجھا کر اُس نیک کام سے باز رکھتا ہے۔ بروقت اسکو سمجھنا انسان کے لئے ذرا مشکل کام ہوتا ہے اور اکثر تو اس مقام پر دھوکا کھا جاتے ہیں۔

میرے شفیقِ مکرم مولٰنا احمد سعید صاحب نے انہی مراتب کو سمجھانے کے لئے یہ کتاب تالیف کی ہے شیطان کی کارپائے فسوں سازاں تخلیق آدم سے تا اینِدم نہایت خوبی اور وضاحت سے بیان کی ہیں اور جابجا تمثیلی حکایات سے اُسکو واضح کیا ہے آنحضرت اور صحابہ کرام کے اقوال سے بیان کو ایسی دلچسپی دی ہے کہ خاص کیفیت پیدا ہوگئی ہے تمام پیغمبروں کے ساتھ شیطان کا مکر اور اسکے نتائج اس طرح بیان کئے ہیں کہ انسان اُس سے درسِ عبرت لے سکتا ہے اور اپنی حالت کی اصلاح کرسکتا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب تمام انسانوں اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے ایک بیش بہا ذخیرہ ثابت ہوگی۔

اللھم احفظنا من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا۔ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ سعید الدین۔ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے
شیطان رجم کئے گئے سے رجم کے معنی نعمت سے دُور اور لعنت کے ہیں۔
ذکر الٰہی سے غافل ہونا شیطان کے پنجے میں پھنسنا ہے۔ پس جب ایسا موقع ہو تو یہ پڑھنا
چاہیئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط انسان کا شیطان انسان ہے۔
یعنی صحبتِ بد۔ جب بدصحبتی سے غفلت طاری ہو۔ بیہودہ باتوں میں لگ جائے تو
فوراً اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے۔ چنانچہ اس بات کا قرآن شریف ناطق ہے وَاِمَّا
یُنْزِغَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ط اِنَّ الَّذِیْنَ
اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ط (ترجمہ) اگر
شیطان تجکو غافل کردے پس یاد آنے کے بعد بدعمل لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ تحقیق متقی
لوگ تو وہ ہیں کہ جب انکو شیطانی وسوسہ مس کرے تو فوراً متنبہ ہو جائیں اور اسی دم
دیکھنے لگیں اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرٰی وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ کَرِیْمٍ اے محمد آپ اسکو سمجھا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور در پردہ رحمٰن
سے ڈرتا رہے پس ایسے شخص کو مغفرت اور اجر کریم کی خوشخبری سُنا دیجیے۔ آدمی ہر امر
میں خواہ دینی ہو یا دنیوی بالکل محتاج ہے۔ نہ کوئی نیکی کر سکتا ہے اور نہ بدی سے بچنے کی
اس میں طاقت ہے۔ بدی سے بچنا اور نیکی کی طرف راغب ہونا محض تائید ایزدی پر موقوف

اس ہی پتہ سے یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چتہ ڈاکٹر حفیظ اللہ
اور آثار سعید مجسمین-۱۱۱-بیانات ہیں دو روپیہ کو تھا اور شرح کریما+ ۴-رکو

ہے نیکیاں بے شمار ہیں اور برے کام بھی بے انتہا ہیں - پس انسان کو لازم ہے کہ جسوقت
کوئی کام کرے تو پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم زبان سے کہے اور دل سے تصدیق
کرے - سورہ نحل میں آیا ہے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پس پناہ مانگ اللہ
کی شیطان مردود سے - حضرت یوسف علیہ السلام کو جب زلیخا نے نفسانی خواہش پر مجبور کیا
تو انہوں نے کہا مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے تحقیق
میرے رب نے اچھا کیا میرا ملجا - خداوند برتر نے انکو اس مکروہ حالت سے نجات دی -
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو انکی قوم نے
کہا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا حضرت موسیٰ نے جواب دیا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ
پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی اس بات سے کہ میں جاہلوں میں سے ہوں - اس استعاذہ کی وجہ
سے اللہ نے انکو دو خوبیاں عطا کیں - اول ان سے تہمت دور کی اور دوسرے مقتول کو
زندہ کر دیا - حضرت نوح علیہ السلام نے استعاذہ کیا ہے اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا
لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے کہ سوال کیا میں نے تجھ سے اس چیز کا کہ
جس شے کا مجھے علم نہیں - اللہ تعالیٰ نے اس استعاذہ کی وجہ سے انکو دو نعمتیں عطا کیں
ایک اسلام دوسرے برکات چنانچہ ارشاد فرمایا نوح اِهْبِطْ بِسَلٰمٍ وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ -
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کئی جگہ کلام مجید میں استعاذہ کا حکم ہوا ہے جیسے فرمایا قُلْ
رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ کہہ اے میرے رب میں پناہ مانگتا ہوں
تجھ سے شیطانوں کے وسوسوں سے - دوسری جگہ فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ
کہ پناہ مانگتا ہوں تجھ سے کہ حاضر ہوں - اور فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پناہ مانگتا
ہوں صبح کے رب سے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پناہ مانگتا ہوں میں لوگوں کے
رب سے - اور عاجزی کرنا شیوہ انسان کا ہے اور اعوذ باللہ کہنا عاجزی کا اظہار ہے
آدم علیہ السلام سے لغزش ہو گئی تو اس نے توبہ و استغفار کر کے اپنی لغزش کو معاف

اس بھی پتہ سے یہ کتاب ملیگی دھلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ جھتہ ڈاکٹر - حفیظ اللہ
اور آنا سعید جسمیں ... تاف ھیں دو روپیہ کو ہے اور فتح کر لیا - ہ - رکو ہے

کرالیا۔ اور شیطان نے اپنے کو زمرۂ فرشتوں میں عبادت کرکے پہچانا۔ پھر غرور میں آگیا۔
اور عدول حکمی کر بیٹھا۔ جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے پارہ ۲۳ سورہ ص رکوع ۵
میں اِذْ قَالَ رَبُّكَ سے مِنَ الْكٰفِرِيْنَ تک ترجمہ جبکہ آپکے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا
کہ میں گارے مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔ پس جب میں اسکو پورا بنا چکوں اور
اس میں اپنی طرف سے جان ڈالدوں تو سب اسکے آگے سجدہ میں گر پڑنا۔ پس جب اللہ
نے اسکو بنا لیا تو سارے کے سارے فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے نہیں
کیا کہ وہ غرور میں آگیا اور کافروں میں ہوگیا عدول حکمی کرکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے
شیطان تجکو کس چیز نے غرور میں ڈالا جیسے کہ ۲۳ پارہ سورہ ص رکوع ۵ میں ہے قَالَ
يَا اِبْلِيْسُ سے اَجْمَعِيْنَ تک ترجمہ۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس۔ جس چیز کو میں نے
اپنے ہاتھوں بنایا اسکو سجدہ کرنے سے تجکو کون چیز مانع ہوئی۔ کیا غرور میں آگیا اور واقع
میں ایسے بڑے درجے والوں میں ہے یعنی نہیں ہے۔ کہنے لگا میں آدم سے بہتر ہوں
کیونکہ تونے مجکو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس آدم کو خاک سے پیدا کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ
اچھا تو یہاں سے نکل کیونکہ تو اس حرکت سے مردود ہوگیا۔ اور بیشک تجھ پر لعنت رہیگی
قیامت کے دن تک۔ کہا اے رب مجکو مہلت دے۔ ارشاد ہوا کہ جب تو مہلت مانگتا ہے
تو جا تجکو وقت معین تک مہلت دی گئی۔ کہنے لگا جب مجکو مہلت مل گئی تو مجکو تیری عزت
کی قسم میں ان سب کو گمراہ کرونگا۔ بجز آپکے ان بندوں کے جو مخلص بندے ہیں۔
ارشاد ہوا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ تجھ سے اور جو تیرا ساتھ دے ان سب کو دوزخ سے بھر دونگا
جب رسالت کا زمانہ حضرت موسیٰ کا آیا کہتے ہیں کہ شیطان مردود آپکے پاس آیا۔ کہنے
لگا آپ کو اللہ سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہے میرے لئے بھی شفاعت فرمائیے جیسا
کہ اس حکایت سے واضح ہوتا ہے حکایت ایک دن ابلیس نے حضرت موسیٰ سے
التجا کی اور کہا اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت کیواسطے پسند کیا۔ اور

اس ھی پتہ سے یہ کتاب ملیگی دھلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چستہ ڈاکٹر حفیظ اللہ خان
اور انار سعید بحسین ۔ ۱۱۱ ۔ بیٹا ناتھین دھروکواو دستخط کریگا ۲ ۲ کو

آپ سے ہمکلام ہوا۔ اور میں گناہگار ہوں اور چاہتا ہوں کہ توبہ کروں میرے لئے شفاعت فرمائیے تاکہ توبہ میری حق تعالیٰ قبول فرمائے۔ حضرت موسیٰؑ دعا میں مشغول ہوئے۔ جناب الہیٰ سے حکم ہوا کہ توبہ اُسکی بسبب شفاعت تیری کے قبول فرمائی۔ مگر یہ کہ آدم کی قبر کی طرف سجدہ کرے تاکہ عفو تقصیر ہو۔ حضرت موسیٰؑ نے یہ بات ابلیس سے کہی۔ اُسنے جواب میں کہا کہ جب آدم زندہ تھا سجدہ نہیں کیا۔ اب مردہ کو کیونکر سجدہ کروں پھر ابلیس نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ میرے اوپر تمہارا حق ثابت ہوگیا کہ تم نے میری شفاعت کی۔ میں بھی تمکو ایک بات تمہارے فائدے کی بتاتا ہوں کہ اپنی اُمت کو سمجھا دیں کہ میری شرارت سے تین حالتوں میں بہت خبردار ہوں۔ اِن تین میں آدمیوں کو خراب کرتا ہوں۔ اوّل حالت غصّہ کی کہ اُس وقت آدمی کے اندر بجائے خون کے دوڑتا ہوں۔ اور آنکھ کان زبان اور ہاتھ اور پاؤں آدمی کو اُسکے اختیار سے باہر نکالتا ہوں اور جو چاہتا ہوں اُس سے کراتا ہوں اور دوسری حالت۔ حالت جہاد کے کافروں کے ساتھ ہیں کہ اُس وقت خیال گھر باہر اور عورت و فرزند کا دل میں ڈالتا ہوں اور اُسکو ایسے خیالات یاد دلا کر لڑائی کے میدان سے بھگاتا ہوں۔ تیسرے وقت خلوت نامحرم عورت کے ساتھ اُس وقت میں کٹناپن رنگ برنگ کا ظاہر کرتا ہوں اور دونوں کے دلوں میں طرح طرح کے فریب ڈالتا ہوں کہ ارادہ گناہ کا کریں۔ اب انسان کو لازم ہے کہ مکر شیطان سے اپنے کو بچائے اِس سبب سے اللہ تعالیٰ نے پارہ ۹ سورہ اعراف رکوع ۲۴ میں فرمایا ہے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ سے لَا یُقْصِرُوْنَ تک جس کا ترجمہ یہ ہے اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کیطرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں اُنکو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں خدا کی لگ جاتے ہیں۔ پس یکایک اُنکی آنکھیں کھلجاتی ہیں یعنی متنبہ ہوجاتے ہیں اور جو شیطان کے تابع ہیں وہ اُنکو گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں۔ وہ باز

اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دھلی بازار چاوڑی محلہ دروانہ چہتہ ڈاکٹر حفیظ اللہ اور تار شعیل جسمیں ۱۱۱ بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور شرح کریما ۔/۴ کو ہے

نہیں آتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جابجا فرمایا ہے کہ اے اولاد آدم تمکو شیطان کہیں خرابی میں نہ ڈالدے۔ چنانچہ فرمایا ہے پارہ ۸ سورہ الاعراف کے رکوع ۳ میں یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ سے لَا یُؤۡمِنُوۡنَ تک ترجمہ اے اولاد آدم کی شیطان تم کو کبھی خرابی میں مڈالدے جیسا کہ اسنے تمہارے دادا دادی کو جنت سے باہر کردیا ایسی حالت میں کہ انکا لباس بھی اس سے اُترواد یا کہ انکا پردہ بدن دکھائی دینے لگے اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم اُنکو نہیں دیکھتے ہو۔ ہم شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق ہونے دیتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ اور ایک جگہ ارشاد کیا ہے۔ پارہ ۸ سورہ الانعام رکوع ۷ کُلُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ سے مُّبِیۡنٌ تک (ترجمہ) اور جو تمکو اللہ نے دیا ہے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔ بلاشک وہ تمھارا صریح دشمن ہے۔ مکر شیطان سات ہیں پہلے یہ کہ وہ عبادت سے ہی روکتا ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ سمجھے ہر راہ میں توشہ کی ضرورت ہے۔ آخرت کے لئے عبادت توشہ ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ پھر کرلیجو۔ علاج اس کا یہ ہے کہ سمجھے میری موت میرے اختیار میں نہیں ؎ کوئی دم فرصت جسے ملجائے سمجھے مغتنم ؛ رہ گیا بس جس نے رکھا کام کل پر۔ تیسرا یہ کہ عبادت میں جلدی کرنے کو کہتا ہے۔ علاج اس کا یہ ہے سمجھے تھوڑی عبادت احتیاط سے ہو بہتر ہے۔ دل لگاکر۔ چوتھے یہ کہ کہتا ہے کہ خوب عبادت کرنی چاہئے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ ریا میں ڈالے علاج اس کا یہ سمجھے کہ خدا کا دیکھنا کافی ہے دوسرے کے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ پانچویں یہ کہ تکبر کی باتیں سکھاتا ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ سمجھے فنا ہونیوالا ہے قیام کسیکو نہیں جس چیز پر میں فخر کرتا ہوں وہ سب زوال پذیر ہوتا ہے۔ چھٹے یہ کہ کہتا ہے کہ عبادت خوب چھپا کر کر۔ علاج اس کا یہ ہے کہ سمجھے مجھے ظاہر و پوشیدہ کرنے کی کیا ضرورت۔ جاننا اُس کا بس ہے۔ ساتویں یہ کہتا ہے کہ ازل سے تو سعید ہے عمل کی ضرورت نہیں۔ علاج اس کا یہ ہے کہ سمجھے ہر طرح سے عمل کا محتاج ہوں۔

ایک شیطان انسان کا نفس ہے پس اکی ہیر دی نکرے جس کو نفس امارہ کہتے ہیں

مکر شیطان سات ہیں

اس ہی پتہ سے یہ کتاب ملیگی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چتہ ڈاکٹر حفیظ اللہ اور آثار سعید جسمیں ۱۱۱ بیانات ہیں دو روپیہ کو بیچے اور شرح کر نام رکو

پس خواہش نفسانی کا پیرو ہونا بڑا ہے وہ تجکو دوزخ جھکا دیگا۔ اور نفس کشی کو جہاد اکبر اِس واسطے کہتے ہیں کہ جہاد میں کفار روبرو ہوتے ہیں اور وہ نظر نہیں آتا۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد سے فتحمند ہو کر تشریف لائے اور بعض صحابہ کو طاعت اور ریاضت میں مشغول دیکھ کر فرمایا کہ کیا کر رہے ہو۔ اُنھوں نے عرض کیا کہ ہم چھوٹے جہاد سے فارغ ہو کر بڑے جہاد میں مشغول ہیں۔ کفار سے جنگ کرنی اِس لئے چھوٹا جہاد ہے کہ اِس میں مقابل آنکھوں کے سامنے نظر آتا ہے اور اُسکو مار ڈالنا آسان ہے اور ریاضت نفس کشی اس لئے جہادِ اکبر ہے اِس میں نفس اور اس کا مصاحب یعنی شیطان دونوں غیر محسوس ہیں اور چھپے ہوئے دشمن پر حملہ کرنا اور اُسے مار ڈالنا نہایت مشکل ہے۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ تعلیم دیتا ہے کہ ہم سے آپ اِس طرح دعا کیجئے قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۔ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ حکم ربی ہے حضور کو آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میں آپکی پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور میرے رب میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی اِس سے کہ شیطان میرے پاس بھی آوے اگر آپ کو شیطان کیطرف سے وسوسے آنے لگیں تو اللہ کی پناہ مانگ لیجئے اور کہنا نفس کا نہ مانئے سعدی نے کہا ہے ؎ مکن نفس اماره را پیروی ٭ کہ ناگاہ چو فرماں رسد جاں دہی ٭ **نقل** ہے کہ حضرت جنید بغدادی سے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ شیطان لعین بازار میں ننگا پھرتا ہے میں نے کہا کہ اے بےحیا حقیقت میں بےحیائی تجھ پر ختم ہے کہ بازار میں ہزاروں آدمیوں کے سامنے ننگا پھرتا ہے نہ کچھ حیا ہے نہ کچھ شرم کہا اے حضرت آدمیوں سے بلاشک حیا کرتا ہوں مگر بازاری کہ محض نادان اور قسم حیوان سے ہیں۔ البتہ ان سے شرم نہیں کرتا۔ ایک اشارے میں انکو جو ناچ کہیے نچاؤں اور جو کھیل کہیے کھلاؤں اور مثل لوٹن کبوتر لٹاؤں بلکہ مجکو آپکے اوپر تعجب بڑا اچنبھا ہے کہ آپ انکو آدمی

اس ہی پتہ سے یہ کتاب ملیگی بازار چاوڑی چتلا دروازہ جتہ ڈاکٹر حفیظ اللہ
اور آثار سعید جسمین - ۱۱۱ - بیاتات هیں دو روپیہ خرچ اور شرح کرنا ۔ م ۔ رکو

جانتے ہیں حضرت جنید نے کہا آدمی کہاں ہیں اور کیسے ہوتے ہیں۔ کہا آدمی ایسے ہوتے ہیں جیسے مسجد شونیزیہ میں تین آدمی ہیں جو عبادت میں غرق ہیں جنکے مارے میری کمر جھک گئی اور ہمت تھک گئی کہ میں ہزار طرح سے انکو اُبھارتا ہوں اور صدہا طرح کے شوشے چھوڑتا ہوں اور وہ نظر اُٹھا کے بھی نہیں دیکھتے کہ کون کتا جھک مارتا ہے۔ پھر ناگاہ خواب میں چونکا۔ آدھی رات کو مسجد شونیزیہ میں پہنچا۔ دیکھا کہ تین آدمی خودی سے گذرے ہیں اور جوش و خروش و محبت میں دریا سے اُبل رہے ہیں۔ یاد الٰہی میں مدہوش ہیں اور دنیا و مافیہا سے بیہوش ہیں میرے پیر کی آہٹ سے ایک صاحب نے سر اُٹھا کر کہا کہ اے جنید تم سب باتیں اس ملعون کی سچ نہ جاننا یہ دشمن ہے ہمارا اور تمہارا کہ کلام الٰہی اسکی تصدیق کرتا ہے اور اس نے قسمیہ کہا ہے کہ سب کو بہکاؤنگا قَالَ رَبِّ بِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ الخ بولا اے رب جیسا کہ تو نے مجکو راہ سے کھویا تیرے بندوں کو دنیا کی بہار دکھا کر ان سب کو راہ سے کھوؤنگا۔ مگر تیرے خالص بندے محفوظ رہیں گے۔

آنحضرت نے فرمایا ہے کہ بدترین جگہ دنیا میں بازار ہے اس واسطے بلا ضرورت جانیکا حکم نہیں کہ وہاں شیطان بیٹھے ہوتے ہیں کہ بُرے آدمیوں کو بُرائی کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اچھوں کو بُرائی کی طرف اُبھارتے ہیں۔ اور کامل ایمان اور صاحب عرفان سے اُنکے پر جلتے ہیں۔ اور بازار بیشک فتنہ کا گھر ہے۔ اور بازاری ہر طرف سرگرم فریب دہی رہتے ہیں اور معاملات حق آگاہی سے چنداں سروکار نہیں۔ بلکہ وہ نادان بدتر از حیوان ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اس قسم کے لوگ جانور جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا قولہ تعالیٰ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا۔ اے میرے باپ مت پوج شیطان کو بیشک شیطان رحمٰن کا بے حکم ہے۔

جو کام اخلاص سے کرتا ہے اللہ کے یہاں وہ قبول ہوتا ہے اور جو کام لالچ سے

اس کا پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی چتلا دروانہ جیتہ ڈاکٹر حفیظ اللہ اور تار سعیل جسمیں ۱۱۱۔ بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور سرخ کیا ۲۔۴ رکو ہے

کرتا ہے وہ قبول نہیں ہوتا ہے نقل ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا اُسنے سن پایا کہ فلانی جگہ ایک درخت ہے کہ لوگ اُسکی پرستش کرتے ہیں۔ عابد غصہ میں آیا اور تبر کاندھے پر رکھی اور چلا۔ تاکہ اس درخت کو کاٹ ڈالے۔ اثنائے راہ میں شیطان ایک بوڑھے کی صورت میں ملا اور پوچھا تو کہاں جا رہا ہے۔ اُسنے کہا کہ فلانے درخت کو کاٹنے جاتا ہوں۔ ابلیس بولا تو جا خدا کی عبادت کر کہ وہ تیرے واسطے اس کام سے بہتر ہے۔ عابد بولا میں ہرگز نہ جاؤنگا۔ یہی میری عبادت ہے۔ ابلیس نے کہا تجھے جانے نہ دونگا اور عابد سے لڑنے لگا۔ عابد نے ابلیس کو زمین پر پٹک کر اُسکی چھاتی پر سوار رہوا۔ تب ابلیس بولا میں ایک بات کہتا ہوں۔ عابد نے توقف کیا تب ابلیس نے کہا اے عابد خدا کے ہزاروں پیغمبر ہوئے ہیں۔ اگر خدا کو اس درخت کو اکھیڑنا منظور ہوتا تو ان پیغمبروں کو حکم کرتا۔ اور تجکو بھی حکم نہیں کیا۔ یہ کام مت کر۔ عابد نے کہا البتہ کرونگا۔ تب ابلیس نے کہا جانے نہ دونگا۔ پھر دونوں لڑنے لگے۔ دوسری بار بھی عابد نے ابلیس کو پچھاڑا۔ ابلیس نے کہا چھوڑ دے۔ میں اور ایک بات کہتا ہوں اگر پسند نہ آئے تو اُس وقت جو تیرا جی چاہے وہ کر۔ عابد نے ہاتھ کھینچ لیا۔ ابلیس نے کہا اے عابد تو درویش ہے اور لوگوں سے تیری معاش ملتی ہے۔ اور اگر تیرے پاس پیسے ہوں اور تو اُسکو اپنے کام میں خرچ کرے اور دوسرے عابدوں کو کچھ نان و نفقہ دے تو درخت کاٹنے سے کہیں بہتر ہے۔ کیونکہ جو بت پرست ہیں وہ دوسرا درخت لگاوینگے اور اُنکو کچھ نقصان نہوگا۔ اس خیال سے باز آ۔ اور میں ہر صبح تیرے بچھونے کے نیچے دو دینار رکھا کرونگا۔ عابد نے خیال کیا کہ ابلیس سچ کہتا ہے کہ ان دیناروں سے ایک دینار اپنے کام میں اور دوسرا اور حاجتمندوں کے لئے رکھونگا۔ یہ کام درخت اُکھیڑنے سے بہتر ہوگا۔ کیونکہ مجھے حکم نہیں ہوا۔ اور پیغمبر نہیں ہوں جو مجھ پر یہ کام واجب ہوتا۔ غرض اس ہی خیال سے وہ اپنے گھر آیا۔ دوسرے تیسرے دن اُسکو دینار ملے پھر بولا

خوب ہوا جو میں نے درخت کو قطع نہ کیا۔ چوتھے دن جو کچھ نہ پایا غصے میں آکر تبر اُٹھا کر چلا
ابلیس نے سامنے آکر پوچھا تو کہاں جاتا ہے۔ کہا درخت کو کاٹنے جاتا ہوں۔ بولا
جھوٹ کہتا ہے۔ واللہ تو درخت کو نہیں کاٹ سکے گا۔ دونوں لڑنے لگے ابلیس نے عابد
کو زمین پر پچھاڑا اور وہ اُسکے سامنے چڑیا سا تھا۔ ابلیس نے کہا چلا جا نہیں تو ابھی تیرا
سر کاٹ ڈالونگا۔ عابد غریب نے کہا مجھے چھوڑ دے تا چلا جاؤں۔ بھلا اتنا بتا دے کہ
کس لئے پہلے دو بار میں تجھپر غالب ہوا تھا اور اب تو مجھپر غالب ہوا۔ ابلیس نے کہا کہ
اوّل تو خدا واسطے غصے میں آیا تھا۔ تب خدا نے مجکو تیرا مغلوب کیا۔ اور جو کوئی کچھ کام
اخلاص سے خدا کے واسطے کرتا ہے اُسپر ہمارا زور نہیں چلتا۔ اور اس دفعہ تم نے دینار
کے واسطے غضب کیا۔ اور جو شخص ہوا و ہوس کا تابع ہوا وہ ہمپر غلبہ نہ کر سکے گا۔

اور شیطان کا بھائی ہے جو کہ فضول خرچ کرے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے پارہ ۱۵ سورۃ
بنی اسرائیل رکوع ۳ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَ
كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۔ بے موقعہ مت اُڑا مال۔ کیونکہ بے شک بے موقعہ اُڑانیوالے
شیطانوں کے بھائی بند ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکر ہے۔

شیطان جب سے راندہ درگاہ الٰہی ہوا ہے جب سے وہ آسمان پر جاتا ہے تو اُسپر تارے
ٹوٹے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس پر قرآن ناطق ہے پارہ ۱۴ سورہ الحجر رکوع ۲ وَلَقَدْ جَعَلْنَا
فِى السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۔ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ سے مبین تک
(ترجمہ) بیشک ہم نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے پیدا کئے اور دیکھنے والوں کے لئے
اُسکو رستہ کیا اور اُسکو ہر شیطان مردود سے محفوظ فرمایا۔ ہاں مگر کوئی بات فرشتوں کی
چوری چھپے سُن بھاگے تو اُسکے پیچھے ایک روشن شعلہ ہو لیتا ہے۔

شیطان دشمن انسان سے پناہ مانگنا رہے پہلے وہ انسان کو ورغلا کر راہ حق سے دور
کرتا ہے اور جب انسان اُسکے قابو میں آکر راہ حق سے بہک جاتا ہے تو یہ الگ ہو جاتا ہے

اس ہی پتہ سے یہ کتاب ملیگی دھلی بازار چاوڑی بچلا 4 روانہ جستہ ڈاکر۔ حفیظ اللہ
اور آثار سعید جسمین ـ ۱۱ ابیا ناف ھینا دو روپیہ کو اور شرح کریگا۔ ۱۴۔ رکوھ

جیسا کہ ۲۸ پارے سورہ الحشر رکوع ۲ میں وارد ہے کَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ سے اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ تک جس کا ترجمہ یہ ہے کہ منافق کی مثال شیطان کی مانند ہے کہ اول تو انسان سے کہتا ہے کہ تو کافر ہو جا پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو اس وقت صاف کہہ دیتا ہے کہ میرا تجھ سے کچھ واسطہ نہیں میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے شیطان کے صریح دھوکے سے لوگوں کو مطلع کر دیا ہے ارشاد ہے کہ وہ گناہ کراتا ہے اور جب انسان مرتکب ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اللہ میں تو اس سے بری ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہاں سے برصیصا عابد کی طرف اشارہ ہے جو ہم نہایت اختصار سے لکھتے ہیں۔ برصیصا اپنے عبادتخانہ میں شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف تھا شیطان اسکے پاس گیا اور اس عبادتخانہ کے نیچے جا کر اس نے ایسی نیت باندھی کہ برصیصا بھی دیکھکر متعجب ہو گیا۔ یعنی شب و روز عبادت ہی میں رہا نہ حاجتِ انسانی اسے ہوئی اور خوش اعتقادی سے اس نے شیطان کو کہا کہ اگر تکلیف نہ ہو تو آپ یہاں ہی تشریف لے آئیے۔ جب وہ آ گیا تو اس نے اپنا کام شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ اے عابد میں تجھے ایک منتر جنات کے دور کرنیکا بتاتا ہوں اور شیطان نے برصیصا کو ایک دعا سکھا دی اور خود وہاں سے چلا آیا۔ غرض یہ ہے کہ شیطان اُسے دام تزویر میں لے آیا اور ایک بادشاہ کی لڑکی کے پاس آیا اور پھر اس کے بھائیوں کو پتا بتایا برصیصا عابد کا۔ جب یہ برصیصا وہاں جاتا تو خود یہ وہاں سے بھاگ جاتا اسی طرح کرتا رہا۔ آخر کو یہ بات ٹھہری کہ شاہزادی کو عابد کے عبادتخانہ میں چھوڑ دیا جاوے۔ جب شاہزادی کے بھائی یہاں لیکر آئے تو اب اِس نے برصیصا کو بہکانا شروع کیا۔ یہانتک کہ برصیصا سے زنا سرزد ہوا اور زنا سے حمل رہ گیا۔ اور حمل کے بعد شیطان نے اُسکے مارنے کا مشورہ دیکر شاہزادی کو قتل کرا دیا۔ اور قتل کر لینے کے بعد اُسکے بھائیوں کو خبر دی انہوں نے برصیصا کو پھانسی پر چڑھوا دیا جب پھانسی کا وقت ہوا تو شیطان نے کہا۔ اگر تو مجھے سجدہ کرے

برصیصا عابد کی حکایت

اس ہی پتہ سے یہ کتاب دھلی بازار چاوڑی چتلادروازہ چھتہ ڈاکٹر حفیظ اللہ
اور آغا سعید حسین نمبر ۱۱۱۰ - بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور شرح کر رہا ہم کو

تو میں ابھی آزاد کرا دوں سجدہ کرا کر پھانسی کی سزا دلوا دی۔ اور برصیصا کا ایمان ضائع ہوا کافر ہو کر مرا۔ پھر شیطان نے کہا کہ میں تجھ سے بری ہوں۔ اور شیطان آخرت میں بھی کہے گا اور منقول ہے کہ جنگ بدر میں بھی ایک کافر کی صورت میں ہو کر لڑوا تا رہا۔ جب فرشتے نظر آئے تو بھاگا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ قرآن شریف میں کافروں کا ایسا ذکر فرمایا ہے کہ قابو میں شیطان کے وہ آگئے ہیں۔ چنانچہ ۲۸ پارہ سورہ مجادلہ رکوع ۳ میں ہے۔

یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ سے الْخٰسِرُوْنَ تک (ترجمہ) جس دن جمع کریگا انکو سارے قسمیں کھاوینگے اُس کے آگے جیسے کھاتے ہیں تمہارے آگے اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ کچھ بھلی راہ پر ہیں سنتے ہیں وہی اصلی جھوٹے قابو کر لیا ہے ان پر شیطان نے پھر بھلائی اُنکو اللہ کی یاد وہ لوگ ہیں گروہ شیطان کے خبردار ہو تحقیق گروہ شیطان کے وہی ہیں زیان پانے والے۔ اللہ غصہ ہوا کافروں پر خصوصاً یہود پر اور اُنکے رفیق منافق مسند امام احمد تفسیر ابن حاتم وغیرہ میں جو روایتیں ہیں انکا حاصل یہ ہے کہ عبد اللہ ابن ابی جو منافقوں کا مشہور سردار ہے اسکے علاوہ منافقوں میں ایک شخص عبد اللہ بن نبتل بڑا فسادی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنکر بیٹھا کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بُرائی کے طور پر اپنے دوست یہودیوں سے بیان کیا کرتا۔ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تھوڑی دیر میں ایک شخص کرنجی آنکھوں والا بڑا فسادی آنے والا ہے۔ جب وہ آئے تو تم میں سے کوئی اُس سے بات نکرنا۔ اتنے میں عبد اللہ بن نبتل آیا۔ آپنے فرمایا کہ تو اور چند شخص ملکر مجھے بُرا بھلا کیوں کہا کرتے ہو۔ عبد اللہ بن نبتل نے انکار کیا۔ اور جن لوگوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیا تھا اُنکو بھی بلایا اور سب نے ملکر بہت سی جھوٹی قسمیں کھائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں اور فرمایا کہ جس طرح منافق لوگوں نے اپنی جان اپنا مال مسلمانوں کے ہاتھوں سے بچانے کے لئے اپنی جھوٹی قسموں کو ڈھال بنایا ہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ کے رُوبرو بھی

اس بھی پتہ سے یہ کتاب ملے گی دہلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چتہ ڈاکٹر حفیظ اور آثار سعید جسمین - ۱۱۱ - بیانات ہین دو روپیہ کو اور شراح کریما مہر کو

جھوٹی قسمیں کھاوینگے کہ دنیا میں ہم لوگ دل سے مسلمان تھے۔ لیکن وہاں اُنکی جھوٹی قسمیں اللہ عالم الغیب کے روبرو کچھ کام نہ آوینگی۔ پھر فرمایا کہ ایسے لوگ شیطانی جتھے کے لوگ ہیں۔ اور یہ شیطانی جتھے کے لوگ آخر کو بہت خراب ہونگے اور اللہ کے رسول اور رسول اللہ ؐ کے ساتھیوں کو انجام کار غلبہ ہوگا۔ اور ان منافقوں کی بدخواہی کچھ کارگر نہ ہوگی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

ہمکو اتباع شیطان سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے پارہ ۱۸ سورۂ نور رکوع ۳ يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ اے ایمان والو نہ چلو قدموں پر شیطان کے اور جو کوئی چلے گا قدموں پر شیطان کے سو وہ یہی بتاویگا بیحیائی اور بُری بات۔

یوسف علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا اِس خواب کو اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہیں شیطان بھکا کر اپنی دشمنی کا اظہار کرے جیسا کہ قرآن شریف میں ۱۲ پارہ سورہ یوسف اول رکوع میں ہے قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ سے مبین تک یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا اپنے اِس خواب کو اپنے بھائیوں کے روبرو بیان مت کرنا یہ سمجھکر وہ تمہاری ایذا رسانی کے لئے کوئی خاص تدبیر کرینگے بلا شبہہ شیطان آدمی کا صریح دشمن ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ شیطان ہر وقت میں اپنا جال پھیلاتا رہتا ہے کفار مکہ کو یہ دم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنکے ساتھی کیا ہیں۔ بھلا تم پر غالب آسکتے ہیں اِس کا ذکر قرآن شریف میں پارہ ۱۰ سورہ انفال رکوع ۶ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ سے الْعِقَابُ تک (ترجمہ) اور اُس وقت کا اُن سے ذکر کیجے جبکہ شیطان نے اِن کفار کو اُنکے اعمال خوشنما کرکے دکھلائے۔ اور کہا کہ لوگوں میں آج کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور میں تمہارا حامی ہوں پھر جب دونوں جماعتیں کفار او مسلمین ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں تو وہ اُلٹے پاؤں بھاگا اور یہ کہا کہ میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

اس ہی پتہ سے یہ کتاب ملیگی دھلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چتہ ڈاکٹر احمد اور آتا سعیلا جسمیں ۱۱۱ بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور شاہ کریم الم رنکو

میں اُن چیزوں کو دیکھ رہا ہوں جو تم کو نظر نہیں آتیں ہیں۔ میں خدا سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

شیطان دشمن انسان ہے قرآن شریف میں اس کا ذکر ۲۵ پارہ سورہ الزخرف رکوع ۶ میں اس طرح ہے وَلَا یَصُدَّنَّکُمُ سے مُّبِیْنٌ تک (ترجمہ) اور شیطان کہیں تمہیں میری اتباع سے باز رکھے بیشک شیطان تمہارا صریح دشمن ہے اور جو شیطان کے مکر سے بچے رہتے ہیں اُنکے لئے خوشخبری ہے ۲۳ پارہ سورہ الزمر کے دوسرے رکوع میں ہے وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ سے اَحْسَنَہٗ تک اور جن لوگوں نے شیطان یا معبود باطل کی پرستش سے پرہیز کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا اُن ہی کے لئے خوشخبری ہے۔ پس اے نبی تم میرے اُن بندوں کو جو میری بات سنتے ہیں۔ پھر اُس عمدہ بات کی پیروی کرتے ہیں خوشخبری سنادو۔ پھر اِسکے آگے جنت کا ذکر ہے۔

تعوذ کے الفاظ۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک یہ عبارت معین ہی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس طرح کہنا بہتر ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور پند کور ہوا ہے کہ جب کوئی بڑا کام کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے لہذا تلاوت قرآن بھی بڑا کام ہے اسکے قبل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور بلکہ قرآن ناطق ہے فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ارشاد خداوندی ہے۔ اے ناظرین جب آپ قرآن شریف پڑھنا چاہیں تو شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں کیونکہ جب بندہ کلام الہی پڑھتا ہے تو اللہ سے ہمکلام ہوتا ہے اُس وقت میں اللہ سے پناہ مانگ لے شیطان کے وسواس سے تاکہ اُسکی پناہ میں ہو کر وسواس شیطانی سے بچ جاوے

چند قرآن شریف کی آیتیں معہ ترجمہ جس میں شیطان کی اتباع کی ممانعت ہے

پارہ ۱ سورہ البقرہ فَاَزَلَّھُمَا الشَّیْطٰنُ سے اِلٰی حِیْنٍ تک (ترجمہ) پھر لغزش دیدی شیطان نے

اس ہی پتہ سے یہ کتاب ملیگی دھلی بازار چاوڑی چتلاد روازہ چھتہ ڈاکٹر محمد حفیظ اللہ
اور آثار سعید جسمیں ۱۱۱ بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور شرح کریما ۔ ۴ ۔ رکو

آدم و حوا کو اس درخت کی وجہ سے اِس سے برطرف کر کے رہا انکو اُس عیش سے جس میں وہ تھے اور ہمنے کہا کہ نیچے اُترو تم میں سے بعضے بعض کے دشمن رہیں گے اور تم کو زمین میں چند ے ٹھہرنا ہے اور کام چلانا ہے ایک میعادِ معین تک ❊

(۲ پ) البقر (۲۵) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا سے عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ تک (ترجمہ) اے مسلمانو اسلام میں پورے پورے داخل ہو اور (فاسد خیالات میں پڑکر) شیطان کے قدم بقدم مت چلو واقعی وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۳ پ) البقر (۲۱) یٰاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا سے عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ تک اے لوگوں جو چیزیں زمین میں موجود ہیں شرعی حلال پاک چیزوں کو کھاؤ اور پیو اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو فی الواقع وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

(۴ پ) العمران (۴) وَاِنِّیْ سَمَّیْتُھَا مَرْیَمَ سے الرَّجِیْمِ تک (ترجمہ) اور میں نے اِس لڑکی کا نام مریم رکھا میں اسکو اور اسکی اولاد کو اور اگر کبھی اولاد ہو آپکی پناہ میں دیتی ہوں شیطان مردود سے۔

(۵ پ) العمران (۱۸) اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ سے مُّؤْمِنِیْنَ تک (ترجمہ) اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ یہ شیطان ہے کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے پس تم اس سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔

(۶ پ) النِّسَآء (۶) وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ لَہٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا تک اور شیطان جس کا مصاحب ہو اُس کا وہ بُرا مصاحب ہے شیطان سے بڑھکر کوئی بُرا رفیق نہیں ہو سکتا۔

(۷ پ) النِّسَآء (۹) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ سے بَعِیْدًا تک (ترجمہ) کیا آپنے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی کرتے ہیں کہ وہ اِس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل کی گئی اور اپنے مقدمے شیطان کے پاس لیجانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ انکو یہ حکم ہوا ہے اسکو نہ مانیں اور شیطان اسکو بہکا کر دور لیجانا چاہتا ہے۔

اس ... کتاب ... دور روپیہ ... [illegible]

(پ ۵) النِّسَآء (۱۰) وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ سے کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا تک (ترجمہ) جو لوگ کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو تم شیطان کے ساتھیوں سے جہاد کرو اور واقع میں شیطان کی راہ لچر ہوتی ہے۔ کید شیطان کو اللہ نے ضعیف فرمایا ہے اور مکر عورتوں کو عظیم فرمایا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

(پ ۵) النِّسَآء (۱۸) اِنْ یَّدْعُوْنَ سے مَفْرُوْضًا تک (ترجمہ) یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطان کی عبادت کرتے ہیں جو کہ حکم (رب) سے باہر ہے جسکو خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور ڈال رکھا ہے اور جس نے یوں کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ لونگا اور میں انکو گمراہ کرونگا۔

(پ ۶) اَلْمَآئِدَۃ (۹) قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ سے السَّبِیْلِ تک (ترجمہ) آپ کہئے کہ میں تمکو ایسا طریقہ بتلاؤں جو اس سے بھی خدا کے یہاں پاداش ملنے میں زیادہ برا ہے وہ اُن اشخاص کا طریقہ ہے جنکو اللہ تعالیٰ نے دور کر دیا اور اُن پر غضب فرمایا۔ اور انکو بندر اور سور بنا دیا ہو اور اُنہوں نے شیطان کی پرستش کی ہو اور ایسے اشخاص مکان کے اعتبار سے بھی بہت برے ہیں اور راہِ راست سے بھی بہت دُور ہیں۔

(پ ۷) اَلْاَنْعَام (۱۲) وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ سے یَصِفُوْنَ تک (ترجمہ) اور لوگوں نے شیاطین کو اللہ کا شریک قرار دے رکھا ہے حالانکہ ان لوگوں کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور ان لوگوں نے اللہ کے حق میں بیٹے اور بیٹیاں بلا سند تراش رکھی ہیں۔ وہ پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جنکو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔

(پ ۸) اَلْاَعْرَاف (۳) یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ سے لَا یُؤْمِنُوْنَ تک اے اولاد آدم کی شیطان تمکو کسی خرابی میں نہ ڈالدے جیسا کہ اُسنے تمہارے دادا دادی کو جنت سے باہر کر دیا ایسی حالت سے کہ انکا لباس بھی اُن سے اُترو ادیا تا کہ انکے پردے کا بدن بھی دکھائی دینے لگے اور اُس کا لشکر تمکو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم انکو نہیں دیکھتے۔ ہم شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق

اللہ
اس ھی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دھلی بازار چاوڑی جتلا دروازہ چتہ ڈاکٹر حفیظ
اور آثار سعیدیل جسمین - ۱۱۱ - بیانات ھلین دور وپیہ لوھے اور شرح کریما - ۳ - رکو

ہونے دیتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔

پ۹ الاعراف (۲۴) وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ سے لَا یُقۡصِرُوۡنَ تک اور اگر آپکو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں جب انکو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں خدا کی لگ جاتے ہیں پس یکایک انکی آنکھیں کھلجاتی ہیں اور جو شیطان کے تابع ہیں وہ انکو گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں وہ باز نہیں آتے۔

پ۹ الانفال (۲) اِذۡ یُغَشِّیۡكُمُ النُّعَاسَ سے الاقدام تک اُس وقت کو یاد کرو جبکہ اللہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اپنی طرف سے چین کے لئے اور اُسکے قبل تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعہ سے تمکو پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور تمہارے پاؤں جما دے اُس وقت کو یاد کرو۔

پ۱۰ الانفال (۶) وَاِذۡ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیۡطٰنُ سے الۡعِقَابِ تک (ترجمہ) اور اُس وقت کا اِن سے ذکر کیجیے جبکہ شیطان نے ان کفاروں کو انکے اعمال خوشنما کر کے دکھلائے اور کہا لوگوں میں آج تم پر غالب آنیوالا نہیں اور میں تمہارا حامی ہوں پھر دونوں جماعتیں کفار اور مسلمین کی ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں تو وہ اُلٹے پاؤں بھاگا اور یہ کہا کہ میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں میں اُن چیزوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمکو نظر نہیں آتیں (مُراد فرشتوں سے ہے) میں خدا سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

پ۱۲ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ سے مُّبِیۡنٌ تک۔ یعقوب نے کہا کہ بیٹا اپنے خواب کو اپنے بھائیوں کے روبرو بیان مت کرنا یہ سمجھکر وہ تمہاری ایذا رسانی کے لئے کوئی تدبیر کریں گے بلاشبہ شیطان آدمی کا صریح دشمن ہے پ۱۲ (سورۂ یوسف رکوع پہلے کی یہ آیت ہی جسکا ترجمہ بیان ہوا)

پ۱۳ یُوسف (۱۱) وقد احسن بی سے اخوتی تک۔ اُس وقت احسان فرمایا جس وقت تمکو قید سے نکالا اور بعد اسکے شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان میں فساد

ڈلوادیا تھا تم سب کو باہر سے یہاں لے آیا۔

(پ ۱۳) اِبْرَاهِيم (۴) وَقَالَ الشَّيْطٰنُ سے عَذَابٌ اَلِيْمٌ تک (ترجمہ) جب قیامت میں تمام مقدمات فیصل ہوچکیں گے تو شیطان جواب میں کہیگا کہ اللہ تعالی نے تم سے سچے وعدے کئے تھے اور میں نے بھی وعدے کئے تھے۔ میں نے وعدے تم سے خلاف کئے تھے اور میرا تمپر کچھ زور چلتا نہ تھا بجز اسکے کہ میں نے تم کو بلایا تھا تم نے باختیار خود میرا کہنا مان لیا تم مجھپر ساری ملامت مت کرو اور زیادہ ملامت اپنے آپ کو کرو۔ نہ میں تمہارا مددگار ہوسکتا ہوں اور نہ تم میرے مددگار ہوسکتے ہو۔ خواہ تمہارے اِس فعل سے بیزار ہوں کہ تم اسکے قبل دنیا میں مجکو خدا کا شریک قرار دیتے تھے یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب مقرر ہے۔

پ ۱۴ الحجر (۲) وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ سے مبین تک اور بیشک ہم نے آسمان میں برج بنائے اور انہیں دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا ہے اور انہیں ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ہے مگر جو چوری سے سُنے تو ایک چمکتا ہوا شعلہ اُسکے پیچھے لگتا ہے۔

پ ۱۴ النحل (۵) اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ سے وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ تک۔ تم اللہ کی عبادت کرو اور شیطان کی پرستش سے بچو۔

پ ۱۴ النحل (۸) فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ سے اَلِيْمٌ تک پس شیطان نے اُنکے (بُرے) کاموں کو زینت دیدی پس آج وہی اُنکا دوست ہے اور اُنکے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔

پ ۱۵ بَنِيْ اِسْرَائِيْل (۳) اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ سے كَفُوْرًا تک (ترجمہ) کیونکہ بیشک فضولخرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا ناشکر ہے۔

پ ۱۵ بَنِيْ اِسْرَائِيْل (۶) قُلْ لِّعِبَادِيْ سے مُّبِيْنًا تک (ترجمہ) شیطان اُنکے درمیان فساد ڈالتا ہے بیشک شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

(پ ۱۵ بَنِيْ اِسْرَائِيْل (۷) اِنَّ عِبَادِيْ سے وَكِيْلًا تک (ترجمہ) اور اللہ تعالی فرماتا ہے (ہمنے شیطان سے کہدیا) بیشک میرے خالص بندے پر تجھے قابو نہ ہوگا اور تمہارا پروردگار (ان کا)

الله
اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ حصہ ذاکر حفیظ
اور اتالیق سعید جسمیں ۱۱۱ بیانات ہیں دو روپیہ کو ملے اور شرح کریگا ہم کو

کارساز بس ہے۔

پ۱۶ مریم (۳) یٰاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ سے وَلِیًّا تک ای میرے باپ تم شیطان کی
پرستش نکرو بیشک شیطان (ہمارے) پروردگار رحمٰن کا نافرمان ہے۔ اے میرے باپ میں اِس
بات سے ڈرتا ہوں کہ تمہیں رحمٰن کی طرف سے عذاب پہنچ جائے پھر تم شیطان کے ساتھی ہوجاؤ

پ۱۶ مریم (۵) فَوَرَبِّكَ سے عِتِيًّا تک (ترجمہ) پس (اے نبی) قسم ہے تمہارے پروردگار
کی ضرور بالضرور ہم انہیں اور شیاطین کو (مرنے کے بعد) اٹھائیں گے۔ پھر ضرور بالضرور
ہم انہیں گھٹنوں کے بل جہنم میں داخل کرینگے۔ پھر بلاشبہ ہم ہر گروہ میں سے اِن لوگوں کو
نکالیں گے جو رحمٰن سے زیادہ سرکشی کرنے والے ہیں۔

پ۱۶ مریم (۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ سے عَدًّا تک (ترجمہ) اے نبی کیا تمنے
نہیں دیکھا کہ ہمنے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انہیں خوب بہکاتے ہیں پس تم
اِن پر (عذاب آنے کی) جلدی نکرو سوا اسکے نہیں کہ ہم اُنکے لئے گنتی کی مدت پوری کررہے ہیں

پ۱۸ اَلْمُؤْمِنُوْن (۶) وَقُلْ رَّبِّ سے الشَّيٰطِيْنِ تک اور کہو اے میرے پروردگار
شیطان کے وسوسے دلانے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یہ دعا کا طریقہ رب العزت نے
آنحضرت کو خطاب کرکے سب مومنین کو خطاب کیا ہے۔

پ۱۸ النور (۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا سے عَلِیْمٌ تک (ترجمہ) اے ایمان والو
شیطان کے قدموں کی پیروی نکرو اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی پیروی کریگا تو وہ
بیحیائی اور بُرے کاموں میں مبتلا ہوجائیگا۔ کیونکہ شیطان ہمیشہ بیحیائی اور بُرے کاموں کا
حکم دیتا ہے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُسکی رحمت نہوتی تو تم میں سے کوئی شخص کبھی پاک
نہوتا۔ لیکن اللہ پاک کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ سننے والا دانا ہے۔

پ۲۲ الفاطر (۱) اِنَّ الشَّيْطٰنَ سے مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ تک (ترجمہ) بیشک شیطان تمہارا
دشمن ہے تم اسے دشمن سمجھو۔ شیطان اپنے پیرووں کو اپنی طرف اسی لئے بلاتا ہے کہ وہ دوزخی

اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی جنرل دروازہ چھتہ ... حفیظ
اور آثار سعید لجسمین ۔۱۱۱۰ بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے شرح کر دیا ۔۴۰ جلسوں ہے

ہوجائیں پ ۲۳ یٰسٓ (۴) اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ سے مُّبِیْنٌ تک (ترجمہ) کیا میں نے تمہیں حکم نہ بھیجا تھا کہ اے آدم کے بیٹو شیطان کی پرستش نکرو۔ بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے

پ ۲۳ وَالصّٰٓفّٰتِ (۱) وَحِفْظًا سے الْاَعْلٰی تک (ترجمہ) اور ستاروں کو ہر سرکش شیطان سے (آدمیوں کی) حفاظت کے لئے بھی بنایا ہے اب شیطان عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں رکھ سکتے

پ ۲۴ حٰمٓ السجدۃ (۵) وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ سے الْعَلِیْمُ تک (ترجمہ) اے نبی گر شیطان کیطرف سے تمہیں کچھ وسوسہ آئے تو تم اللہ کی طرف پناہ مانگو بیشک وہی سننے والا ہے دانا

پ ۲۵ الزُّخْرُف (۴) وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ سے مُّبِیْنٌ تک اور تمہیں شیطان میرے اتباع سے باز رکھے بیشک شیطان تمہارا صریح دشمن ہے۔

پ ۲۸ المجادلۃ (۲) اِنَّمَا النَّجْوٰی سے الْمُؤْمِنُوْنَ تک سوا اسکے نہیں کہ (رسول کے خلاف) مشورہ کرنا شیطان کی طرف سے ہے تاکہ ایمان والوں کو رنجیدہ کرے حالانکہ وہ بحکم خدا انکو کچھ نقصان دینے والا نہیں اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔

پ ۲۸ المجادلہ (۳) اِسْتَحْوَذَ علیہم سے الْخٰسِرُوْنَ تک (ترجمہ) شیطان انپر غالب آگیا ہے پس اُسنے اللہ کی یاد انکو بھلادی ہے یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ آگاہ ہو بیشک شیطان کے گروہ زیاں کار ہیں۔ یعنی ٹوٹا پانے والے)

پ ۲۹ الملک (۱) وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ سے عَذَابَ السَّعِیْرِ تک (ترجمہ) بیشک ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں یعنی ستاروں سے آراستہ کیا ہے اور ان چراغوں کو ہم نے شیطان کی سنگساری کا ذریعہ بنایا ہے اور ہمنے انکے لئے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فائدہ۔ رجیم اس وقت کی اصطلاح میں اسکو کہتے ہیں کہ جس باغی کا وارنٹ حکومت نکالدے پس شیطان اُس کا وارنٹی ہے اور جو اُسکے ساتھی ہوں وہ بھی باغی کہلاتے ہیں مجازی حکومت کے پنجے سے باغی کبھی ذریعہ سے بچ سکتا ہے مثلاً جو وارنٹ لیکر آیا ہے اُسکو کچھ دے لیکر بچ سکتا ہے۔ وہ یہ کہدے کہ وہ وارنٹی نہیں ملا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے وارنٹ نکالنے والے

اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی چتلا دروزہ حستہ ڈاکٹر۔
اور آثار سعید جسمین ۱۱۲۔ بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور شرح کریما ۴؎ کو

یعنی فرشتے وہ کچھ لیکر نہیں چھوڑیں گے۔ دیگر یہ کہ مجازی حکومت میں گرفتار ہو جائے تو اُسکی ضمانت ہو جاتی ہے ضمانت پر رہا ہو سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے یہاں بغیر اُسکے حکم کے کوئی ضامن نہیں ہوگا۔ وہاں ضمانت بھی کام نہ آئیگی۔ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ اور خدا کے سامنے کسی کی سفارش کسی کے لئے کام نہیں آتی مگر اُسکے لئے جسکی نسبت شفیع کو وہ اجازت دیدے۔ یہانتک کہ جب اُنکے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ آپس میں پُوچھنے لگتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا وہ کہتے ہیں کہ فلانی حق بات کا حکم فرمایا وہ عالی مرتبہ بہت بڑا ہے۔ اور مجازی حکومت میں یہ بھی احتمال ہے کہ حاکم کو کچھ دیکر رہا ہو سکتا ہے مگر اُس احکم الحاکمین کے ہاں رشوت نہیں کہ اُس کا وارنٹ بحال ہو سکے۔ اور مجازی حکومت کی قید ایک روز ختم ہو جائیگی یعنی مرنے کے بعد اور وہاں کے قیدی کی کوئی میعاد ہی نہیں۔ ابدالآباد تک قائم رہیگی۔ پس اے سعید جو ایسا حاکم ہے اور اُس سے رہائی ممکن نہیں تو اُسکی خلاف مرضی نکرنا چاہیئے۔

مکر شیطانی پیغمبروں کی بابت شیطان دشمن ایمان و انسان ہے ہم شیطان کا مکر حضرت زکریا علیہ السلام کی بابت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کا حال قرآن شریف میں سورہ مریم میں ہے۔ حضرت زکریا حضرت مریم کے خالو تھے اور بیت المقدس کے متولیوں میں تھے اور بڑھئی کا کام کرکے اپنے ہاتھ کی کمائی سے اپنی گذر کیا کرتے تھے اور کسی طرح کے مال کو ہاتھ نہ لگاتے تھے اس لئے اُنکے پاس کچھ مال و متاع نہ تھا صرف سلسلۂ نبوت کے ختم ہو جانے کے خوف سے ایک سو بیس برس کی عمر میں لڑکے کی دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول کی۔ چنانچہ یحییٰ پیدا ہوئے۔ اگرچہ یحییٰ دنیا میں زیادہ نہیں جیے۔ لیکن بنی اسرائیل کے ہاتھ سے شہید ہو کر ہمیشہ نیک نامی سے گویا زندہ ہیں۔ اُس زمانہ میں بنی اسرائیل کی سلطنت کا مالک ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا تھا اور توریت کے حکم سے وہ نکاح جائز

اِس ھی پتہ سے ملتگی یہ کتاب دھلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چتہ ڈاکٹر حفیظ اللہ اور ان سعیل جسمیں ۱۱۱ بیانات ھین دو روپیہ کو ھے اور شرح کریما ۸ کو ھے

نہ تھا۔ اس لئے حضرت یحییٰ نے اِس نکاح سے روکا۔ اُس بادشاہ نے ضد میں آکر حضرت
یحییٰ کو شہید کرڈالا۔ حضرت یحییٰ جس جگہ شہید ہوئے تھے اُس جگہ زمین میں سے خود بخود
خون اُبلتا تھا اِسی عرصہ میں بخت نصر بنی اسرائیل پر چڑھائی کرکے آیا اور ستر ہزار بنی اسرائیل
قتل کئے۔ جب وہ خون کا اُبلنا بند ہوا۔ اِس سبب سے حضرت زکریا سے بنی اسرائیل
آخر کو منحرف ہو گئے۔ جب حضرت زکریا کو یہ بات معلوم ہوئی تو قوم میں سے نکلکر بھاگنے کا
قصد کیا۔ جنگل کو قوم کے ڈر سے بھاگ گئے۔ راستے میں ایک بڑا درخت دیکھا کہ اُس میں سے
آواز سُنی کہ یا نبی اللہ مجھ میں آؤ۔ جب حضرت زکریا نے اُدھر توجہ کی تو وہ درخت بیچ میں سے پھٹا
اور ذکریا علیہ السلام اُس میں بیٹھ گئے۔ پھر درخت کے اجزا بدستور سابق ملکر متصل ہو گئے
مگر دشمن انسان شیطان نے اُنکی چادر کا کونا پکڑ لیا اور وہ درخت سے باہر رہنے دیا جب
بنی اسرائیل ڈھونڈتے آئے تب شیطان نے بصورت انسان ہوکر کہا کہ میں نے ایسا
بڑا جادوگر نہیں دیکھا کہ اپنے جادو کے زور سے درخت کو چیر کر اُس میں چھپ گیا۔ قوم
نے چاہا کہ درخت میں آگ لگادیں تو اُس شیطانِ رجیم نے صلاح دی کہ اس طرح کا
ایک آلہ بناؤ اور اُس سے چیر ڈالو جسکو اس زمانے میں آرا کہتے ہیں۔ جب وہ حضرت
زکریا کے سر مبارک پر پہنچا تو ساکنانِ عرش بریں اور ملائک آسمان و زمین میں کھلبلی پڑ گئی
مگر اُس بادشاہ بے پرواکی بے نیازی کو دیکھکر لب نہ کھولتے تھے اور سوائے آہِ سرد
کے کوئی بات نہ بولتے تھے۔ حضرت زکریا نے چاہا کہ آہ کروں حکم ہوا کہ اگر آہ کی تو تیرا نام
دفترِ نبوت سے مٹا دونگا۔ کیا اُسکی ذات بے نیاز ہے۔ سبحان اللہ دوستوں کے سر پر آرے
چلتے ہیں اور دم نہیں مارتے اور دشمن درختِ اُمید سے پھل چُنتے ہیں اور کفرانِ نعمت
کرتے ہیں کیکو مجالِ چون وچرا نہیں ہے جو چاہے سو کرے اُسی کا حکم اُسی کا اختیار ہے۔
اِس استقامت سے اِس نبی عالی ہمت نے جان شیریں کو جان آفریں کے سپرد کیا اور گروہ
صابرین میں داخل ہوئے۔ اِنّ اللہ مع الصابرین ❖

اللّٰھم
اس ھی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دھلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چھپلہ ذکر حفیظ
اور آنا سعید جسمین ۱۱۱ بیانات ھین دو روپیہ کو ھے اور شکر یما ۴۰ گو

آدم علیہ السلام کی عزت افزائی پر شیطان کا جلجانا۔ نقل ہے کہ فرشتے ابتدائے پیدائیش آدم علیہ السلام سے آپس میں کہتے تھے کہ جسکو خدا تعالیٰ خاک سے پیدا کرکے مسندِ خلافت پر بٹھاویگا تو وہ ہمسے خدا کے نزدیک زیادہ عزیز نہوویگا اور ہم جو بارگاہ علام الغیوب میں رات دن رہتے ہیں علم ہمارا اس سے زیادہ ہوویگا۔ حق تعالیٰ نے بموجب حکم آیہ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا تمام چیزوں کے نام حضرت آدم کو الہام کرکے فرشتوں سے ان چیزوں کے نام پوچھوائے۔ جب حضرت آدم علیہ السّلام نے فرشتوں سے پوچھا اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنی خبر دو مجکو ان چیزوں کے نام سے اگر تم سچے ہو تب فرشتے جواب سے عاجز ہوے اور اپنے قصور کے معترف ہوکر بولے سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ یعنے پاک ہے تو اور نہیں علم ہمکو مگر جو تونے سکھایا ہمکو اور تو عالم اور دانا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے آدم کو کمال ظاہر و باطن سے آراستہ کرکے واسطے زیادتی تعظیم و تکریم کے ملائک عظام کو جو آدم علیہ السلام کے گرد اگرد صف باندھے مؤدب کھڑے تھے حکم کیا اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ یعنے سجدہ کرو آدم کو بمجرد حکم الٰہی کے سب فرشتوں نے بلا عذر و تکرار حضرت آدم کو سجدہ کیا۔ مگر ابلیس ملعون نے انکار کیا اور بولا کہ میں آدم سے بہتر ہوں اسواسطے کہ مجکو آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اس نافرمانی سے شیطان ملعون ابدی ہوکر راندہ گیا اور فرشتوں سے نکالا گیا۔ یہ سبب ہوا اسکے جلجانے کا اس ہی سبب سے وہ دشمنِ انسان ہوگیا ہے۔ اور موقعہ محل کا منتظر رہا کرتا تھا۔ اور موقعہ کی تاک میں تھا اور آدم اسکی دشمنی سے واقف نہ تھے۔

حضرت آدم بہشت میں رہنے لگے طبیعت انکی مشتاق جلیس ہمدم اور انیس محرم کی ہوئی تب حضرت آدم پر خواب نے غلبہ کیا۔ وقت خواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آدم علیہ السلام کے پہلوئے چپ سے حضرت حوا کو پیدا کیا۔ جب حضرت آدم بیدار ہوئے

اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی حیتلا دروازہ چہتہ دار جفیظ اللہ اور آثار سعید جسمین ۱۱۱ بیانات ہین دو روپیہ کو ہے اور شرح کرہا ہم ایک کو ہے

حضرت حوا کی پیدائش

تو دیکھا کہ ایک عورت پاکیزہ انکے پاس بیٹھی ہے۔ انکی طبیعت ہمایوں اُنکی صورت میموں کو
دیکھ کر نہایت خوش ہوئی اور پوچھا کہ تو کون ہے۔ حضرت حوا نے کہا کہ میں تیرے بدن کا
جزو ہوں حقتعالیٰ نے تیری بائیں پسلی سے مجکو پیدا کیا ہے۔ آدم نے اپنی ہمجنس سے خوش
ہوکر سجدۂ شکر کیا۔ آدم کا عقد حوا سے ہوگیا۔ اور ان دونوں کو حکم ہوا کہ اے آدم و حوا تم دونوں
اس بہشت میں رہو اور سب میوے اس بہشت کے کھاؤ۔ مگر اس درخت کے نزدیک مت
جاؤ۔ جب ابلیس نے آدم کو سجدہ نہ کیا اور راندہ گیا اس سبب سے آتش کینہ اسکے دل میں
شعلے مارتی تھی اور ہمیشہ اس تدبیر میں رہتا تھا کہ کسی صورت سے بہشت میں پہنچے اور آدم
کو وہاں سے نکالے مپہلے تو طاؤس سے دوستی کی اور کہا کہ ہم تم ایک مکان میں رہتے تھے
یہ التماس تجھ سے ہے کہ مجکو اپنے بازو پر بٹھا کر بہشت میں پہنچا دے کہ میں اپنے دشمن سے
بدلہ لوں) طاؤس نے اس بات سے انکار کیا اور کہا کہ یہ بات سانپ سے کہہ۔ تب شیطان
سانپ کے پاس گیا اور اپنے فریب سے اُسکو فریفتہ کیا۔ سانپ اسکو منہ میں رکھکر بہشت میں
لے گیا اور نگہبانان بہشت کو مطلق خبر نہوئی۔ پھر اب کیا تھا۔ ابلیس آدم و حوا کے پاس گیا اور
رونا شروع کیا حضرت آدم و حوا نے پوچھا کہ کیوں روتا ہے۔ اور انہوں نے شیطان کو نہیں پہچانا

شیطان کا آدم و حوا کو نافرمانی پر آمادہ کرنا

تب شیطان نے کہا میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ مجکو تمہارے حال پر رونا آتا ہے کہ تم اس بہشت سے
نکالے جاؤگے اور یہ بہشت کی نعمتیں تم سے سب لے لیجاوینگی۔ اور لذت حیات سے درد موت کا
مزا چکھوگے۔ ان دونوں کو اس بات کے معلوم کرنے سے بہت غم ہوا۔ ابلیس نے کہا اگر تم
میرا کہا مانو تو میں تم کو ایک درخت بتادوں اگر تھوڑا میوہ تم اُس کا کھاؤ تو ہمیشہ زندہ رہوگے
اور صورت موت کی ہرگز نہ دیکھوگے۔ حضرت آدم نے پوچھا وہ درخت کونسا ہے۔ کہا وہی
درخت جسکے کھانے سے منع کیا تھا حضرت آدم نے اس بات کو قبول نہ کیا کہ ہرگز مجھ سے
نافرمانی خدا کی نہ ہوگی۔ جب شیطان نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں وَقَاسَمَهُمَا
إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ بعد اسکے آدم وہاں سے ٹل گئے۔ شیطان نے حضرت حوا کی خدمت

اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دھلی بازار چاوڑی بجالا دروازہ جس کا اکرم حفیظ اللہ
اور آثار سعیل جسمیں ۱۱۱ بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور خرچ کر دیا ۔ام رکھوہے

میں جاکر اُنکے دل میں وسواس ڈالا اور سانپ نے شیطان کے کہنے سے گواہی دی حضرت حوا نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ سانپ تو خادم بہشت کا ہے اور وہ بھی شیطان کے موافق گواہی دیتا ہے۔ اب تو میں پہلے اِس درخت کا پھل کھاتی ہوں۔ اگر کچھ خلل ہو تو میرے واسطے خدا سے معافی مانگنا نہیں تو تم بھی کھانا۔ تاکہ ہم دونوں تمام عمر نعمتیں بہشت کی چین سے کھایا کریں۔

نقل ہے کہ جناب الٰہی نے تو ازل میں ٹھیرایا تھا کہ آدم کی اولاد مسلمان تو بہشت میں اور کافر دوزخ میں جاویگی۔ اور اگر بہشت میں اولاد پیدا ہوتی تو دوزخ کیسے بھری جاتی۔ اِس واسطے وہ درخت سبب انکے بہشت سے نکلنے کا ہوا۔ تاکہ دوست اور دشمن میں فرق ہو جاوے اور بنی آدم کی قسمت میں جو مصیبتیں لکھی ہیں وہ پہنچیں۔ جیسے ہی آدم نے اُس درخت سے حوا کی تاکید سے کچھ پھل کھائے اور وہ معدے میں پہنچے۔ اُسکی تاثیر سے لباس بہشتی اُنکے بدن مبارک سے گر پڑا اور بدن برہنہ ہو گیا۔ ناچاری ستر عورت انجیر کے پتوں سے ڈھانکا۔ حکم الٰہی ہوا کہ اے آدم تیرے برہنہ ہونے کا سبب کیا ہوا۔ عرض کیا کہ سبب اس کا یہ ہوا کہ تیری وصیت پر عمل نہ کیا۔ پھر آدم نے کمال بیقراری سے عرض کیا۔ الٰہی سانپ اور طاؤس کہ بہشت کے امین تھے انکے بہکانے اور قسم کھانے سے یہ قصور ہوا غرض اس جرم کی پاداش میں حوا کو اور اُسکی بیٹیوں کو جننے کا درد اور حیض کی آلودگی اور خاوند کے حکم میں رہنا اور تابعداری کرنا مقرر ہوا۔ اور آدم کو محنت و مشقت واسطے معاش کے مقرر کی گئی۔ اور صورت طاؤس اور سانپ کی بھی بدل گئی اور سانپ کے لئے پیٹ کے بل چلنا اور مٹی کا کھانا مقرر ہوا۔ اِس واسطے حکم الٰہی ہوا قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ یعنی اُترو بہشت سے طرف زمین کے اور آپس میں تم سب دشمن ایکدوسرے کے ہو۔ پس آدم و حوا اور شیطان اور سانپ اور طاؤس روضۂ جنت سے منزلِ دنیائے دنی میں نہایت خواری و ذلت سے پھینکے گئے۔ اور ہمیشہ کے لئے اِن میں دشمنی پڑی رہیگی۔

آدم۔ شیطان۔ سانپ۔ مور کا بہشت سے اخراج

اللہ

اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چھتہ ڈاکٹر حفیظ ادم آنند سعید بحسین - ۱۱۱ بیانات ہیں دو روپیہ کو بھے اور شہر کریم نام رکھے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

قصہ ہابیل و قابیل - جب آدم و حوا اس دنیائے ناپائدار میں آکر آپس میں ملے - اور ایک جگہ رہنے لگے تو حضرت حوا حاملہ ہوئیں - ہر حمل سے ایکبار ایک بیٹی اور ایک بیٹیا توام پیدا ہوتے تھے - چنانچہ قابیل اور اسکی بہن اقلیمیا ایک حمل سے پیدا ہوئے - اور ہابیل اور اسکی بہن یہودا دوسرے حمل سے پیدا ہوئے - حضرت آدم کی شریعت میں یوں مقرر تھا کہ کہ ایک پیٹ کی بیٹی اور دوسرے پیٹ کا بیٹا آپس میں بیاہے جاتے تھے - یہی حکم خدا تھا - قابیل نے حکم باپ کا قبول نہ کیا - تب حضرت آدم نے فرمایا کہ تم دونوں قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہو اقلیمیا اُسکے نکاح میں آئے - اور اُس زمانہ میں قربانی کا یہ دستور تھا کہ دو شخص آپس میں جھگڑتے تو وہ دونوں اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکھتے تھے اور ایک آتش سفید بے دود آسمان سے آتی تھی اور حق جسکی جانب ہوتا تھا اُسکی قربانی کو نابود کرتی تھی - جب دونوں بھائی راضی ہوئے تو ہابیل نے ایک مینڈھا تازہ اپنے گلے میں سے جدا کیا اور قابیل ایک ٹوکرا گیہوں کا لیجا کر رکھ آئے - جب یہ دونوں پہاڑ پر قربانی کو رکھ آئے تو خدا کی قدرت سے ایک آگ آسمان کی طرف سے آئی اور قابیل کی قربانی پر کچھ اثر نہ کیا اور ہابیل کی قربانی کا کچھ نشان باقی نہ رکھا - اِس سبب سے قابیل کے دل میں کینہ پیدا ہوا - اور ہابیل کو قابیل نے ڈرایا کہ میں تمکو قتل کرونگا - ہابیل نے کہا کہ خدا تعالیٰ پرہیز گاروں کی قربانی قبول کرتا ہے - اگر تو مجھ پر ہاتھ چلاویگا تو میں تجھ پر ہاتھ نہ ڈالوں گا - قابیل سنگ دل نے وقت فرصت پاکر ہابیل مظلوم کے سر پر شیطان کی تعلیم سے ایسا پتھر مارا کہ ہابیل جاں بحق تسلیم ہو کر شہید اکبر ہوا - اور قابیل کی گردن پر یہ گناہ کبیرہ اور اس بدعت کا وبال قیامت تک باقی رہا - اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ +

کشتی نوح - شیطان دشمن انسان نوح کی کشتی میں بھی سوار ہو گیا - اور وہاں بھی اپنے کرتوتوں سے باز نہ آیا **نقل ہے** کہ حضرت جبرئیل نے فرمایا اے نوح سوار ہو کشتی پر اور

قصہ ہابیل و قابیل

قتل اول

اللہ
اس بھی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دھلی بازار چاوڑی ... اور ... ۱۱۱ ... نات ھین ...

اسکو پڑھ قولہ تعالیٰ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ (ترجمہ) کہا سوار ہواس میں اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا (اللہ کے حکم سے ہے) تحقیق میرا رب ہے بخشنے والا مہربان اور وہ لئے بہتی ہے انکو لہروں میں مثل پہاڑ کے ۔ یہ آیت جب پڑھی کشتی پانی پر رواں ہوئی ۔ اور جب بول و براز سے آدمیوں کی کشتی بہت غلیظ ہوئی نوح علیہ السلام نے الہام الٰہی سے ہاتھی کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا ۔ دو خوک اسکی ناک سے پیدا ہوئے اور انہوں نے سب غلاظت کشتی کی صاف کی اور ابلیس علیہ اللعنت نے خنزیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اسکی ناک سے دو چوہے پیدا ہوئے نوح علیہ السلام نے کہا اے شیطان ملعون تجھے اس کشتی پر کون لایا شیطان گویا ہوا جس وقت کہ آپ نے خر کو ملعون کہا میں جانتا تھا کہ آپ مجھے ملعون[1] کہیں گے میں آیا ہوں چوہے جب کشتی کو کترنے لگے تب نوح ؑ نے خدا کی درگاہ میں فریاد کی حضرت جبریل نے آکر ان سے کہا کہ آپ شیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیریں ۔ نوح علیہ السلام نے ہاتھ پھیرا ۔ دو بلیاں اسکی ناک سے پیدا ہوئیں ۔ انہوں نے سب چوہے کشتی کے کھالئے ۔ اسی دن سے بلی کی خوراک چوہے ہیں ۔ اور بلی دشمن ہے چوہونکی ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اسمعیل ذبیح اللہ کا ذکر اور شیطان کا مکر نقل ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہ کو فرمایا کہ اسمعیل ؑ کے سر کو کنگھی کر کے بالوں کو سنوار دو اور خوشبو سے معطر کر دو اور سرمہ آنکھوں میں لگا کر نہلا دھلا کر کپڑے اچھے پہنا دو کہ میرے ساتھ دعوت میں جائیگا ۔ ہاجرہ نے انکو نہلا دھلا کر کپڑے پہنا کر کہا تم اپنے باپ کے ساتھ ضیافت میں جاؤ ۔ حضرت ابراہیم چھری و رسی آستین کے اندر چھپا کر ہاجرہ کے سامنے سے نکل آئے اور اسمعیل ؑ

[1] کہتے ہیں کہ جب نوح علیہ السلام ہر ایک کا جوڑا جوڑا کشتی پر رکھنے لگے تو گدھے کو بھی سوار کرنے لگے ۔ تو شیطان نے اسکی دم پکڑ لی نوح ؑ نے گدھے کو کہا کہ اے ملعون کشتی میں کیوں سوار نہیں ہوتا پس ملعون کہنے سے شیطان کشتی میں داخل ہو گیا کیونکہ جانتا تھا کہ مجھ سے زیادہ کون ملعون ہے ۔

اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی جنا در دروازہ جتیہ ڈاکٹر حفیظ
ادارہ آثار سعید جس میں ۱۱۱۰ بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور شرح کریما ہر گوہر

ذبیح اللہ باپ کے پیچھے چلے اُس وقت شیطان لعین عورت کے بھیس میں آکر حضرت ہاجرہ سے بولا کہ اے بہن اسمٰعیل تمہارا کہاں ہے۔ آپنے کہا کہ اپنے باپ کے ساتھ ضیافت میں گیا ہے۔ شیطان نے کہا نہیں بواضیافت میں نہیں گیا۔ افسوس اُس بیچارے کو ذبح کرنے کے واسطے لے گئے ہیں۔ حضرت ہاجرہ نے کہا معاذ اللہ تم نے سنا ہے کہ باپ نے بیٹے کو کبھی بے گناہ مارا ہے۔ ابلیس نے کہا کہ خدا نے اُنہیں حکم کیا ہے۔ ہاجرہ نے کہا کہ خدا کا فرمان ہے تو میں بھی اُسکی رضا پر راضی ہوں۔ اسمٰعیل ایسے ہزاروں بیٹے اُسپر قربان ہیں۔ شیطان اپنا سا منہ لیکر رہ گیا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پس ابلیس حضرت اسمٰعیل پاس آیا۔ ایک بچے کمسن کے بھیس میں آکر کہا اے یار کہاں جارہے ہو۔ آپنے کہا کہ باپ کے ساتھ ضیافت میں جاتا ہوں۔ شیطان نے کہا نہیں تمکو ذبح کرنے کے لئے لے جارہے ہیں۔ حضرت ذبیح اللہ نے کہا کبھی باپ بیٹے کو بیگناہ مارتا ہے تم نے سنا ہے۔ ابلیس نے کہا اُنکو خدا نے حکم دیا ہے تب حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ نے کہا۔ اگر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تو ہزار جان میری اُسکی راہ پر فدا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ شیطان نوک دم وہاں سے بھاگا۔ جب ابراہیم و اسمٰعیل دور تک راہ طے کرتے چلے گئے۔ تب اسمٰعیل ذبیح اللہ نے کہا کہ اے باپ مجھے کہاں لیجاتے ہو۔ حضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى (ترجمہ) پھر جب اُسکے ساتھ دوڑتے پہنچا کہا اے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجکو ذبح کرتا ہوں۔ پس کیا دیکھتا ہے تو یعنی اس امر میں تم کیا کہتے ہو۔ اسمٰعیل نے کہا کہ اے باپ خدا کے دوست رات کو نہیں سوتے ہیں۔ آپ بھی اگر نہ سوتے تو یہ سعادت دارین کیونکر حاصل ہوتی۔ حالانکہ آپ دوست خدا کے کہلاتے ہیں۔ اُنکو سونے سے کیا کام یہ بڑی سعادت ہے۔ جب آپ سوئے اور سعادت پائی۔ قولہ تعالیٰ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ (ترجمہ) حضرت اسمٰعیل علیہ

اس ہی پتہ سے یہ کتاب ملتی دہلی بازار چاوڑی چاوڑی دروازہ حبش خان ڈاکٹر حفیظ اللہ اور انا سعید جس میں ۱۱ بیانات بھاری دو روپیہ کو ہے اور شرح کریما ۔ کو ہے

السّلام نے کہا اے باپ کر ڈال جو تجکو حکم ہوتا ہے۔ پس پاویگا اگر اللہ نے چاہا تو مجھ کو صبر کرنے والوں میں سے۔ ای باپ جلدی کیجے کہ شیطان وسوسہ نہ ڈالے کیونکہ وہ چاہتا ہے مجھے راہ سے بھٹکاوے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس ملعون پر پتھر مار تب باپ بیٹے دونوں نے اُس پر پتھر پھینکے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بیٹے سے کہا اب کیا اصلاح ہے وہ بولے کہ ہزار جان میری خدا کی راہ پر تصدق ہے۔ عین شکر ہے۔ آپنے خواب میں دیکھا شتابی کیجئے شتابی امر الٰہی بجا لایئے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور پچھاڑا اسمعیل کو ماتھے کے بل تا بیٹے کا منہ سامنے نظر نہ آوے کہ محبت جوش کرے۔ اور اسمعیل علیہ السّلام نے فرمایا اے والد بزرگوار میرے تین وصیتیں ہیں۔ پہلے ہاتھ پاؤں میرے مضبوط باندھیے کہ جان نازک ہو۔ چھری کے زخم سے جنبش میں نہ آجاؤں۔ خدا نخواستہ اگر ایک قطرہ خون کا تمہارے کپڑے میں لگ جائے تو میں قیامت کے دن گناہ میں گرفتار ہو جاؤں عذاب خدا برداشت نکر سکوں گا۔ اور دوسری یہ ہے کہ منہ میرا زمین کی طرف کریجے تاکہ منہ میرا تم کو نظر نہ آوے اور میں بھی تمہاری طرف نظر نہ کرسکوں تاکہ آپس میں محبت جوش نکرسکے اور ہمارے تمہارے درمیان قصور کا سبب نہ ہووے۔ اور تیسرے یہ کہ جب آپ گھر کی طرف تشریف لیجاویں میری والدہ دل جلی کی خدمت میں سلام کہدینا اور کپڑا خون بھرا دینا یہ نشان تسلی کا ہے۔ اس لئے کہ دوسرا فرزند اور نہیں ہے۔ تب حضرت ابراہیم نے آستین میں سے رسّی نکالکر ہاتھ پاؤں اُنکے مضبوط باندھے اور منہ زمین کی طرف کر لیا۔ پھر حضرت اسمعیل نے کہا ای باپ میرے ہاتھ کھولدے جو بندہ کہ بھاگنے والا ہے اُسکے ہاتھ باندھ کر مالک کی درگاہ میں لاتے ہیں۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے نہ کھولے گلے پر چھری چلائی۔ اور زور کیا مگر کچھ نہ کٹا۔ حضرت اسمعیل ؑ نے کہا ای باپ کیا چھری کی پشت سے ذبح کرتے ہو جو کاٹتی نہیں۔ تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری پر خوب زور کیا۔ مگر کچھ نہ کٹا۔ پھر اسمعیل ذبیح اللہ نے فرمایا اے باپ چھری کی نوک گلے میں دبا کر زور کرو شاید کہ کٹے۔ حضرت نے

اللہ

اس بھی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چھتہ ڈاکٹر حفیظ اور آثار سعید حسین ۱۱۱ بیاتات ہیں دو دیہ گو سے اور شرح کرتا ہم کو

ویسا ہی کیا جب بھی نہ کٹا چھری دستہ کے اندر اور دستہ حلق پر رہ گیا کچھ کارگر نہ ہوئی۔ اُس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غصہ میں آکر چھری کو زمین پر ڈال دیا۔ چُھری نے کہا اے حضرت خدا تمہیں کہتا ہے کہ کاٹ مجھے کہتا ہے کہ مت کاٹ تمہیں ایک دفعہ فرماتا ہے مجکو ستر دفعہ منع کرتا ہے اور حکم اللہ کا بہتر ہے آپکے حکم سے۔ اسی گفتگو میں تھے اتنے میں پیچھے سے ایک تکبیر کی آواز آئی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور جبرئیل کو دیکھا کہ تکبیر پڑھتے ہوئے آئے قولہ تعالیٰ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ط وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ (ترجمہ) اور پکارا ہمنے اسکو یوں کہ اے ابراہیم تحقیق سچ کیا تُونے خواب کو تحقیق اسیطرح جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو ایسے مشکل حکم کر کر آزماتے ہیں پھر اُنکو قائم رکھتے ہیں تب درجے بلند دیتے ہیں بیشک یہی ہے صریح آزمانا۔ اور بچالیا ہمنے اُسکو بدلے قربانی بڑی کے یعنی بہشت سے ایک دنبہ آیا۔ حضرت ابراہیم نے آنکھیں پٹی سے باندھکر چھری ایسے زور سے چلائی اللہ کے حکم سے گلا نہ کٹا۔ حضرت جبرئیل نے بیٹے کو سرکا دیا اور ایک دنبہ رکھ دیا۔ آنکھیں کھولیں دیکھا تو اُسکے بدلے میں دنبہ ذبح ہوا پڑا تھا۔ اور باقی رکھا ہمنے اُسپر پچھلی خلقت میں کہ سلام ہے ابراہیم پر ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو وہ ہے ہمارے بندوں میں ایمان دار۔ اور خوشخبری دی ہمنے اُسکو اسحٰق کی جو نبی ہوگا۔ نیک بختوں میں اور برکت دی ہمنے اُسپر اور اسحٰق پر اور دونوں کی اولاد میں نیکی والے ہیں اور بدکار بھی ہیں۔ اللہ نے اُنکو مکر شیطان سے بچالیا۔ یہی ہیں اُسکے فرمانبردار بندے جو مکر شیطان سے بھی بچے اور اُنکی قربانی بھی قبول ہوئی۔

حضرت ابراہیم اور کید شیطانی ۔ حضرت ابراہیم جب بتخانہ خراب کر چکے تو سب قوم نے متفق ہوکر نمرود کے جاکر فریاد کی کہ حرمت بتخانہ کی ابراہیم نے برباد کی۔ نمرود نے حضرت ابراہیم کے بلانے کو وارنٹ نکالا اور بڑے طیش و غصہ سے حضور میں بلایا۔ نمرود اور قوم نے

اس ھی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دھلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چستہ ڈاکٹر محمد حنیف اللہ اور آثار سعید رجسٹریشن۔ ۱۱۱۔ بیانات ہیں دو نمبر یہ کھڑے اور شکر ہا۔ لم مرکوھے

کہا کہ یہ فعل ہمارے معبودوں سے کس نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بڑے بت نے کیا ہوگا۔ تم
اُس سے پوچھو وہ تم سے نہیں چھپاویگا وہ تمہارا بڑا معبود ہے کیا اتنا بھی نہ بتاویگا۔ القصہ
مشرک اس بات کو سنکر لاجواب ہوئے اور سب اِس شرمندگی اور خجالت سے بیتاب ہوئے
اور ابراہیم نے فرمایا کہ ایسے معبودوں کی عبادت کا کیا حاصل ہے جو بے زبانوں کو پوجے
وہ بڑا جاہل ہے۔ اِس معاملہ کو دیکھ کر بہت لوگ مسلمان ہوئے۔ نمرود نے اس معاملہ کو دیکھ کر
حضرت کو قید کا حکم کیا اور اس پیغمبر مظلوم پر اس کافر نے بڑا ظلم کیا کہ کہا آگ میں جلاؤ اور
غصے کی آگ کا شعلہ ہمارے دل سے بجھاؤ۔ پھر تو دامنِ کوہ میں ایک سو ساٹھ گز کا مکان
بنایا اور ملک ملک سے لکڑیاں جمع کرکے وہاں جلایا آگ کا ایک ایک شعلہ اس درجے پر
بلند ہوا کہ رستہ پرندوں کے اُڑنے کا اُسکے سامنے سے بند ہوا۔ کوئی بنی آدم اُسکے نزدیک
نہیں جاسکتا تھا اور حضرت ابراہیم کے ڈالنے کی تاب نہیں لاسکتا تھا پھر تو سب کافر حیران
ہوئے اور آپکے آگ میں ڈالنے کی تدبیر سے سرگردان ہوئے۔ تب شیطان نے نقشہ منجنیق
کا تعلیم کیا اور پہاڑ پر دو تین تھم گڑواؤ اور مانند جھولے کے جھلاکر آگ میں ڈالو اور اپنے
دل کی حسرت اِس طرح سے نکالو۔ جب حضرت ابراہیم کو طوق و زنجیر کرکے منجنیق پر بٹھایا۔ تو
آسمان و زمین کے فرشتوں نے رو رو کر شور مچایا کہ خداوندا تیرے خلیل سے یہ کافر یہ معاملہ
کرتے ہیں ہم اِس ظلم کے دیکھنے سے مارے رنج کے مرتے ہیں۔ ہمکو حکم ہو تو ابھی انکو چھڑالیں
اور تیرے دوست کو ان دشمنوں سے بچاویں۔ حکم ہوا کہ اگر تم سے ابراہیم مدد مانگے تو جاؤ مدد
کرو۔ دو فرشتے جو باد و باران پر موکل تھے حضرت کے پاس آئے اور بولے کہ اگر حکم کرو تو ہوا
اور بارش ایک پل میں اُسکو بجھائے۔ آپنے اُنکا یہ کہنا منظور نہ کیا۔ جب آپ منجنیق سے
باہر ہوئے جبرئیل امین فی الفور حاضر ہوئے اور کہا کہ کچھ حاجت ہو تو فرمائیے تاکہ اس آگ
سے اِن ہی کافروں کو جلاؤں اور تم کو ان شعلوں سے بچاؤں۔ آپنے فرمایا کہ تم سے کچھ
احتیاج نہیں خدا اسی میں راضی ہے تو حاجت علاج نہیں۔ جبرئیل امین نے عرض کی کہ

خداہی سے سوال کرو اس مصیبت کیواسطے عرض حال کرو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ وہ خود خوب عالم ہے۔ میرے عرضِ حال سے کیا حاصل ہے۔ جب اِس بے نیاز نے راہ مستقیم پر مستقیم پایا تو فرمایا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وہ آگ گلزار ہوگئی۔ کید شیطانی باطل ہوا۔ دشمن مقہور ہوئے ÷

اغوائے شیطانی سے قوم لوط کی تباہی۔ راویانِ باخبر اس طرح کہتے ہیں کہ ابلیس ایک حسین لڑکے کی صورت میں نبکر ایک باغ میں آتا تھا اور ہمیشہ اُسکے پھل پھول کا نقصان کرجاتا تھا۔ جب باغ کا مالک اُسکو پکڑنے لگتا تو وہ بھاگ جاتا جب مالک باغ کا بہت نقصان ہوا اور پکڑنے سے عاجز ہوا تو ایک روز ابلیس نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ میں باغ میں نہ آؤں تو تو مجکو اپنے تصرف میں لا یہ فعل کر۔ صاحب باغ نے کہا (ع)، چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار ۔ میں ممنون احسان ہو کر تجھ سے کرونگا بوس و کنار۔ غرض صاحب باغ تصرف میں لایا اُس مفعول کو اور ابلیس نے ہر ایک باغ میں جاری کیا اِس معمول کو۔ اُس قوم نے اِس فعل بد میں آپ کو مضبوط کیا۔ جناب الٰہی کی طرف سے واسطے ہدایت کے مقرر ہوئے حضرت لوط۔ جناب جسقدر کہ اُنکے اِس فعل بد سے انکار کرتے تھے وہ کافر زیادہ تر اس کام میں اصرار کرتے ہر چند کہ انکو وعدہ وعید کیا اور حد سے زیادہ تہدید کیا پر وہ بضد ہوئے اور اس کام میں بہت مستعد ہوئے اور بولے فَأْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ یعنی اگر آپ سچے ہیں تو ہم پر عذاب لائیے۔ لوط اُنکی دعوت سے باز نہ آتے تھے اور وہ اُنکی عداوت سے ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے۔ اور حضرت لوط اپنے چچا ابراہیم ع کے طریق پر مہمانداری کرتے تھے۔ جب ان کافروں نے حضرت لوط کے مہمانوں کو ستایا اور انکا آنا جانا انکے گھر سے منع کروایا تب آپنے ناچار ہو کر درگاہ جبار و قہار میں دعا کی اور ان کافروں کے غارت ہونے کی تمنا کی جب حکم الٰہی سے جبریل امین فرشتوں کی فوج کے ساتھ موتفکات کے شہروں پر آئے

قوم لوط کی ضلالت اور تباہی

اور بصورت حسین لڑکوں کے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس تشریف لائے حضرت لوط
قوم کے خوف سے اُنکی مہمانی میں تاخیر کرتے تھے اور نہایت دل تنگی سے اور شرم سے
اُن سے یہ تقریر کرتے تھے کہ میں قوم کے ہاتھوں سے ناچار ہوں اور اُنکے بدفعلوں سے
نہایت بیزار۔ جب دیکھا کہ مہمان میرے گھر رہا چاہتے ہیں اور ایما اور اشاروں سے نہیں
جاتے تو شام کے وقت لاکر اُنکو اپنے گھر چھپایا اور اپنی بی بی سے ضیافت کی تیاری کو
فرمایا اور کہا کسی سے مت کہیو مہمانوں کا حال اور اس مقدمہ میں کسی سے نہ کیجیو
قیل وقال۔ بی بی کافرہ نے بہانہ سے نکلکر قوم کو خبردار کیا۔ اور بولی کہ اُن لڑکوں کے
حُسن کی تعریف وتوصیف نہیں ہو سکتی۔ اِس خبر کے سنتے ہی وہ اُنکے گھر پر آئے۔
اور آپکی خاطر عالی پر ملال لائے حضرت لوط نے نہایت عجز سے فرمایا کہ سنو میری نصیحت
اور ان مہمانوں کے حق میں مت کرو مجکو فضیحت۔ اگر چاہو تو میری اِن بیٹیوں کو اپنے
نکاح میں لاؤ اور مہمانوں کو میری خاطر سے مت ستاؤ۔ اِن کافروں نے کہا کہ تیری
بیٹیاں ہمکو درکار نہیں۔ سوا ان لڑکوں کے دوسرے سے سروکار نہیں۔ جب حضرت
جبرئیل عہ نے حضرت لوط کو نہایت بیقرار پایا تو آہستہ سے اِنکے کان میں یہ مژدہ سُنایا
لَاتَخَفْ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْا اِلَیْکَ یعنی ڈرئیے نہیں اور بیخوف رہیے ہم
ہیں اُسکے پیک۔ اور نہیں پہنچینگے وہ آپ تک حضرت لوط عہ اس مژدہ کو سُنکر بہت محظوظ ہوئے
اور اُن کافروں کی آفات سے محفوظ۔ حضرت جبرئیل نے دروازے سے نکلکر اپنے پروں
کی ہوا آنکھوں میں لگائی۔ خدا کی قدرت سے بینائی سب کی نظر سے جاتی رہی۔ وہ کافر
اندھے ہوکر اپنے گھروں کو جاگئے اور گرتے پڑتے گھروں کو پہنچے کوئی پیچھے کوئی آگے لوط نے چلنے کی تیاری کی اور نیز مسلمانوں نے
جبرئیل عہ نے کہا کہ تم میں سے کوئی پیچھے کو نہیں کرنے نگاہ۔ یہاں سے چلیے۔ جب مسلمانوں
نے آپ کی فرماں برداری کی اور بہت جلد وہاں سے روانہ ہوگئے۔ مگر قبیلہ اُن کا یعنی
بیوی پیچھے کو دیکھتی تھی کہ ناگاہ آسمان سے ایک پتھر اُسکے سر پر آیا اور اس نافرمان کو

راستہ عدم کا دکھایا۔ جبرئیل نے اُس زمین کے ساتوں طبق ان چاروں شہروں کے اُکھاڑ کر اپنے پروں پر اُٹھائے اور آسمان کے قریب لیجا کر اوندھا گرایا اور ملائک نے پتھروں کا باران اُن پر برسایا۔ آن کی آن میں سب ہوئے ہلاک۔ اور زمین اُنکی آلایش سے ہوگئی پاک اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

حضرت ایوب علیہ السّلام اور شیطان کا حسد روضۃ الاصفیا میں ہے کہ اگلے زمانہ میں شیطان لعین آسمان پر جا کر ملائک سے باتیں کرتا تھا۔ اور کبھی درگاہ بے نیاز میں بعض التماس اور عرض اسکی قبول ہوتی تھی۔ جب ایوب علیہ السلام نے مرتبہ پیغمبری کا پایا بندگی اور خیرات اُنکی اگلے پیغمبروں سے زیادہ تھی۔ اور شیطان کو اُنکے حضور میں کسی طرح مجال وسواس نہ تھی۔ اِس واسطے حسد کا شعلہ اُسکے باطن ناپاک میں مشتعل ہوا اور عداوت کرنی شروع کی۔ جناب کبریائی سے اُسکو ندا ہوئی۔ کہ اے لعین ایوب بندہ صالح وشاکر ہے اِس پر تیرا اغوا اثر نہ کرے گا۔ شیطان نے عرض کی کہ خداوندا تونے اِس کو ثروت اور فراغت عنایت کی ہے اور آنکھیں اُسکی اولاد کے دیدار سے روشن ہیں۔ کیونکر شکر تیرا بجا نہ لاوے۔ اگر تو یہ نعمتیں اِس سے لیویگا تو کبھی تجکو سجدہ بھی نہ کریگا اور عبادت سے بیزار ہوگا۔ خطاب باری ہوا کہ اے ابلیس یہ گمان تیرا میرے بندے مخلص کے حق میں برخلاف ہے۔ شیطان نے کہا اگر تو مجکو اُسکے مال اور اولاد پر تسلط بخشے تو جب معلوم ہو کہ کیسی بندگی کرتا ہے اور کس طرح شاکر گذاری میں رہتا ہے۔ جناب بے نیاز نے فرمایا کہ ایوب کے مال اور اولاد پر تجکو تسلط دیا۔ جب تو ابلیس نے خوش ہو کر اپنی ذریات اور تابعین کو جمع کر کے صورت حال ظاہر کی۔ بعضی ذریات نے اُسکے حکم سے بکریاں اور مویشی حضرت ایوب کی پانی میں غرق کر دیں۔ اور شیطان نے بصورت چرواہے کے مواشی کے ڈوب جانیکا احوال عرض کیا۔ حضرت ایوب نے فرمایا کہ شکر ہے اُس خدا کا جس نے اپنے فضل سے دیا تھا اور عدل سے لیا۔ شیطان مایوس ہو کر پھرا۔ اور

حضرت ایوب علیہ السلام اور شیطان کا حسد

اپنی ذریات کو لیکر زراعت اور خرمن میں آگ لگادی۔ اور آپ سے آ کر کہا۔ آپنے جواب
موافق سابق کے دیا شیطان ملعون محزون پھرا۔ اور اسی طرح ہر ایک اسباب کے
ہلاک ہونے کی خبر کرتا تھا اور حضرت ایوب وہی جواب دیتے تھے۔ پھر غائب ہوجاتا تھا۔
پھر اس ابلیس پر تلبیس نے اس مکان کو جہاں اولاد با سعادت تعلیم میں مشغول تھی
اُن پر گرادیا اور فرزندان سعادت مند اُس گھر کے گرنے سے دب گئے۔ پھر اس نے
اِس واقعہ جانکاہ سے خبر دی پھر آپنے صبر و استقلال سے جواب دیا۔ پھر اُس ملعون نے حضور
رب العلمین میں عرض کی کہ الہیٰ ایوب جانتا ہے کہ اُسکو اس مال اور اولاد کے بدلے بسبب
صبر کے تو دو چند عنایت ہوگا۔ اسواسطے مضطرب نہیں ہوتا۔ اگر تو مجکو اُسکے جسم پر تسلط
اور اختیار دیوے جب اُنکی بندگی اور شکر گذاری معلوم ہو۔ جناب باری نے فرمایا کہ میں نے
تجکو اُسکے بدن پر سوائے زبان اور دل اور کانوں کے مسلط کیا۔ ابلیس نے فرصت
پاکر بصورت مرد ساحر کے آکر ہوا اُنکی ناک میں پھونکی۔ حرارت اُسکی تمام مزاج پر غالب
ہوئی اور خارش بدنِ مبارک میں پیدا ہوئی اور گوشت اور پوست پھٹنے لگا اور مرض نے
طول پکڑا اور اعضائے شریف میں کیڑے پڑ گئے بدبو آنے لگی۔ اور بستی سے باہر گھر والوں
نے ایک جھونپڑی بنادی اور کسی بندۂ خدا نے اُنکی خبرداری نکی سوائے بی بی رحمت
کے۔ رحمت ہو خدا کی اُسپر کہ اُنھوں نے اپنا سب کچھ اُنکے معالجہ میں صرف کیا جب
سب املاک اور اسباب تمام ہوگیا تو بی بی صاحبہ مزدوری کرتی تھیں نصف تو اُنکی تندرستی
کے واسطے صدقہ دیتیں اور باقی کا طعام خرید کر اُنکے پاس لیجاتی تھیں۔ اور جب حضرت
ایوب کی حرم محترم مزدوری کو جاتی تھیں تو شیطان ملعون سرِ راہ پر کھڑا ہو کر منع کرتا
تھا اور کہتا تھا کہ تو ایسی صاحب جمال ہے کس واسطے مزدوری کرتی ہے اور اپنی جوانی
ایسے شخص کی خدمت میں کہ جس پر نظر غضب الہیٰ کی ہے برباد کرتی ہے۔ یہاں ایک
مرد ا ر نہایت مالدار اور صاحب اختیار ہے تو اُس بیمار کو چھوڑ دے۔ میں تجکو اُس کے

نکاح میں لاؤنگا اور درجہ نیر اوج عزت کو پہنچاؤنگا۔ وہ بی بی پاک اعتقاد اُس کافر کے کلام نافرجام پر مطلق التفات نہ فرمائیں اور شب کو تمام احوال اُن سے عرض کرتیں حضرت فرماتے تھے تو ہرگز اُسکی بات پر فریفتہ مت ہو وہ ابلیس ہے اور یہ باتیں اسکی ازراہِ اغوا و تلبیس ہیں۔ ایک روز شیطان نے طبیب کے بھیس میں آکر بی بی رحمت سے کہا کہ اس مرض کا علاج گوشتِ خوک (سئور) اور شراب انگور ہے۔ سوا اسکے کسی دوا سے صحت نہ ہوگی۔ بی بی صاحبہ نے بامید تندرستی مزدوری کرکے یہ چیزیں بہم پہنچائیں اور حضور میں عرض کیا کہ یہ دوا ایک طبیب حاذق نے بتائی ہے۔ حضرت ایوب نے نہایت غصہ سے فرمایا کہ میں نے تجکو کہا تھا کہ وہ شیطان ہے تو نہیں جانتی یہ چیزیں ہمپر حرام ہیں۔ اگر میں اچھا ہونگا تو سو لکڑیاں اسکی سزا میں تجکو مارونگا۔ بی بی رحمت باوجود ملامت کے خدمتگزاری میں کسی طرح قصور نکرتیں۔ اور شب و روز باخلاصِ تمام خدمت میں حاضر رہتیں اور حضرت ایوب اِس شدت اور مصیبت میں اسی طرح تحمل فرماتے تھے۔ ایک لحظہ وظائف و عبادت میں تساہل نکرتے تھے چنانچہ ملائک افلاک اور رہنے والے خطۂ خاک اِس حال سے حیران ہوتے تھے۔ جب ابلیس ملعون کا کوئی فریب پیش رفت نہوا اور کسی طرح کا تغیر حضرت ایوب کی طاعت اور عقیدے میں نہ آیا۔ آتشِ حسد سے اِس ملعون کا دل جل گیا اور زمانہ آزمائش کا گذر گیا۔ عافیت و راحت کا پہنچا۔ حضرت جبریل امین اُس جھوپڑے میں آئے اور جناب الٰہی سے تندرستی کا مژدہ لائے۔ اور کہا اپنا داہنا پاؤں زمین پر مارو۔ مارتے ہی پاؤں چشمہ گرم پانی کا زمین سے پیدا ہوا۔ اور جبرئیل علیہ السلام کے اشارے سے اُس میں غسل کیا۔ تمام بدن کے مرض دُور ہوئے۔ پھر جبرئیل کے کہنے سے بایاں پاؤں زمین پر مارا۔ ایک چشمہ سرد خوشگوار نکلا۔ اُس میں سے آبحیات نوش جان فرمایا۔ تمام علت و زحمت باطنی وظاہری دفع ہوئی۔ حضرت ایوب اللہ کے مخلص بندوں میں سے ہیں۔ شیطان کا کید اُن پر نہیں چلا۔

ہجرت نبوی کے روز ابلیس خبیث کا پیر نجد بن کر آنا۔ مخبران صادق کی روایت ہے کہ جب ابو جہل لعین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مار ڈالنے کا کافروں سے مشورہ کر رہا تھا اُس میں ابلیس خبیث علیہ اللعنۃ ایک پیر مرد کی صورت بنکر ان کافروں کے پاس آیا اور کہا اے صاحبوں میں بڈھا رہنے والا نجد کا تمہاری مدد کو آیا ہوں مال اور آدمی بہت رکھتا ہوں اُس وقت اُنہوں نے ابلیس کو جگہ دی اور اپنی مشورت میں شریک کیا۔ ابو جہل نے کہا کہ اے بڈھے کہو کہ محمد کے حق میں کیا تدبیر کریں اُس لعین نے کہا ای ابو حکم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے باپ دادا کے دین کو جھوٹا کیا اور اپنے جھوٹے دین کو (نعوذ باللہ) جادو سے جاری کیا چاہتے ہیں۔ تم حاکم مکہ ہو قوم تمہاری بیشمار ہے اور لشکر بیشمار اور محمد صلعم اس وقت تنہا ہیں۔ کیونکہ اُنکے یار سب مدینہ کی طرف گئے ہیں۔ جس وقت کہ محمد صلعم اپنے بستر پر سوتے ہوں ایک شخص جا کے سر اُن کا کاٹ لاوے تا کہ کسی کو خبر نہ ہو سبھوں نے یہ صلاح پسند کی۔ یہ بات مقرر ہوئی تب ابو جہل نے کہا کہ اے یارو آج کی رات سر کاٹنا محمد کا ضرور ہے۔ غرض کہ اس کام کے لئے بیس آدمی جری کار آزمودہ کو قوم قریش میں سے مقرر کیا اور جبرئیل نے آ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ آج قریش کی محفل میں یہ بات مقرر ہوئی ہے کہ آج کی رات سر آپ کا تن سے جدا کریں اور حکم جناب باری کا اِس طرح ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر استراحت پر سُلا کر ابو بکر صدیق رضہ کو ہمراہ لیکر مکے سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف جاؤ کہ تمام کام اسلام کا وہیں سے اختتام پاویگا۔ اُسی آن آنحضرت نے حقیقت وحی کی حضرت ابو بکر صدیق رضہ سے بیان کی۔ جب رات ہوئی مرتضی علی کو اپنے بستر پر سلا کے ابو بکر صدیق کو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ میں یکم ماہ ربیع الاول شب دوشنبہ کو نبوت کے تیرہویں سال اور شب معراج کے آٹھ مہینے کے بعد کہ اُس وقت عمر شریف آپکی ترپن برس کی تھی ہجرت کی۔ اور اسی شب میں ان بیس آدمیوں نے جو ابو جہل لعین نے معین کئے تھے رسول اللہ کے

ہجرت کے دن ابلیس کا پیر نجدی بن کر آنا

گھر پر جا کر محاصرہ کیا مگر اللہ نے وہاں پر خواب ایسا مسلط کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس محاصرہ سے نکل گئے اُنکو اصلا معلوم نہ ہوا پیچھے ایک ساعت کے ابلیس نے
نیند سے اُٹھکر کہا کہ اے یارو محمدؐ بھاگا چاہتے ہیں تب بیس آدمی تلواریں لے کر
آنحضرت کے بستر پر آئے دیکھا کہ علی کرم اللہ وجہ رسول خدا کے بستر پر سو رہے ہیں
آپ سے پوچھا کہ محمدؐ کہاں ہیں۔ علی مرتضیٰ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ پھر سب نے بہت
تلاش کی نہ پایا آخر ابو جہل کو خبر کی جب شیطان نے کہا اے ابو جہل میں جانتا ہوں
کہ محمدؐ ابو بکر کو ہمراہ لیکر مدینہ کی طرف بھاگے ہیں۔ جلدی پیچھا کرو تو ملیں گے ورنہ
غار اطحل جبل ثور میں چھپ رہیں گے وہاں اُنکو پاؤ گے۔ پس تمام قریش نے حضرت ابو بکر
صدیق کی خانہ تلاشی کی نہ پایا ازاں بعد مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں
جبریل نے رسول اللہ کو خبر دی کہ تمام قریش آپکے پیچھے آتے ہیں۔ آپکے ایذا دینے
کو اب غار اطحل میں چھپ رہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
اس غار میں چھپ گئے۔ اور حکم خدا سے مکڑی نے اُس غار کے منہ پر جالا تنا۔ اور دو
کبوتروں نے ان میں انڈے دیئے۔ اور جبرئیلؑ نے آکے خاک کوڑا اُسپر جھاڑ دیا۔ تاکہ
پرانا معلوم ہو اور کفار نہ پہچان سکیں۔ جب وہ بدخواہ اُس غار پر پہنچ گئے ہر طرف تلاش کرنے
لگے ابلیس کو معلوم تھا اُس نے چاہا کہ آدمی بنکر پیغمبر خدا کو دکھلاوے۔ اُس وقت جبرئیلؑ
نے اپنا پر شیطان کو مار کر دریائے محیط میں گرا دیا۔ اور بدخواہ غار کے درے پر آکر تلاش
کرنے لگے۔ کوئی کہتا کہ اس غار کے اندر گھسے ہیں۔ کسی نے کہا نہیں۔ اندر کیونکر
جاوینگے منہ اُس کا بہت تنگ ہے اور کسی نے کہا پھر یہاں سے کہاں گئے۔ اسیطرح
کفار آپس میں کہہ رہے تھے کہ دو کبوتر اس غار کے منہ سے اُڑ گئے۔ جب کبوتر کے
انڈے اور مکڑی کا جالا اور خاک اور کوڑا اُس پر پڑا ہوا قریش نے دیکھا وہاں سے پھر
آئے اور آنحضرت تین دن اس غار کے اندر یاد مولیٰ میں مستغرق رہے۔ اور حضرت ابو بکرؓ

جو دیکھا کہ اس غار کے اندر چاروں طرف بچھو اور سانپ کے سوراخ بہت ہیں تو اپنے بدن کے کپڑے اور دستار پھاڑ پھاڑ کر سوراخوں کو بند کیا۔ صرف زیر جامہ ثابت رہا اور کپڑے نہونے کے سبب ایک سوراخ باقی رہا وہ بند نہو سکا ایک مار زہردار نے چاہا کہ اس سوراخ سے نکل کر رسول خدا کا قدم بوس ہو اس میں نظر حضرت ابو بکر رضہ کی اُسپر پڑی اُس وقت آپنے پاؤں کو اس سوراخ کے منہ پر رکھدیا اور اُسکے آنے کی راہ بند کی۔ تب اِس غار کے اندر سے سانپ نے ابو بکر صدیق کے پاؤں میں کاٹا اور زہر نے غلبہ کیا تمام بدن میں لرزہ پڑا مگر پاؤں اپنا غار کے منہ سے نہ ہٹایا مثل ستون کے قائم رکھا۔ آنحضرت جب نماز سے فارغ ہوئے تو یہ حال دیکھ کے فرمایا اے ابو بکر رضہ کیا حال ہے تمہارا۔ اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دیکھا ایک بڑا مار اس غار سے نکلتا تھا۔ اِس واسطے میں نے اپنے پاؤں سے بند کیا اور اس سانپ نے میرے پاؤں میں کاٹا اور زہر نے اسکے مجھ پر غلبہ کیا۔ آنحضرت نے فرمایا پاؤں اپنا کھینچ لو۔ ابو بکر صدیق نے پاؤں اپنا کھینچ لیا۔ یکایک سانپ سوراخ سے نکل آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ جب میں نے دیکھا کہ ابو بکر صدیق آپکے قدمبوس سے مجھ کو محروم کرتے ہیں اس واسطے میں نے اُنکو کاٹا۔ یہ کہکر ایمان لایا اور زیارت سے مشرف ہو کر گڑھے کے اندر گھس گیا اور آنحضرت نے اُس زخم پر لعاب دہن لگادیا حق تعالیٰ نے شفا کامل بخشی۔ قرآن شریف کی تفسیروں سے معلوم ہوا ہے کافروں کے ساتھ جنگ میں شریک شیطان ہوتا تھا جب مدد غیبی ہوتی تو یہ کہکر کافروں سے بھاگ جاتا تھا کہ میں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے وہاں سے بھاگ جاتا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیطان سے سوال وجواب

صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم نکلے رسول اللہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے قبرستان کی طرف پس ظاہر ہوا ابلیس بوڑھا اور کانا۔ اور درازی اسکی اچھی آنکھ کی اسکی ناک کی درازی کے برابر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیطان سے سوال وجواب

اور تھا اُسکے سر پر تاج اُس پر آویزاں تھی گل زینت جواہر وغیرہ اور اُسکی کمر میں ٹپکا بندا
ہوا جس پر تھی ایک رسّی اور اُسکے ہاتھ میں تھی گھنٹی۔ پس کہا السلام علیک یا محمدؐ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جواب نہیں دیا اسکو سلام کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر
کہا ابلیس نے سلام اللہ علیکم سلام ہو جیو اللہ کا تم پر پس فرمایا سرور عالم نے یعنی سلام
خدا کی طرف سے ہے تیری جانب سے نہیں۔ اور لیکن تو ہے دشمن خدا کا اور دشمن اپنا
پس فرمایا آپنے یہ کلاہ جو تیرے سر پر دھری ہے کیا ہے۔ کہا ابلیس نے اے محمدؐ یہ دنیا
ہے اپنی آرائش کے ساتھ اسکو زینت دیتا ہوں دلوں میں رغبت کرنے والوں کے
پھر آپنے فرمایا کیا ہے جو دیکھتا ہوں اُسکو تیری کمر میں۔ کہا ابلیس نے یہ ٹپکا خواہشیں دنیا
کی ہیں۔ اور ظاہر کرتا ہوں ان خواہشوں کو بنی آدم کے دل میں یہاں تک کہ نہیں چھوڑتے
ہیں کسی خواہش کو جو مقدر ہو اُس پر۔ فرمایا آپنے پس کیا ہے یہ گھنٹی تیرے ہاتھ میں
کہا ابلیس نے جس وقت دیکھتا ہوں دو شخصوں کو جھگڑتے ہوئے تو ہلاتا ہوں یہ گھنٹی
جھگڑتے ہوئے اُن دونوں میں پس وہ دونوں کرتے ہیں سب بُرے کام اور کہتے ہیں
سب جھوٹھ اور بہتان۔ پس آپنے فرمایا کیا کہتا ہے میرے حق میں اور میرے یاروں کے
حق میں کہا تم تو معصوم ہو یعنی بے گناہ اور پاک نہیں نزدیک ہوا ہوں میں تم سے
کبھی یعنی مجھے تمہارے نزدیک آنے کی قدرت نہیں۔ ابوبکر نے میری اطاعت نہیں
کی ہے ایام جاہلیت میں۔ کیونکہ حالتِ اسلام میں مطیع ہوگا۔ اور لیکن عمرؓ جس روز سے
مسلمان ہوئے اُسکے غلبے اور قوتِ دین سے بھاگتا ہوں۔ پس عثمان میں اُن سے
شرمندہ ہوتا ہوں جیسے شرم کرتے ہیں اُن سے آسمانوں کے فرشتے۔ اور لیکن علی کرم اللہ وجہہ
اپنے کو اُن سے نہیں سلامت رکھ سکتا ہوں بالکل ہمیشہ مغلوب ہوں۔ اور آپکے باقی
یار پس ہیں اور وہ جمع ہوتے ہیں کتنے احوال میں وہ غلبہ کرتے ہیں ایک بار اور اطاعت
کرتے ہیں میری دسواں حصہ نہیں جدا ہوتا ہوں میں اُن سے ایک پلک مگر نزدیک خدا

کے یاد کرنے کے۔ یعنی اکثر اصحاب ہمیشہ یادِ خدا میں مصروف اور مشغول تھے۔ مگر بعضے کبھی کبھی مہمات ضروری کے سبب ذکر لسانی و یا زبانی سے معذور رہتے ہیں۔ پس یہی اطاعت اور فرمانبرداری خدا و رسول سے ایک دم جدا نہ رہتے اور شریعت کے اوامر و نواہی پر ہر وقت سرگرم رہتے۔ پس عاملِ امر و نہی ذاکر خدا کے برابر ہے کیونکہ خدا کو فراموش کرتے حاصل کلام تمام اصحاب کی جناب میں ابلیس کے دخل اور فریب کو گذر نہیں پس اپنے فرمایا کتنے تیرے دشمن ہیں۔ کہا ابلیس نے پندرہ ہیں۔ پس خوش ہوئے نبی کریمؐ اور معلوم کی یہ باتیں کہ تحقیق جو شخص زیادہ بغض رکھتا ہے ابلیس کی طرف وہ شخص زیادہ محبت رکھتا ہے اللہ کی طرف بعد اسکے آپ نے فرمایا ابلیس کو جو میں تیرا پہلا دشمن ہوں اس لئے تحقیق آپ نے ظاہر کیا میرے ضرر پر دین اسلام کو اور فاسد کیا جو کچھ تھا درمیان میرے۔ اور درمیان لوگوں کے یعنی میں لوگوں کو گمراہ کرتا تھا وہ اب نہیں کرسکتا۔ اور ۲ دوسرا دشمن امام اور حاکمِ عادل ہے۔ اور ۳ تیسرا دشمن میرا امیر تواضع کرنے والا۔ اور ۴ چوتھا دشمن سچا معاملہ کرنے والا سوداگر اور ۵ پانچواں دشمن عالم متواضع اور خوف خدا رکھنے والا۔ اور ۶ چھٹا دشمن نصیحت اور خیرخواہی کرنے والا مومن اور ۷ ساتواں دشمن حرام کھاتے پینے دیکھنے کرنے سے پرہیز کرنے والا۔ اور ۸ آٹھواں دشمن رحم دل۔ اور ۹ نواں دشمن جو توبہ پر قائم ہے ۱۰ دسواں دشمن وہ ہے جو ہمیشہ رہتا ہے پاک اور وضو سے ۱۱ گیارھواں دشمن سخی۔ اور ۱۲ بارھواں دشمن زیادہ صدقہ اور خیرات کرنے والا۔ اور ۱۳ تیرھواں دشمن ادا کرنے والا زکوٰۃ کا ہے۔ اور فطرہ اور قربانی جو واجب ہیں۔ اور ۱۴ چودھواں دشمن حافظ قرآن ہے جس نے فقط اللہ ہی کیواسطے حفظ کیا ہو اور اُسپر عمل کرتا ہو۔ اور ۱۵ پندرھواں دشمن رات کو جاگ کر عبادت کرنے والا ہے یہ دشمن دوست خدا ہیں۔ پس فرمایا نبی کریمؐ نے کتنے ہیں تیرے دوست میری اُمت سے کہا ابلیس نے میرے دوست گیارہ قسم کے ہیں (۱) بادشاہ ظالم عدل و انصاف نکرنیوالا (۲) تکبر کرنے والا (۳) سوداگر کم کرنے والا وزن و ناپ میں (۴) شراب پینے والا (۵) باج

کھانے والا (۶) چغلی کھانے والا (۷) ناحق قتل کرنے والا (۸) ناحق یتیم کا مال کھا جانے والا (۹) زکوٰۃ نہیں دینے والا (۱۰) دنیا کو اختیار کرنے والا آخرت پر (۱۱) دراز امید رکھنے والا ہزاروں سال زیست کی امید رکھنے والا۔ نبی کریم نے فرمایا۔ کیونکر پاتا ہے تو اپنے کو نماز کی حالت میں کہا ابلیس نے پکڑتی ہے مجکو تپ و لرزہ جب کھڑے رہتے ہیں لوگ نماز پر فرمایا نبی کریم نے حج کرنے کے وقت تیرا کیا حال ہوتا ہے۔ ابلیس نے کہا ہوتا ہوں قیدی۔ کہا نبی کریم نے وقت جہاد کے تیرا کیا حال ہوتا ہے۔ ابلیس نے کہا باندھے جاتے ہیں دونو ہاتھ میری گردن کی طرف یعنی مشکیں باندھی جاتی ہیں۔ کہا نبی کریم نے صدقہ اور خیرات کرنے کے وقت تیرا کیا حال ہوتا ہے۔ کہا ابلیس نے پس گویا خیرات کرنے والا پکڑتا ہے آرے کو رکھتا ہے میرے سر پر اور کاٹتا ہے مجکو دو ٹکڑے پھینکتا ہے آدھا مشرق کی طرف اور آدھا مغرب کی طرف۔ فرمایا نبی کریم نے کس لئے ایسا تیرا حال ہوتا ہے اے ملعون۔ ابلیس نے کہا اس لئے کہ تحقیق اُن خیرات کرنے والوں کے لئے ہیں صدقہ دینے میں تین خصلتیں۔ یعنی تین مرتبے۔ نہیں صبر ہے مجکو ان مرتبوں پر۔ پہلا مرتبہ اُنسے یہ کہ خدا اس کا قرضدار ہوتا ہے۔ اور دوسرا ہوتا ہے صدقہ دینے والا بہشت کے وارثوں سے اور تیسرا یہ کہ صدقہ دینے والا محفوظ ہوتا ہے میری گمراہی سے چالیس دن۔ پھر کونسی مصیبت بزرگتر ہے مجھپر اس سے فرمایا نبی کریم نے آیا تو جانتا ہے کتنے ہیں شیطان۔ کہا ابلیس نے اے نبی کریم مامور ہوا ہوں میں کہ آپ سے سچ کہوں جانئے اے نبی کریم تمام آدمیوں کا شمار دسواں حصہ چوپائے جانوروں کا ہے اور آدمی اور چوپائے دسواں حصہ پرندوں کا ہے اور آدمی اور چوپائے اور پرندے دسواں حصہ جنات کا ہے اور آدمی اور چوپائے اور پرندے اور جنات دسواں حصہ شیطانوں کا ہے۔ دسواں حصہ یاجوج و ماجوج کا ہے اور آدمی اور چوپائے اور پرندے اور جنات اور شیطان اور یاجوج و ماجوج دسواں حصہ آسمان کے فرشتوں کے ہیں۔ اِسی طرح انتہا تک ساتوں آسمان کی پس فرمایا نبی کریم نے تو کونسی

خصلتوں سے پہچانتا ہے میری اُمت کی ہلاکی کو۔ ابلیس نے کہا۔ جب مجھ سے قبول کریں یا تین
خصلتیں۔ پس ہلاک ہوویں قیامت تک۔ پہلی خصلت بخیلی ہے۔ پس وہ سب گناہوں کا
سر ہے دوسری بازی وبیہودگی پس تحقیق وہ شاخ ہے کفر سے اور تیسری فراموش کردینا
گناہوں کو اپنے۔ پس فرمایا نبی کریم نے میری اُمت مرحومہ ہے مغفرت کرے گا خدا تعالیٰ
پچاس برس کے گناہ توبہ کرنے سے ایک ساعت کی۔ ابلیس نے کہا سچ فرمایا اے نبی کریمؐ۔
اور کہا ابلیس نے میں امر کروں کا آپکی بعض اُمت کو وہ چیز جو باطل کرے اُنکے اعمال کو
پس فرمایا نبی کریمؐ نے کس چیز سے امر کرے گا میری بعض اُمت کو۔ ابلیس نے کہا لیکن
بوڑھے مرد پس نہیں امر کرتا ہوں اُن کو اُس چیز کا جو نہیں اُٹھایا جاوے اُن سے اور وہ
اطاعت نکریں میری اس کام میں اور میں امر کروں گا اُنکو جھوٹ کہنے اور غیبت کرنے
اور جھوٹی گواہی دینے اور نماز کے واسطے سستی کرنے اور عبادت میں ڈھیل کرنے کو یعنی
بوڑھوں سے ایسے گناہ اچھے طور سے ادا ہوتے ہیں۔ ولیکن جو جوان ہیں پس امر کرتا
ہوں اُنکو جھوٹ کہنے اور غیبت کرنے اور جھوٹی گواہی دینے اور طرف بدی اور بدفعلی اور
بدکاری کے اور تکبر اور غرور کے اور دیکھنے حرام کی طرف یعنی جس چیز کو دیکھنا مسلمانوں
کو حرام ہے۔ ولیکن لڑکے پس وے ہیں ہماری بغلوں کے نیچے۔ ہم بازی کرتے ہیں
اُن سے جیسے کہ ہم چاہتے ہیں۔ اور لیکن بوڑھیاں پس امر کرتا ہوں اُنکو بہتان کرنے
اور زیادہ باتیں کرنے اور جادو کرانے اور لوگوں کی آبروریزی کرانے اور نماز کی تحقیر کرنے
میں اور لیکن جوان عورتیں پس نہیں ہے میرے اور اُنکے درمیان خلاف مگر ہزار سے ایک
عورت میرے مخالف ہوگی۔ اسی طرح جوانمرد ہزار سے ایک یعنی تمام جوان مرد میرے
مطیع ہیں۔ اور قسم ہے مجھے اُسکی جس نے مہلت دی ہے زندہ رہنے کی قیامت تک۔
تحقیق کوئی آپکی اُمت سے نہیں نیت کرتا ہے نیکی کی جو کرے اُسکو مگر سونپتا ہوں اُسکے
ساتھ ایک شیطان کو جسکو متقاضی کہتے ہیں۔ تقاضا کرتا ہے وہ شیطان اُن لوگوں کے

نزدیک یہاں تک کہ خبر دیتا ہے اُسکی جو کرتا ہے اور منت رکھتا ہے اُس سے لوگوں کے
پاس اللہ پر یعنی اُس نیک عمل کو - وہ شخص لوگوں میں ظاہر کرکے خدا تعالیٰ پر احسان رکھتا ہے
پس ضائع ہوتا ہے اُس کا اجر - اور نہیں قصد کرتا ہے کوئی نماز کا مگر پھیر دیتا ہوں اُس کو
اُس سے یہانتک کہ فوت ہو جاتا ہے اُس کا وقت پس اگر وہ نمازی میرے فریب کے
جال میں نہیں پھنستا تو اسکی طرف آدمیوں کو متوجہ کرتا ہوں تاکہ اُسکو پھیر دیں نماز سے
بذریعہ باتوں کے یا طرف کسی سبب کے سببوں سے پس وہ نمازی آتا ہے نماز کو بعد اسکے
جو تحقیق فوت ہو جاتا ہے وقت پس جلد جلد ادا کرتا ہے جیسے مرغ دانے کو چگتا ہے پس
رد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسپر نماز اسکی کو مگر جب توبہ کرے کیونکہ توبہ مٹا دیتی ہے گناہوں
کو اور ڈالوں کا درمیان اُنکے آپکے اصحاب کا ظلم از روئے بہتان کے پس کہوں گا
ظلم کیا ابوبکرؓ نے اور جور کیا عمرؓ نے اور کیا عثمان نے ایسا اور ایسا اور علی نے ایسا
ویسا اور مدح کرونگا علی کی نزدیک ایک گروہ کے یہانتک کہ دوستی رکھینگے اُنکی ایسی
دوستی کہ زیادہ حد سے ہو اور فضیلت دینگے اُنکو ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ اور جبرئیلؑ و میکائیلؑ
علیہم السلام پر ہمیشہ بغض رکھنے والے ہونگے ابوبکرؓ عمرؓ و عثمان کے ساتھ گالیوں
اور مذمت سے یہانتک کہ قبول کرینگے مجھ سے اور زیادتی کرینگے بغض میں پس نہیں زیادہ
کرینگے آپکے یاروں کے لئے سوائے بغض و عداوت کے یہانتک کہ آویگی اُنکو موت
اور وہ رہیں گے اسی عداوت پر - پس کونسا عمل اور کونسی توبہ قبول ہوگی اُن سے -
کہتا ہے راوی پس روئے نبی کریم ساتھ گریہ شدید کے اور فرمایا آپنے تحقیق یہ سب ہونے
والا ہے اِن باتوں کے ہونے میں اللہ سے مدد چاہیں تو وہی مدد کرنے والا ہے - پس
تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جنت کو اور پیدا کئے اُسکے لئے لوگ اور پیدا کئے اُن کے
واسطے بداعمال جو کریں ان بدعملوں کو اور ایسا ہے قول خدا تعالیٰ کا خدا تعالیٰ نے
پیدا کیا تم کو اور تمہارے اعمال کو - پس فرمایا نبی کریم نے تو کیا دیکھتا ہے دوزخیوں کی

خصلتوں سے پس کہا ابلیس نے اے نبی کریم شرک کرنا اللہ کے ساتھ یعنی سوائے اللہ
کے کسیکو معبود جاننا جیسے بت پرستی۔ آفتاب پرستی۔ آتش پرستی وغیرہ اور سوائے خدا
کے کسی سے مراد مانگنا اور مراد کے واسطے کسی کی نذر ماننا اور منت کی چیزیں مہیا کرنا
بچوں کو اولیا اللہ کے نام سے جینے کے لئے بیڑیاں بالیاں طوق وغیرہ پہنانا چوٹیاں
رکھنا اور شدے اور جھنڈے کھڑے کرنا اور اُنکی تعظیم و تکریم کرنا اور اُن سے مراد مانگنا
اور مراد آنے کے واسطے سرخ ناڑے باندھنا۔ اور نذر و نیاز ماننا ایسے سب کام کرنا شرک
ہے اور دوزخیوں کی خصلت ہے اور قسمیں جھوٹی کھانا اور جھوٹ بولنا اور فریب و بدخواہی
کرنا اور امانت میں چوری کرنا اور غیبت کرنا یعنی کسی کے حق میں ایسی بات کرنا کہ اگر اُسکے
روبرو کہیں تو وہ ناخوش ہو اور چغلی کھانا اور مکر و فریب کرنا اور تہمت لگانا اور خود پسندی
کرنا اور تکبر کرنا اور جاہل رہنا اور گمراہ رہنا اور لاف زنی کرنی اور گمراہ کرنا اور کار نیک
میں سستی کرنا اور اپنے خداوند نعمت سے نمک حرامی کرنا اور ظلم کرنا یعنی بے حکم شرع
کسی کو رنجیدہ کرنا اور خدا اور رسول پر ایمان نہ لانا اور کسی پر جبر و حکومت کرنا اور عبادت
میں یا کسی کی اطاعت واجبی میں قصور کرنا۔ اور عمل نیک کو چھوڑ کر بہبودی کی اُمید
رکھنا اور کسیکو دنیا کی کسی بات میں اپنے سے زیادہ پاکر حرص کرنا اور بدکاری کرنا اور پھر
جانا امر حق سے اور احکام خدا بجا نہ لانا۔ اور بخیلی کرنا اور برا کہنا اور ضروری یاد رہنے کی
باتوں کو بے پروائی سے بھول جانا اور آخر میں خدا کی رحمت سے نا اُمید ہونا اور دنیا میں
عنایت الٰہی سے مایوس ہونا اور خدا کے دینے پر قناعت نہ کے زیادہ طلب کرنا اور دراز اُمید
رکھنا یعنی ہزاروں سال کی فکر اور سینکڑوں برس استواریاں کر کے موت اور قیامت
کو بھول جانا۔ اور مال و متاع اپنی حاجت سے زیادہ ہو تو خویش و محتاج کو نہ دیکر جمع کرنا
اور تنگدلی اور تنگی کرنا اور اپنے پاس ہوتے ہوئے زیادہ مال دیکھکر حرص کرنا اور دکھاوے
کی عبادت کرنا اور کسی کے منصب پر بیتاب ہو کر اُسکو منصب سے گرا دینا اور آخر کی فکر

چھوڑ کر دنیا کی ناز و نعمت پر خوش رہنا اور اپنے خویشوں کی قرابت کو کاٹنا اور اُن پر رحم نکرنا اور کسی کو نا اُمید کرنا اور بے نصیب کرنا اور ترش روئی کرنا اور باوجود ہوتے ہوئے کھانے کپڑے کے تنگی کرنا اور ناحق عذاب کرنا اور بد گمانی کرنا اور مکر و فریب کرنا اور مکر کرنا جیسے جھوٹ موٹ اپنے کو بیمار دکھانا اور کھیل و بازی کرنا اور نقصان و زیان کرنا اور حادثہ ڈالنا یعنی کسیکو کچھ آفت آنے کی خبر سنا کر ہیبت دلانا اور ناپاک رہنا اور نادانی کرنا اُس میں جس کا جاننا ضرور ہے۔ اور کسیکی خرابی پر خوش ہونا۔ اور عداوت کرنا اور بغض رکھنا اور چوری کرنا۔ اور سخت دل اور بیرحمی کرنا۔ فرمایا نبی کریمؐ نے کہ کیا دیکھتا ہے خصلتوں بہشت کے لوگوں کی۔ ابلیس نے کہا ایمان لانا اور گرویدہ ہونا اللہ سے اور علم سیکھنا اور اُس پر عمل کرنا۔ اور بُردباری اور تحمل کرنا اور عطا و بخشش کرنا و پرہیزگاری کرنا اور حلال و حرام کی تمیز رکھنا اور ہر کام میں سچائی رکھنا اور حیا و شرم رکھنا اور احکام خدا و رسول اور مال اور بھیدوں میں خلائق کی امانت داری کرنا اور سخاوت کرنا اور دوسروں کے گناہ سے درگذر کرنا اور آپ بھی اُسکے درپے نہونا اور مومنین کو پند و نصیحت کرنا اور دانائی اختیار کرنا اور آپ کو پہچاننا۔ اور نیک و بد تقدیر پر راضی و خوش ہونا۔ اور حکم شرع پر گردن رکھنا یعنی فرمانبردار ہونا اور موافق شریعت و عقل کے ہر کام میں سعی و تردد کرنا اور اصمد پر توکل کرنا اور نہ جاننا یہ کہ وہ کام اپنی سعی و محنت سے ہوا اور اضطراب و بیقراری سے باز آکر ہر کام میں صبر کرنا اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر و سپاس کرنا اور فروتنی و عاجزی اختیار کرنا اور عجز و انکساری رکھنا دل میں اور خدا کی رحمت اور بخشش کی اُمید رکھنا اور لوگوں سے نیک گمان رکھنا اور پرہیزگاری کرنا۔ اور عبادات اور بندگی میں قرب پیدا کرنا۔ قرب خدا تعالیٰ اور نیک لوگ اور نیک کاموں سے دوستی رکھنا اور خوشی اور خرمی سے زندگی کرنا اور ہر ایک سے مہر و شفقت کرنا اور عالم سے لطف و نرمی کرنا اور راہِ خدا میں خرچ کرنا۔ اور انصاف کرنا۔ اور نیک و بد کو جلد سمجھنا۔ اور نیکی میں مدد کرنا اور ہر م

میں اندیشہ کرنا اور ہر کام میں آخر تک سوچ کرنا۔ اور نیکیاں کرنا۔ اور نعمت دنیا پر شکر کرنا اور ہر
ایک سے کشادگی کے ساتھ پیش آنا۔ اور عیال و اطفال وغیرہ کھلانے اور پہنانے میں
کشادگی کرنا اور آسانی اختیار کرنا سب کے ساتھ اور جوانمردی اور دلیری کرنا خوف کی جگہ اور
جو کچھ میسّر ہوا سپر اکتفا کرکے طمع نکرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا اور بندگی کرنا یہ چیزیں جو آپنے
سنیں اہل جنت کی خصلتوں سے ہیں پس فرمایا نبی کریم نے ہر آئینہ تحقیق جو تو نے کہا پس وہ
سب میں نے یاد کر لیا۔ فرمایا نبی کریم نے کیا ہوا تجکو جو تو توبہ نہیں کرتا پس ابلیس نے کہا اے
محمد آپ برگزیدہ خدائے تعالیٰ کے ہیں۔ آیا آپ امر کرتے ہیں مجکو کہ کروں وہ چیز جو نہیں ارادہ
کرتا اس کا حق تعالیٰ پس فرمایا حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو کہ تو مت کھا اِس درخت سے
اور ارادہ کیا کھاوے اُسکو پس کھایا آدم علیہ السلام نے اس سے اور کہا حق تعالیٰ نے مجھے
کہ تو سجدہ کر آدم کو اور ارادہ کیا نہیں سجدہ کروں آدم کو۔ نہیں سجدہ کیا میں نے۔ اور اگر چاہتا
پروردگار آپکا تو البتہ میں آدم کو سجدہ کرتا اور لیکن خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا جنت کو اور گردانا
اُسکے لئے لوگوں کو اور گردانا نبیوں اور عالموں کو متکفل اُنکے لئے بہشت کی طرف آیا نہیں
وحی بھیجی حق تعالیٰ نے آپکی طرف یہ آیت وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ مَا فَعَلُوْہُ اور اگر پروردگار تیرا
چاہتا تو ہرگز نہیں کرتے وہ لوگ اُسکو اور فرمایا اَفَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْٓءُ عَمَلِہٖ فَرَاٰہُ حَسَنًا
آیا پس جو شخص کہ زینت دیا گیا اُسکو اُس کا بدعمل پس جانا اُسکو نیک فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ
یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ پس تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور راہ راست
دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے فَلَا تَذْھَبْ نَفْسُکَ عَلَیْھِمْ حَسَرٰتٍ پس نہ جاوے تیرا نفس
اُن پر حسرتوں سے اور کہا اللہ تعالیٰ نے فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ پس چھپا لیا
ہمنے اُن سے تو وہ نہیں دیکھتے ہیں راہ راست کو فما حیلۃ المساکین اذا اراد ضلالھم
پس کیا علاج ہے مسکینوں کا جب ارادہ کرے حق تعالیٰ اُنکی گمراہی کا کما قال تبارک و
تعالیٰ۔ جیسا فرمایا اللہ برکت والے نے اور بلند نے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰہُ اَنْ یُّطَھِّرَ

اللہ
اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ جستہ ڈاکٹر حفیظ
اور آثار سعید جسمیں ۔ ۱۱۱ - بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور شرح کرامات

قلوبھم وہ لوگ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ پاک کرے انکے دلوں کو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطَانِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَارِّھِمْ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ تحقیق وہ جو ظاہر ہوتا ہے بھیا۔ کہنا شیطان سے واسطے غمگین کرنے کے تم انکو جو ایمان لائے شیطان نہیں ضرر پہنچا سکتا ہے انکو کسی چیز کا مگر ارادے سے اللہ کے ابلیس نے کہا کیا علاج ہے میرا جب گمراہ کرے مجکو اللہ تعالیٰ۔ فرمایا نبی کریم نے تو خبر دے ای ابلیس کون چیز توڑتی ہے تیرے سر کو ابلیس نے کہا بہت استغفار کرنا۔ فرمایا نبی کریم نے کون چیز گلاتی ہے تیرے جسم کو کہا ابلیس نے گھوڑے دوڑانا خدا کی راہ میں۔ کافروں کے مقابل۔ فرمایا نبی کریم نے کون چیز ذلیل و ناقص کرتی ہے تیرے منہ کو کہا ابلیس نے اذان دینے والا۔ کہا نبی کریم نے کون چیز مارتی ہے تجھے تازیانے سے کہا ابلیس نے پڑھنا قرآن مجید کا۔ فرمایا نبی کریم نے کون چیز تجکو داخل کرتی ہے زمین کے ساتویں طبقہ میں جو سب سے نیچے ہے کہا ابلیس نے صلہ رحمی کرنا یعنی ماں باپ اور خویشوں سے سلوک کرنا۔ فرمایا نبی کریم نے کون چیز پکاتی ہے تیرے گوشت کو۔ کہا ابلیس کے گناہوں سے توبہ کرنی۔ کہا نبی کریم نے کون چیز طمانچے مارتی ہے تیرے گال پر کہا ابلیس نے جو نیچی نگاہ رکھتا ہے۔ جسکو دیکھنا خدا نے حرام کیا ہے اس سے کون چیز نقصان کرتی ہے تیری بزرگی کو کہا ابلیس نے جو کہ برابر ناپتا ہے اور ٹھیک تولتا ہے۔ کہا نبی کریم نے کون چیز عذاب دیتی ہے تجکو کہا ابلیس نے ذکر خدا تعالیٰ کرنیوالے صبح و شام۔ فرمایا نبی کریم نے۔ کون چیز ایذا دیتی ہے تجکو ابلیس نے کہا نمازی لوگ صفِ اول میں۔ فرمایا نبی کریم نے کون چیز چھنی گئی ہے تیری محبت میں میری امت سے۔ کہا ابلیس نے پینے والا شراب کا۔ کہا نبی کریم نے کون ہے تیرے ہمراہ کھانے والا۔ کہا ابلیس نے جو کہ نہیں پروا کرتا ہے کہ کہاں سے کھایا حرام یا حلال سے۔ فرمایا نبی کریم نے کون ہے تیرا ہمنشین کہا ابلیس نے یار حرامکار اور بازی میں مشغول رہنے والا ہمیشہ۔ فرمایا حضرت نے کون ہے تیرا خیر خواہی کرنے والا۔ کہا ابلیس نے

پتہ دہلی چتلی دروازہ۔ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید جس میں ایکسو گیارہ بیان ثابت ہیں قیمت دو روپیہ کو ملتی ہے اور شرح گرمی۔ ہم ہم

جس نے کہ حاصل کیا مال کو جھوٹی سوگند کھا کر حضرت نبی کریم نے فرمایا کون ہے تیرا قاصد- کہا
ابلیس نے چغلخور- فرمایا نبی کریم نے کون ہے تیرا ہمکلام- کہا ابلیس نے جو لوگ کہ دوست
رکھتے ہیں آدمیوں کی طرف جھوٹ کہنے کو- فرمایا نبی کریم نے کون ہے تیری آنکھ کی ٹھنڈک
کہا ابلیس نے قسم کھانے والا الطلاق پر اگرچہ وہ سچی ہو- فرمایا نبی کریم نے اور کس لئے ایسا ہے
اے ملعون- ابلیس نے کہا اس لئے کہ تحقیق جب وہ عادت کرے طلاق کی قسم پر کبھی توڑتا اور
کبھی وفا کرتا ہے اپنی قسم کو ایکبار پس عود کرتا ہے زانی ہو کر اور اسکی اولاد زنا کی ہوتی ہے فرمایا
نبی کریم نے کون ہے تیرا دوست کہا ابلیس نے کہ جنے دھیان کیا تحقیق میں نماز کے وقت
میں ہوں پس تاخیر کیا اسکو ایک ساعت بعد ساعت- فرمایا نبی کریم نے کون ہے لوگوں
میں بزرگ تر نزدیک تیرے- کہا ابلیس نے جو کہ آپسے بغض رکھتے ہیں اور ان لوگوں سے عداوت
اور اشارہ کیا اصحاب رسول کیطرف کہا نبی کریم نے کون ہے لوگوں سے افضل تیرے نزدیک ابلیس
نے کہا بہت ضرر پہنچانے والا لوگوں کو سب لوگوں سے- فرمایا نبی کریم نے پس کہاں ہے تیرا
گھر- ابلیس نے کہا نہانے کی جگہ- فرمایا نبی کریم نے پس کہاں ہے تیرے بیٹھنے کی جگہ کہا ابلیس
نے بازار- کہا نبی کریم نے پس کیا ہے تیرا پڑھنا- کہا ابلیس نے نظم- فرمایا نبی کریم نے پس کیا
ہے تیری اذان- ابلیس نے کہا راگ کے ساز یعنی طنبور اور سرود وغیرہ فرمایا نبی کریم نے کیا
ہے تیری کتاب اور کون ہیں تیری مدد کرنے والے- ابلیس نے کہا جو کہ حکم کرتا ہے لوگوں کو ناحق
نبی کریم نے فرمایا تو کہاں سے کھانا کھاتا ہے ابلیس نے کہا اے محمدؐ اگر لوگ نہیں نقصان کریں
ناپ کو اور نہیں کم کریں تول تو البتہ مر جاؤں میں بھوک کے سبب- اور ہر غنی کے لئے ایک
خزانچی ہے اور میرا خزانچی ناپ اور تول میں نقصان کرنے والا ہے- فرمایا نبی کریم نے کیا ہے
تیرا شربت ابلیس نے کہا نشے کی چیز میرا شربت ہے اور چغلی میرا میوہ ہے اور غیبت میری مجلس
ہے اور جھوٹی قسم کھانا میری تمنا ہے- اور کھانا اور پینا بائیں ہاتھ سے میری خواہش ہے- اور کھولنا
شرمگاہ کا میرا تجمل ہے- اور پہننا جوتا بائیں پاؤں میں پہلے داہنے کے میرا ارادہ ہے اور پیشاب

کرنا رو بروقبلے کے میری رضامندی ہے۔ اور کھینچنا انگلیوں کو میری تسبیح ہے اور انگلیوں میں ملانا گرو زانوں کے رکوع میں میری خوشی ہے۔ اور کاٹنا رحم کو میرا صلہ ہے اور توڑنا توبہ کو میرا شکر ہے۔ اور سونا نزدیک نماز عشا کے میری راحت ہے۔ اور نہیں کوئی طلب میں مال حرام اور فرج حرام کے جس کا میں رفیق نہیں۔ اور نہیں ہے کوئی مجامعت کرنے والا اپنی عورت سے جس حال میں کہ بسم اللہ نہ کہے گا آگے اسکے مگر میں نہ ہونگا اسکے ساتھ۔ یعنی مجامعت کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھنے والے کے ساتھ میں رہتا ہوں اگر آپ سچا نہیں جانتے ہیں تو پڑھتا ہوں آیت کو فرمایا خدا تعالیٰ نے وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ اور شریک ہو امال اور اولاد میں۔ فرمایا نبی کریم نے کون اعمال تیری طرف زیادہ بغض رکھنے والے ہیں کہا ابلیس نے نماز بچوں کی اور روزہ انکا۔ فرمایا نبی کریم نے آیا کوئی ہے عورت سے جو نہیں قدرت رکھتا ہو تو اسپر ابلیس نے کہا ہاں ہے مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ جورو فرعون کی اور بی بی آپکی خدیجہ رضہ بعد مسلمان ہونے کے اور فاطمہ بیٹی آپکی فرمایا نبی کریم نے پس کون ہے مردوں سے جو قدرت نپاوے تو اسپر ابلیس نے کہا وہ مرد ہے جو نہیں دیکھتا ہے کسی عورت اجنبی کے منہ کی طرف اور نہیں ہے نظر کرنا عورتوں اجنبی پر شہوت سے نظر کرنا ابلیس کا تیر ہے آیا تو نے نہیں جانا اے رسول فتنہ داؤد علیہ السلام کا نہیں آیا مگر نظر کرنے کی طرف سے یوسف ع سے زلیخا نے قصد کیا بدی کا تب تک کہ نہ دیکھا یوسف کو برکت دی اللہ تعالیٰ نے عورتوں میں کہ مردوں کا شکار ان ہی میں ہے یعنی فریفتہ کرنا انکا۔ نبی کریم نے فرمایا کون ہے مرد جو زیادہ دوست ہے تیری طرف کہا ابلیس نے تونگر جو جور ہے اور عالم جو بدکار ہے۔ فرمایا نبی کریم نے کون مرد ہے زیادہ بغض رکھنے والا تیری طرف کہا ابلیس نے وہ تونگر جو سخی ہے اور وہ عالم جو پرہیزگار ہے وہ سخت تر ہے مجھ پر ہزار عابد سے اور وہ عورت جو فاجرہ ہے وہ دوست تر ہے میری طرف ہزار بد مردوں سے۔ اے محمد تحقیق شیطان جو متعین ہیں لوگوں کے ساتھ جب جمع ہوتے ہیں لوگ مسجدوں میں تو ڈراتے ہیں

اللہ
اس ھی پتہ سے یہ کتاب دھلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ حستہ ڈاکٹر حفیظ
اور آثار سعید جسمین - ۱۱۱ - بیانات ھین دوربین کو شرح کرنا ۔ ہم ۔ بوھے

اُن پرخواب اور اونگھنے کو۔ یہانتک کہ وہ توڑ دیتے ہیں انکی طہارت اور دوسرے شیطان جو متعین ہیں ناپنے والوں کے ساتھ نہیں چھوڑتے ہیں اُنکو جو بھر کرناپیں یہانتک کہ پکڑ لیتے ہیں یعنی روکتے ہیں پھر ناپنے کو۔ اور دوسرے شیطان نہیں ہے انکو کوئی شغل مگر یہ کہ ترغیب دیتے ہیں لوگوں کو طرف اُس چیز کے جو وہ لوگ کرتے ہیں یہانتک کہ وہ لوگ نیک جانتے ہیں اپنے کاموں کو باطل ہوتے ہیں اُنکے اجر۔ کیونکہ صدقہ جب پوشیدہ ہووے تو لکھے جاتے ہیں ثواب اُسکے ننانوے کے دونے وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَا يُعَذِّبُ اَحَدًا اور اگر چاہتا پروردگا آپ کا تو عذاب نکرتا کیسکو اور البتہ توبہ بخشتا اللہ تعالیٰ مجکو و لیکن تمام ہوا کلمہ پروردگار کا آپکے جو یہ ہے فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ایک گروہ بہشت میں ہوا اور ایک گروہ دوزخ میں۔ اے اللہ اس سیہ کار کو اور جمیع سامعین و ناظرین کو اپنے حفظ و امان میں رکھ آمین یا رب العالمین بحرمتہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ و اصحابہ وسلم اجمعین

شیطان کی سوانحمری

کتاب قصص الانبیا میں ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے دو صورتیں دوزخ کے

وکرتوت شیطان۔ باآدم ع و آدم

اندر پیدا کیں ایک بشکل شیر۔ دوسری بشکل گرگ۔ یہ دونوں صورتیں قدرتِ الٰہی سے دوزخ سجین میں جاکر باہم جفت ہوئیں اِس سے عزازیل پیدا ہوا۔ اور اُس نے ہزار سال تک وہاں سجدہ کیا خداوند برتر کو ازاں بعد پھر ہر طبقہ زمین پر ہزار سال تک عبادت کرکے زمین دنیا پر آیا حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسکو دو بازو زبرجد سبز کے عنایت کئے جب وہاں سے اُڑکر آسمان اول پر آیا وہاں ہزار سال تک خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا نام اُس کا خاشع ہوا۔ اور وہاں سے دوسرے آسمان پر گیا پھر ہزار سال خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا وہاں کے رہنے والوں نے نام اُس کا عابد رکھا۔ پھر تیسرے آسمان پر جاکر ہزار سال رب العلمین کی عبادت کی وہاں نام صالح ہوا۔ اور چوتھے آسمان پر بھی ہزار سال عبادت کی وہاں اُسکو پکارا گیا ولی

الله
اس مہر پتہ سے یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ حتہ ... حفیظ
اور آثار سعید حسین -۱۱۱- بیانات ہیں دو روپیہ کوٹھے اور شرح ... ۴۰/کو

پانچویں آسمان پر ہزار سال سجدہ کیا نام اس کا عزرائیل رکھا گیا۔ بعد اسکے چھٹے آسمان پر جاکر وہاں بھی ہزار سال عبادت کی پھر ساتویں آسمان پر پہنچا وہاں بھی ہزار سال تک خدائے تعالیٰ کو سجدہ کیا۔ حاصل ایک کف دست برابر جگہ زمین و آسمان پر باقی نرہی کہ اسنے وہاں سجدہ نہ کیا ہو۔ بعد اسکے عرش معلی پر جاکر چھ ہزار برس حق تعالیٰ کی پرستش کرکے ایک مقام پر سر سجدہ سے اٹھاکر جناب باری تعالیٰ میں عرض کی کہ خدایا مجھے لوحِ محفوظ پر فضل و کرم سے اپنے اٹھالے کہ قدرت تیری دیکھوں اور عبادت تیری زیادہ کروں۔ جناب احدیت کا حکم ہوا۔ اسرافیل علیہ السلام پر کہ اسے اٹھالے۔ جب وہ لوحِ محفوظ پر گیا نظر اسکی اس نوشتہ پر جا پڑی اس میں لکھا تھا کہ ایک بندہ خدا چھ لاکھ برس تک اپنے خاوند کی عبادت کریگا اور ایک سجدہ خدا کے حکم سے نکریگا۔ خدا یتعالیٰ چھ لاکھ برس کی عبادت اسکی مٹا کر سب مخلوقات میں نام اس کا ابلیس مردود و مرجوم رکھے گا۔ عزرائیل اسکو پڑھکر وہیں چھ لاکھ برس تک کھڑا ہو کر رویا۔ جناب باری میں سے آواز آئی کہ اے عزرائیل جو بندہ میری عبادت نکرے اور حکم بجانہ لاوے سزا اسکی کیا ہے۔ عزرائیل نے کہا خداوندا جو شخص اپنے خاوند کا حکم نہ مانے سزا اسکی لعنت ہے فرمایا اے عزرائیل تو اسکو لکھ رکھ اور عبد اللہ بن عباس رضی نے روایت کی ہے کہ عزازیل کے مردود ہونے سے پہلے بارہ ہزار برس کے یہ امر واقعہ ہوا تھا حاصل یہ کہ عزازیل نے لعنۃ اللہ علیٰ من لا اطاع اللہ۔ لعنت خدا کی جو اطاعت نکرے اللہ کی ازاں بعد عزازیل بہشت میں کئی ہزار سال خزینہ دار بہشت کا رہا۔ اور ایک دن اس جہان کا اس جہان کے ہزار سال کے برابر ہے۔ پس بہشت میں ایک منبر نور کا رکھواکر ہزار برس تک درس تدریس میں ابلیس رہا۔ جبرائیل و میکائیل۔ اسرافیل عزرائیل اور جمیع ملائک اسکے منبر کے نیچے بیٹھکر وعظ و نصائح سنا کرتے تھے۔ ایک روز فرشتے آپس میں باتیں کرتے تھے کہ اگر ہم لوگوں سے کوئی گناہ صادر ہوئے عزازیل کو شفیع کرینگے تاکہ خدا یتعالیٰ ہمارا گناہ معاف کرے۔ ایک روز فرشتوں کی نظر اس نوشتے پر لوح محفوظ کے جا پڑی اسے دیکھ کر

اللہ حفیظ
اس ھی بتہ سے یہ کتاب ملیگی دھلی بازار چاوڑی چتلا قبر ڈاکر حفیظ
اور آثار سعید یحسیمین - ۱۱۱ بیانات ھین دو روپیہ کو ھے اور شرح کریگا ۱۰۰

سب رونے اور سر پیٹنے لگے۔ شیطان بولا کہ آج تم لوگوں کو کیا ہوا ہے جو روتے ہو اور سر کو دے
دے مارتے ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ لوحِ محفوظ پر لکھا ہے کہ ہم میں سے ایک فرشتہ معزول و مردود
ہوگا۔ اس بات کو سنکر عزازیل کہنے لگا کہ میں اللہ سے دعا مانگتا ہوں کہ اسے وہ مجھے نصیب
کرے سب فرشتے اس بات کو سُن کر خاموش ہو رہے اور ایک دن عزازیل نے جنابِ احدیت
میں عرض کی یا الٰہی جنوں نے پردۂ زمین پر آپس میں کشت و خون برپا کر رکھا ہے۔ مجکو
اُن پر سپہ سالار کرکے بھیج تو جاکر انکو مار ڈالوں۔ جنابِ احدیت نے قبول فرمایا تو عزازیل
چار ہزار فرشتوں کو لیکر زمین پر آیا۔ کسی کو قتل اور کسی کو کوہِ قاف میں ڈال کر روئے زمین
کو مفسدوں سے پاک کیا بعدہٗ درگاہِ الٰہی سے خطاب آیا کہ اے ملائک میں زمین پر ایک
خلیفہ بناؤں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى
الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ط قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (ترجمہ) اور جب کہا فرشتوں سے
تیرے رب نے کہ مجکو بنانا ہے زمین میں ایک نائب بولے کیا تو رکھے گا اس میں اُس شخص کو
جو فساد اور خونریزی کرے اور ہم ذکر کرتے ہیں تیرا اور خوبیاں بیان کرتے ہیں اور یاد کرتے ہیں
تیری پاک ذات کو۔ کہا رب العزت نے مجکو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے تب جبرئیلؑ پر رب العٰلمین
کا حکم ہوا کہ ایک مشتِ خاک زمین پر سے لاؤ۔ بحکمِ الٰہی جبرئیل علیہ السلام بلندی سے آسمان کی
فوراً زمین پر آئے کہ اب جہاں خانہ کعبہ ہے چاہا کہ ایک مشتِ خاک لیں اُس وقت زمین نے
اُنکو قسم دی کہ اے جبرئیل برائے خدا مجھ سے خاک مت لے کہ اس سے خلیفہ پیدا ہوگا۔ اور اسکی
اولاد بہت عاصی و گنہگار اور مستوجبِ عذاب ہوگی۔ میں مسکین کہ خاکپا ہوں۔ طاقت تحملِ عذاب
خدا کی نہیں رکھتی ہوں۔ اس بات کو سنکر جبرائیل خاک لانے سے باز آئے۔ غرضکہ اسی طرح
جبرائیل پھر گئے اور میکائیل اور اسرافیل نے بھی اس کام کو انجام نہ پہنچایا تب عزرائیل کو حکم بھیجا
اُنکو بھی زمین نے منع کیا۔ اُنہوں نے نہ مانا اور کہا کہ جسکی تو قسم دیتی ہے۔ میں اسی کے حکم

پتہ دہلی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان آثار سعید حسین
ایکسو گیارہ بیانات ہین قیمت دو روپیہ کوھے اور شرح کرتا ہوں

سے آیا ہوں ہیں اُسکی نافرمانی نکرونگا۔ تجھکو لے ہی جاؤنگا۔ پس عزرائیل ہاتھ نکالکر ایک مٹھی
خاکِ اسی سرزمین سے لیکر عالمِ بالا کو لیگئے اور عرض کی خداوند تو دانا و بینا ہے۔ میں نے
یہ حاضر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عزرائیل میں اِس خاک سے زمین پر ایک خلیفہ
پیدا کرونگا اور اسکی جان قبض کرنے کے لیے تجھی کو مقرر کرونگا۔ عزرائیل نے معذرت کی کہ یا رب
تیرے بندے مجھے دشمن جانینگے اور ناشایستہ کہیں گے۔ جناب باری نے فرمایا ای عزرائیل
علیہ السلام تو غم مت کر میں خالق مخلوقات کا ہوں ہر ایک کی موت کا سبب گردانونگا اور
ہر شخص اپنے اپنے مرض میں گرفتار رہیگا تجکو دشمن نہ جانیگا۔ کسی کو درد میں مبتلا کرونگا اور
کسی کو تپ میں اور کسیکو پانی میں غرق کرونگا۔ بعدہٗ حکم الٰہی سے فرشتوں نے وہ مشت
خاک مابین طائف اور مکہ معظمہ کے رکھدی۔ پس باران رحمت کا برسا دو برس میں وہ خاک
گل ہوئی اور چوتھے برس میں صلا بہوئی اور چھٹے برس فخار ہوئی۔ اور آٹھویں سال میں
آدم کی صورت بنی تو ایکدن ابلیس ستر ہزار فرشتوں کو لیکر آدم کے پتلے کے پاس آیا تو دیکھا قالب آدم کا خاک پر پڑا ہوا
ہے اسنے بچشمِ حقارت اسکی طرف نظر کی۔ اور ایک دن فرشتوں نے عزازیل سے کہا کہ اس خاک سے خلیفہ خدا
کا پیدا ہوگا۔ وہ بولا سچ ہے مگر اللہ تعالیٰ اس صورت کو میرا فرمانبردار کردیگا تو میں ہلاک کردونگا۔ اور اگر مجھے اس کا
فرمانبردار کردیگا تو مَیں اسکی فرمانبرداری نکرونگا۔ اور عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ ایک
دن ابلیس علیہ اللعنۃ قالب میں آدم علیہ السلام کے داخل ہوکر ناف تک پہنچا بسبب گرمی
آتش کے۔ وہاں سے نکل آیا اور اُسکے سبب حسد و بغض و دشمنی ان سے زیادہ ہوئی
اور اُسکے قالب پر تھوک کر چلا گیا۔ اور حق تعالیٰ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے آبِ دہن
ابلیس علیہ اللعنۃ کا کالبد آدم سے دور کیا اور اُس سے کتا بنایا اور اور گلِ باقی سے درختِ
خرما یعنی کھجور پیدا کیا۔ اور عبد اللہ بن عباس نے روایت کی ہے کہ جانِ پاک آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قندیل میں عرشِ معلی پر تسبیح پڑھتی تھی قطرہ عرق مصطفیٰ کا وہاں سے
ٹپک کر اس جگہ میں گر پڑا۔ جہاں اب تربت منورہ خاتم الانبیاء ہے اور حکم الٰہی سے جبرئیل ؑ
نے اس خاک پاک کو مشک و عنبر سے ملاکر معطر کرکے پیشانی پر آدم علیہ السلام کی مل دیا۔

اللہ
اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی جتلا دروازہ جستہ ذکر حفیظ
اور آثار شعیل جس میں ۱۱۱ بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور شر کریگا۔ م۔ ر کوہے

تب آدم علیہ السلام کا نور اُسکے ملنے سے دوچند ظاہر ہوا بعد اسکے جب چالیس دن گذرے
خلقت روح آدم علیہ السلام کی ہوئی اُس وقت رب جلیل کی طرف سے فرمان آیا کہ اے
جبرائیل میکائیل۔ اسرافیل۔ عزرائیل۔ جان آدم کی انکی قالب میں پہنچا دو۔ ہر ایک کے
ساتھ ستر ہزار فرشتے جان آدم کی ایک طبق نور میں رکھکر اور طبق پوش نور سے ڈھانک کر
آدم علیہ السلام کے سر پہ رکھا پھر وہ طبق پوش انکی جان سے اٹھایا اور تمام ملائک
ساتوں آسمان کے دیکھنے کو آئے کہ جان آدم کی قالب میں کیونکر جاتی ہے۔ اِسکو
دیکھیں اور یہ آواز آئی اَیُّھَا الرُّوْحُ اُدْخُلْ فِیْ ھٰذِہِ الْجَسَدِ ای جانِ آدم اِس
قالب کے اندر جا۔ تب سات مرتبہ انکی جان پاک نے اطراف میں انکے کالبد کے
گشت کیا اندر نہ جاسکی عرض کی یا خالق جسم میں نورانی رکھتی ہوں اور یہ قالب اندھیرا
کثیف ہے میں کیونکر جاؤں۔ پھر یہ آواز آئی اُدْخُلْ کَرْھًا وَاخْرُجْ کَرْھًا اے جان
آدم داخل ہو تن میں نفرت سے اور نکل آ تن سے بہ نفرت اُسیوقت جان پاک آدم
کی ناک کی راہ سے داخل ہو کر چاروں طرف دماغ میں پھرنے لگی۔ جب آدم نے آنکھیں
کھولیں فوراً جان اُنکے دماغ میں سے حلق میں آرہی اور حلق سے سینے میں اور سینے
سے ناف تک پہنچی۔ جب وہ گل گوشت پوست ہڈی رگ اور آنت ہوگئی بعدہٗ آدم نے
اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہاتھ کو زمین پر ٹیک کر اُٹھنے کا قصد کیا اس میں فرشتے بول
اُٹھے کہ یہ بندہ شتاب کار ہوگا۔ ابتک آدھا تن اس کا گل ہے اور چاہتا ہے کہ اُٹھے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا پیدا کیا گیا انسان جلدی
کرنے والا اور جان آدم کی جوڑوں اور بندوں میں مانند ہوا کے رگوں میں اور گوشت
پوست میں سارے میں پھرتی تھی۔ حق تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا کہ دماغ آدم علیہ السلام
کو سہلا دیں اور پیشانی اُنکی ملیں اور ایسا ہوا جان انکی گوشت اور پوست اور رگوں
میں قرار پذیر اور مستحکم ہوئی۔ فی الفور چھینک آئی۔ آدم بالہام خدا تعالیٰ کے کلمہ الحمد للہ

اس ہی پتہ سے ملیگی یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی چتلا دروازہ چھتہ ڈاکٹر حفیظ
اور آثار سعید جسمیں ۱۱۱- بیانات ہیں دو روپیہ کو ہے اور سرکہنا۔ آرکوھے

زبان پر لائے جواب اس کا رب العالمین سے یرحمک اللہ ارشاد ہوا۔ اسی لئے اس کا
جواب یرحمک اللہ مسلمانوں پر واجب ہے۔ یرحمک اللہ سامعین کہے۔ پھر آدم ع نے مزین
ہوکر ایک تخت پر جلوہ کیا اور نور اُنکی پیشانی کا عرش تک چمکتا رہا۔ وہ نور محمدی تھا۔
جناب رب العالمین کا حکم ہوا کہ جمیع ملائک آدم کو سجدہ کریں اور وہ سجدہ تعظیم کا تھا
نہ کہ عبادت کا قولہ تعالیٰ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ط
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ جب کہا ہمنے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا
سب نے مگر ابلیس نے نہ کیا اور تکبر کیا اور تھا وہ منکروں میں سے فرشتوں نے جب سر
اُٹھایا ابلیس کو کھڑا پایا پھر سب فرشتے دوبارہ سجدہ میں گئے حکم باریتعالیٰ ہوا یَآ اِبْلِیْسُ
مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ط اے
ابلیس تو نے کیوں انکار کیا سجدے سے جسکو میں نے بنایا اپنی قدرت کاملہ سے یہ تو نے غرور
کیا یا تو بڑا ہے درجہ میں۔ ابلیس نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ
وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ کہا میں بہتر ہوں بنایا تو نے مجھے نار سے اور آدم کو مٹی سے دوسری
یہ بات کہ میں نے سجدہ کیا تجھکو پھر دوسرے کو کیوں کروں حکم ربی ہوا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا
فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ وَّاِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْٓ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ تو نکلجا یہاں سے کہ مردود ہوا اور
تجھکو میری پھٹکار ہے یعنی لعنت ہے قیامت تک غضب الہی سے اُسکی صورت بدلگئی اور آنکھیں
اُسکی سینے پر آگئیں۔ جو دیکھتا اُسکو جان لیتا یہ راندہ درگاہ ہے۔ اس وقت شیطان مردود
نے زبان اپنی کھولی اور کہا اے پروردگار تو نے مجھے مردود کیا آدم کے لئے یہ شامت میری تھی۔
حق تعالیٰ نے ارشاد کیا اے ابلیس تو اپنے نوشتہ کی طرف دیکھ۔ دیکھا تو لکھا تھا جو بندہ
خدا کا حکم نہ مانے سزا اُسکی لعنت ہے اپنے نوشتہ کو پڑھکر خجل ہوا مایوس ہوا قولہ تعالیٰ قَالَ
رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ شیطان بولا اے رب مجکو ڈھیل دے جبدن تک
مُردے زندہ ہوں اور دوسری عرض یہ ہے کہ گوشت و پوست اور رگوں میں آدمیوں کے مجھے

پتہ دہلی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان آثار سعید جسمین
ایکسو گیارہ بیانات ہین قیمت دو روپیہ کو ہے اور شرح کریمانز

اور اُنکے دیدوں سے مجھے محجوب رکھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى
يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (ترجمہ) تجکو ڈھیل ہے اُس وقت کے دن تک جو معلوم ہے۔ جب مراد
اُسکی حاصل ہوئی کمیں گاہ میں آدمی کی جا بیٹھا اور تاک میں رہا۔ پھر کہا شیطان نے قولہ
تعالیٰ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ابلیس نے کہا
قسم ہے تیری عزت کی میں گمراہ کروں گا ان سبکو جو بندے ہیں تیرے چُنے ہوئے اُنکو نہ کروں گا۔
پس حق تعالیٰ نے فرمایا قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ
تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ (ترجمہ) ٹھیک بات یہ ہے اور ٹھیک ہی کہتا ہوں میں تجھ سے
بھرنا ہے دوزخ اور اُن سب سے جو تیری راہ کے پیرو ہوں۔ بعدہ جناب باری کے حکم
سے تخت آدم کا فرشتوں نے جنت الفردوس میں لا رکھا۔ اور سب نعمتیں جو حق تعالیٰ
نے اُنکو عنایت کی تھیں اُسکے ساتھ بھی اُنکو قرار و تسلی نہ تھی۔ کیونکہ آرام و تسلی ہر کسیکو اپنے
ہمجنس سے ہوتی ہے اور اس عالم تنہائی میں کوئی ہمجنس اُن کا نہ تھا اور خالق کی مرضی
ہی تھی کہ اِنکا جفت و ہمسر پیدا کرے کیونکہ بے جفت و بے مثل و بے مانند و بے حاجت
سوائے خدا کے کوئی نہیں جب وہ بیقرار ہوئے حق تعالیٰ نے اُنکو خواب راحت میں ڈالا
وہ ایسے سوئے کہ نہ نیند آئی نہ بیدار رہوئے اُونگھ میں ہو گئے۔ اِس صورت میں خالق نے
جبرئیل سے ایک پسلی بائیں پہلو سے اُنکے نکلوائی اور اُس سے اُنکو درد و الم نہ پہنچا تھا۔
اگر پہنچتا تو ہرگز محبت عورتوں کی دل میں مردوں کے نہوتی اُس پسلی سے حوّا کو بنایا۔
خوبصورتی و نیک روئی و ملاحت و حسن و جمال اور جو کچھ کہ خوبیاں جہان کی عورتوں
میں تھیں تمام تر حق تعالیٰ نے اُنکو بخشیں اور زیرکی و شرم اور مہر و شفقت کمال اُنکو دی
اور حلہ زریں بہشت سے لاکر اُنکو پہنائے اور تاج زریں اُنکے سر پر رکھکر تختِ زریں پر
بٹھلایا۔ بعد اُسکے آدم کو نیند سے بیدار کرکے حوا کے ساتھ جلوہ دیا۔ آدم علیہ السلام نے
حوا کو اس طرح دیکھکر بے اختیار چاہا کہ اُن پر دست انداز ہوں حضرت رب العزت سے آواز

پتہ دھلی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان آثار سعید حسین
اکیسو گیارہ ۱۱۲۰ھ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ کو شرح کریما ہم

آئی۔ ای آدم خبردار اسے مت چھو بے نکاح اسکی صحبت حرام ہے۔ آدم نے اُن سے نکاح کرنے کی
خواستگاری کی بعدہ حق تعالیٰ نے آدم کا نکاح حوا کے ساتھ کر دیا اور فرمایا سب پردے
اور حجاب جتنے ہیں لگائے جاویں اور طبق زرو مروارید اور جواہرات نثار کئے اور ساتوں آسمانوں
کے فرشتے درختِ طوبیٰ کے نیچے آحاضر ہوئے۔ بعدہٗ حق سبحانہ وتعالیٰ نے وہ پردے سب
اُٹھوائے اور ثنا اپنی اُنکو سنائی جس کا ترجمہ یہ ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے نکاح میں آدم و
حوا علیہما السلام کے یہ ثنا پڑھی اور کہا حمد میری ثنا ہے اور بزرگی میری چادر ہے۔ اور
عظمت میری ازار ہے اور مخلوقات کل میری غلام اور لونڈیاں ہیں اور انبیا میرے رسول اور
اولیا ہیں اور محمد میرا حبیب اور رسول ہے اور پیدا کیا میں نے کل شئی کو تا اینکہ گواہی دیوے
میری وحدانیت پر اور گواہ رہیں میرے فرشتے سب اور آسمان کے رہنے والے سب اور
عرش کے اُٹھانیوالے بہ تحقیق میں نے نکاح باندھ دیا آدم و حوا کا ساتھ اپنی بدیع فطرت اور رفیع
قدرت کے اور آدم کا صادق گواہ حوا کے نکاح میں میری تسبیح اور تنزیہ اور تہلیل و تقدیس
ہے نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے ایسا خدا کہ واحد ہے نہیں کوئی اُس کا شریک۔ ای آدم تم اور
تمہاری عورت جنت میں جار ہو اور کھاؤ وہاں سے سب میوے محفوظ ہوکر اور نہ جاؤ اس درخت
کے پاس کہ پھر تم بے انصاف ہوگے اور سلام میرا تم پر ہو جیو اور رحمت اور برکت بعدہٗ آدم
نے خود ثنا کی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (ترجمہ) میں تسبیح پڑھتا ہوں اور حمد کرتا ہوں واسطے اللہ کے
اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے توانائی اور قدرت
کسیکو سوائے اللہ کے ایسا اللہ تعالیٰ جو بڑا بزرگ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب خطبہ خوانی سے نکاح
آدم سے فراغت کی فرشتے سب خوشیاں کرنے لگے اور مبارکبادیاں دینے لگے اور زر و جواہر
نثار کئے۔ جب آدم علیہ السلام نے قصد مباشرت کا کیا حوا کے ساتھ آواز آئی ای آدم خبردار
جبتک ادائے دین مہر حوا کو ادا نکرو گے تم پر حلال نہ ہوگی۔ آدم نے کہا الٰہی میں کہاں سے

اس ہی پتہ سے یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی جاؤڑی دروازہ حبشہ ڈاکٹر حفیظ
اور آثار سعید جسمیں ۱۱۱ ابیات ہیں دو روپیہ کو بھادو شرح کرنا ہم کو

ادا کروں فرمایا دس دفعہ درود شریف حضرت محمدؐ پر پڑھو آدمؑ یہ نام برگزیدہ سنتے ہی مشتاق دیدار کے ہوئے خدا کا حکم ہوا کہ ناخن دست پر اپنے دیکھ جب آدم نے دیکھا صورت محمد مصطفیٰ کی معلوم ہوئی تو مہر فرزندی اور شفقتِ پدری دل میں زیادہ ہوئی۔ آدم نے شوق سے حضرت پر دس دفعہ درود پڑھا اور اُنکی رسالت پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم یہ دس دفعہ درود جو تم نے پڑھا بڑا مرتبہ رکھتا ہے کہ اسکی برکت سے سب نعمتیں بخشیں اور حوا کو تجھ پر حلال کیا بعدہٗ حق تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) اے آدم تو جنت میں جا اور بیوی تیری اور کھاؤ اُس میں سے محفوظ ہو کر جہاں چاہو اور نزدیک مت جاؤ اس درخت کے پھر تم بے انصاف ہو گے۔ مروی ہے کہ جب آدم نے اس درخت کیطرف نظر کی نہایت خوش وضع اور خوبصورت پایا۔ حق تعالیٰ سے ارشاد ہوا کہ اسکو میں نے تجھے بخشا مگر اس سے میوہ مت کھا۔ آدم نے عرض کیا جب تو نے مجھے بخشا کھانے کو کیوں منع فرمایا۔ حکم ہوا کہ تو مہمان ہے اور مہمان اپنے گھر کا کھانا نہیں کھاتا ہے۔ بعدہ ایک طرف سے آواز آئی ای آدم گندم مت کھا۔ اور ایک جانب سے آواز آئی کہ گندم تو آدم کے پاس جا۔ اور ایک جانب سے آواز آئی آدم صبر کر اور ایک جانب سے آواز آئی ای صبر تو آدم کے پاس مت جا۔ اور ایک جانب سے صدا آئی ای ابلیس تو حوا کو للچا اور خواہش دلا پس فرشتوں نے کہا کہ الٰہی اس کا کیا سبب ہے۔ حکم ہوا کہ اس میں کچھ بھید ہے اس باغ سے باغ دنیا میں بھیجونگا تا قدرت میری ظاہر ہو اور مرتبہ زیادہ ہو۔ اور کہا گیا ای مومنو تم معصیت سے باز رہو اور ای شیطان تو دنیا کو جلوہ دے۔ ای دنیا تو دل میں شیریں رہ اور ای بندو تم دنیا سے دور ہو تا کہ جفا کو ساتھ وفا کے بدل کروں کہ رحمت اور مغفرت میری زیادہ ہے۔ ای آدم ہوشیار ہو شیطان کے مکر و فریب سے کہ وہ تیرا دشمن صاف ہے۔ قولہ تعالیٰ فَقُلْنَا یَا اٰدَمُ اِنَّ ھٰذَا عَدُوٌّ لَّکَ وَلِزَوْجِکَ فَلَا یُخْرِجَنَّکُمَا پھر کہدیا ہمنے ای آدم یہ دشمن ہے تیرا اور تیری بیوی کا کہیں نکلوا نہ دے تمکو بہشت سے۔ آدم نے جب دیکھا کہ بہشت کے سب دروازے بند ہیں امین ہوئے اس سے کہ شیطان دنیا میں ہے۔ میں بہشت میں۔ اور مجھ سے اس سے کیا لاگ ہے جب مجھے

اس جو پتہ سے یہ کتاب دہلی بازار چاوڑی چتلی قبر دروازہ رحمتہ خدا کے حفظ اللہ
اور آثار سعید جسمیں - ۱۱۱ بیانات ہیں دو روپیہ کو ملے شرح کریما ۸ - زکر تھے

بہشت کے اِس درخت کا میوہ کھا کر جسکے پاس جانے سے خدا نے مجھے منع کیا ہی گنہگار کرے مکرو فریب سے کسکے میں بے پرواہوں۔ یہ کہا ایک روز ابلیس لعین نے قصد کیا آدم کے پاس بہشت میں جائیگا اور وہ تین اسم اعظم خدا کے جانتا تھا انہیں پڑھ کر سات بار طبق آسمان کے طے کرکے بہشت کے دروازے پر پہنچا بہشت کے دروازے بند دیکھ کر تصور و خیال کرتا رہا کہ کس حیلہ سے بہشت میں جانا چاہیئے۔ اتفاقاً ایک طاؤس کنگوروں پر بہشت کے بیٹھا ہوا تھا۔ اِس نے دیکھا کہ وہ اسم اعظم پڑھتا ہے۔ طاؤس نے پوچھا کہ تو کون ہے اسنے جواب دیا کہ میں فرشتہ ہوں۔ فرشتہ سمجھکر طاؤس بولا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو شیطان نے کہا میں جنت کو دیکھتا ہوں اور اندر جانا چاہتا ہوں۔ طاؤس نے کہا مجھے خدا کا حکم نہیں کہ کسیکو جنت میں لیجاؤں جبتک کہ آدم بہشت میں ہیں۔ شیطان بولا مجھے بہشت میں لیجا۔ ایک ایسی دعا تجھے سکھاؤں کہ جو شخص اِس دعا کو پڑھے اور عمل کرے تین چیزیں اسکو حاصل ہونگی یعنی وہ بوڑھا نہوگا اور نہ مریگا اور جنت میں ہمیشہ رہیگا۔ ابلیس نے دعا کو پڑھکر کنگوروں سے بہشت کے دروازے پر دونوں آئے اور طاؤس نے یہ ماجرا سانپ کو سُنا دیا۔ اِس بات کے سنتے ہی خوف سے دروازی بہشت کے بند کرکے اپنے سر کو باہر نکالکر ان سے پوچھنے لگا کہ تو کون ہے کہاں سے آیا ہی جو یہاں بیٹھا ہوا ہے اسم اعظم پڑھتا ہے وہ بولا میں ایک فرشتہ ہوں۔ فرشتوں سے حق تعالیٰ کے۔ سانپ نے کہا وہ دعا مجھے سکھا۔ شیطان نے کہا بشرطیکہ تو مجھے بہشت میں لیجائے۔ سانپ بولا کہ مجھے خدا کا حکم نہیں ہی کہ کسیکو بہشت میں لیجاؤں۔ جبتک آدم بہشت میں ہیں۔ ابلیس نے کہا کہ میں قدم اپنا بہشت میں نرکھونگا تیرے منہ کے اندر رہونگا۔ اِس سے باہر نہ نکلوں گا۔ سانپ نے اپنا منہ کھولدیا۔ ابلیس لعین اسکے منہ میں جا گھسا اُسکو بہشت میں لے گیا اور دروازے بہشت کے بند کر دیئے۔ بعدہٗ شیطان نے کہا تو مجھکو اُس درخت کے پاس لیجا جسکے کھانے سے اللہ نے آدم کو منع کیا ہے۔ ابلیس اُس درخت کے پاس پہنچا وہ ملعون مکرو فریب سے اُسکے منہ میں رونے لگا جو پہلے نفاق سے رویا وہ شیطان لعین تھا اور اُسکی آواز سُنکر بہشت کی حوریں اور غلمان

پتہ دہلی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان آثار سعید جسمین
۱۱ ابارہ بیانات ہین قیمت دو روپیہ کو شرح کیا ہم کو

سب مجتمع ہوئے اور کہنے لگے ہم سب نے یہ آواز سانپ کے منہ سے کبھی نہیں سنی تھی اور سانپ سے
حوا پوچھنے لگیں کہ تو کس لئے روتا ہے۔ شیطان نے کہا اس لئے روتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمکو بہشت
سے نکالیگا۔ تم کو اس درخت کے میوہ کھانے سے منع کیا ہے مگر جو اس درخت کے میوے کھائیگا
وہ بہشت میں رہیگا نکالا نہیں جائیگا قولہ تعالیٰ یَا اٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰی شَجَرَةِ الْخُلْدِ
وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى (ترجمہ) کہا شیطان نے اے آدم میں بتلاؤں تجکو درخت کہ جس سے زندگی جاوید
ہے اور بادشاہی پرانی نہ ہو اور بولا قسم خدا کی میں سچ کہتا ہوں تمہاری برائی نہیں چاہتا ہوں
بلکہ نصیحت کرتا ہوں قولہ تعالیٰ وَقَاسَمَهُمَا اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ اور
شیطان نے اُنکے پاس قسم کھائی کہ میں تمہارا دوست ہوں پس کھینچا اُنکو فریب سے پہلے جس نے
جھوٹی قسم کھائی ابلیس لعین تھا۔ پس حوا نے اُسکے قسم کھانے سے یقین کیا کہ یہ سچ کہتا ہے
اُس سے فریب کھا کر اُس درخت سے تین دانے گندم کے لئے ایک تو آپ کھایا اور دو دانے
آدم کے لئے لائیں۔ جب بوئے شیریں آدم کو اُسکی آئی آدم نے تخت سے کہا مجھے دور لیجا کے
رکھو کہ اسکے کھانے سے اللہ نے مجھے منع فرمایا ہے۔ تخت نے اُنکو بارہ سال کی راہ میں وہاں
سے لیجا کر رکھا۔ آپ تخت سے نیچے اُترے وہاں بھی گندم جا موجود ہوا۔ غرض کہ جہاں کہیں
آدم جا بیٹھتے گندم بھی وہاں جا موجود ہوتا۔ خبر میں آیا ہے کہ اسی طرح تخت نے اُنکو ہزار ہا
برس کی راہ جا کر رکھا وہاں بھی گندم جا پہنچا۔ بعدہٗ گندم کہنے لگا اے آدم جو کچھ خدا نے
مقدر کیا ہے وہ پہنچے گا۔ اگر تم لاکھوں برس کی راہ میں جا رہو گے پھر اس سے کہاں گریز ہے
حاصل کلام حوا آدم کے لئے دو دانے گندم کے لے گئیں وہ بولے یہ کیا چیز ہے۔ بولیں
یہ درخت ممنوعہ کا پھل ہے۔ اس سے ایک دانہ میں نے کھایا۔ دو دانے تمہارے لئے لائی
ہوں۔ آدم ؑ نے کہا اس میں کیا لذت ہے بولیں حلاوت و شیرینی ہے۔ آدم ؑ نے کہا نہیں
کھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ سے اور مجھ سے عہد ہے کہ اس درخت سے میوہ نہ کھانا قولہ تعالیٰ
وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا اور ہمنے عہد کر دیا تھا آدم کو

پتہ دہلی جتلا دروازہ حفیظ اللہ خان ۔ آثار سعید حسین ایکسو
گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ کو ملتی ہے اور شرح کمریعا ۔ نم ۔ رکوھے

اِس سے پہلے پھر بھول گیا اور بنیائی ہمنے اِس میں کچھ ہمت رکھا جب مایوس ہوئیں آدمؑ کو وانے کھلانے سے پہلے ایک پیالہ شراب بہشت سے لاکر پلا دیا۔ بیہوش ہوکر اُن سے دو وانے گندم کے لیکر کھا گئے اور عہد شکنی کی ہنوز وہ دانے نیچے حلق کے نہیں اُترے تھے کہ تاجِ بہشتی اُنکے سر سے اڑگیا اور تخت سے گرپڑے اور دونوں ننگے ہو گئے۔ جیسا کہ باریتعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ پھر جب دونوں نے اُس درخت سے چکھا اور ظاہر ہوئیں شرمگاہیں اُنکی اور لگے جوڑنے بہشت کے پتے جس درخت کے پاس پتے کے لئے جاتے تو وہ نہیں دیتا۔ جب درخت انجیر کے پاس گئے تو اُسنے سر جھکا دیا اور کہا لو تم مجھ سے پتے اور ستر کو اپنے ڈھانکو آخر اُس سے لیکر ڈھانکا۔ اور درخت عود سے بھی لیکر ستر اپنا چھپایا۔ بعدہٗ جناب باری سے آواز آئی ای انجیر کے درخت تو نے انکے ساتھ سلوک کیا مَیں نے تجھ سے خرابی و خستگی دُور کرکے یہ لذت دی کہ اگر سَو دفعہ تجکو چلیے وہ نئی لذت تجھ سے اُٹھاوے اور درختِ عود کو خطاب ہوا ای عود سب کے پاس میں نے تجھے عزیز کیا کہ آگ پر دھر کر تجھ سے خوشبو لیویں بعدہٗ بہشت کے باشندے آواز دینے لگے کہ آدم و حوّا دونوں خدا کی درگاہ میں عاصی ہوئے اور دیوانوں کی طرح بہشت میں بھٹکتے پھرتے تھے۔ اللہ کی درگاہ سے تین دفعہ اُنکی پکار ہوئی۔ جواب اُس کا کچھ نہ پایا جبرئیلؑ اُنکے پاس آئے اور بولے ای آدم تجھے تیرا رب بلاتا ہے۔ آدم نے کہا لَبَّيْكَ یارب ہم تجھ سے شرمندہ ہیں (ترجمہ) اور پکارا اُنکو اُنکے رب نے میں نے منع کیا تھا تم کو اس درخت سے اور کہا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے اسپر آدم و حوّا دونوں روتے ہوئے کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ط کہا اے رب ہمارے ہمنے خراب کیا اپنی جان کو اور اگر نہ بخشے تو ہمکو اور مہر رحم نکرے تو ہم ہوجاویں نامراد۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ (ترجمہ) کہا تم اُترو ایک دوسرے کے دشمن ہوئے اور تم کو زمین

اس ھی بتہ سے ملیگی یہ کتاب دھلی بازار چاوڑی جتلا دروازہ جہتہ کرائی حفیظ اللہ
اور آغا سعید حسین - ۱۱۱ بیانات ھیں۔ دو دو پیہ کو ھے اور شرح کریما - ۱ ۲ کو ھے

پرہیز نہ ہے اور کام چلانا ایک وقت تک اور کھا اسی میں جیو گے اور اُسی میں مرو گے اِسی سے ننگے ہو جاؤ گے ۔ ازان بعد فرمانِ رب العالمین جبریل کو ہوا کہ آدم اور حوا اور سانپ اور مور شیطان اِن سب کو بہشت سے نکالکر دنیا میں ڈالدو ۔ جبرئیل ؑ آدم ؑ کے پاس آئے اور اُن سے بیان کیا وہ اس بات کو سُنکر گھبرا گئے اور بہشت کی جدائی سے زار زار روتے نکلے آخر ایک ٹکڑا لکڑی کا مسواک کیواسطے وہاں سے لیا اور وہ لکڑی پشت بہ پشت انکے خاندان میں چلی آئی یہاں تک کہ موسیٰ کے ہاتھ کا عصا بنا پس حوا ۔ آدم ۔ سانپ ۔ اور طاؤس ۔ وشیطان اودان پانچوں کو بہشت سے نکالکر اول آدم کو سراندیپ میں کہ ہندوستان کا ایک جزیرہ ہے ڈالا ۔ اور حوا کو خراسان میں اور طاؤس کو سیستان اور سانپ اصفہان میں اور شیطان کو کوہ دماوند میں ڈالا ۔ اُس وقت سانپ کے چار ہاتھ اور پاؤں مثل شتر کے تھے بباعث واقع ہونے اِس ماجرے کے اللہ تعالیٰ نے اِس سے لے لئے تاکہ وہ پیٹ کے بل چلے اور خاک چھانے اور چاٹے اور آدم کو جب سراندیپ میں ڈالا وہ اپنے گناہ سے چالیس برس تک روتے رہے اور آب چشم سے اُنکے نہریں جاری ہوئیں اور کنارے پر نہروں کے درخت خرما اور لونگ اور جائفل پیدا ہوا اور حوا کے آنسوؤں سے مہندی اور سرمہ اور وسمہ پیدا ہوا اور جو قطرات اُنکے آنسوؤں کے دریا میں گرے اُن سے مروارید پیدا ہوئے تاکہ انکی لڑکیوں کے زیورات بنیں ۔ ایک روز جبرئیل علیہ السلام آدم کے پاس آئے اور کہا کہ ای آدم قبل موت اپنی کے حج کرلو ۔ وہ موت کی خبر سُنتے ہی ڈرے اور اُٹھ کھڑے ہوئے اور قصد حج کا کیا جس جگہ پر قدم اُنکا جا گرا وہاں گاؤں اور بستی ہوئی ۔ اور جہاں کہیں منزل کی اُنکے قدم کی برکت سے وہاں شہر بسا اور جب وہ مکے کے نزدیک پہنچے سب فرشتے وہاں حضرت کے پاس آئے اور کہا یا آدم دو ہزار برس ہوئے کہ ہم اس گھر کا طواف کرتے ہیں ۔ اور اُس وقت اِس کعبہ کا نام بیت المعمور تھا ۔ اور آدم علیہ السلام میدان عرفات میں جبل رحمت پر آرام کے واسطے جب بیٹھے حوا کو دیکھا کہ جدے کی طرف سے آتی ہیں ۔ اِنھوں نے اُٹھکر اُنہیں گودی میں اُٹھالیا

پتہ یہ ہے دہلی چتلی دروازہ ۔ حفیظ اللہ خان آگلہ سعید حسین
ایکسو ۱۱۱ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ کو ہے اور [illegible] کر دیا ہم [illegible] کو ملے

اور دونوں زار زار رونے لگے چنانچہ رونے سے انکے آسمان کے فرشتے بھی روئے دونوں نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور خدا تعالیٰ نے حجاب انکی آنکھوں سے اٹھا لیا۔ انہوں نے عرش کی طرف نظر کی قولہ تعالیٰ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ الخ پھر سیکھ لیں آدم نے اپنے رب سے کئی باتیں پھر متوجہ ہوا اس پر اور بر حق وہی ہے معاف کرنیوالا مہربان اور ساق عرش پر یہ کلمہ دیکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ آدم نے کہا یا رب برکت سے اس کلمہ کی جو تیرے نام کے ساتھ ہے گناہ ہمارے بخش دے اور توبہ ہماری قبول کر۔ فی الحال جبرئیل علیہ السلام انکے پاس آئے اور کہا کہ حق تعالیٰ نے تجھ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تو بہشت میں اس کا نام شفیع لاتا تو ہر گز میں تجھکو دنیا میں نہ بھیجتا پس آدم نے جب حج سے فراغت پائی۔ حکم آیا اے جبرئیل آدم کو وادی نعمان میں جو ایک میدان ہے بجا کر اپنے پروں کو انکی پشت پر ملدے۔ جب جبرئیل نے ملا تب ذریات بیشمار انکی پشت سے نکلیں۔ اس طرح پر کہ تمام عالم انکی اولاد سے بھر گیا پس آدم بولے یہ سب کون ہیں جبرائیل نے فرمایا یہ سب تمہارے فرزند ہیں۔ آپنے فرمایا کہ اتنی مخلوق کی گنجایش زمین پر کیونکر ہوگی اگرچہ جسم ایک کا مور چہ سے بیشتر نہیں ہے اس پر بھی زمین ان سے بھر گئی۔ آواز آئی ای آدم انکی تدبیر میں نے آگے سے کر رکھی ہے آدم نے کہا یا رب العالمین کیا تدبیر ہے حق تعالیٰ نے فرمایا بعض کو انکے آباؤں کے اصلاب میں اور بعضوں کو امہات کے ارحام میں کسی کو روئے زمین پر اور کسی کو زیر زمین رکھوں گا۔ پھر آدم نے کہا خداوندا میرے فرزندوں کے کئی فرقہ ہیں فرمایا کوئی مومن ہے کوئی کافر ہے کوئی تونگر ہے کوئی فقیر۔ کوئی خوشحال ہے۔ کوئی غمناک پھر عرض کیا یہ سب مساوی ہوتے تو کیا خوب ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ای آدم میں اس سے خوش ہوں جو میرا شکر کرے۔ اس لئے خوش حال غمناک اور تونگر کو درویش اور مطیع کو عاصی نہ کیا تاکہ شکر کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ذریات آدم کی کھڑی ہوویں صف باندھکر مشرق سے مغرب تک۔ اسی وقت کھڑی ہو گئیں سب کی سب جو لوگ کہ وہی

پیدائش ذریت آدم

طرف آدم کے کھڑے تھے وہ سب کے سب مومن تھے اُنکے آگے صف اول ہیں انبیاء پیچھے محمد مصطفےٰ کے کھڑے تھے اور جو لوگ بائیں طرف اُنکے کھڑے تھے وہ سب کافر اور صف اول میں اُنکے جبار اور متکبر تھے بعدہ امر الٰہی ہوا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنے آیا نہیں ہوں میں رب تمہارا۔ قَالُوْا بَلٰی بولے سب سچ ہے تو ہے پروردگار ہمارا بعد اُسکے حق تعالیٰ نے کہا سجدہ کرو تم اپنے رب کو پس جو لوگ داہنی طرف آدم کے کھڑے تھے وہ سب کے سب سجدے میں گئے اور جو لوگ بائیں طرف تھے ان لوگوں نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ حق تعالیٰ نے ارشاد کیا اُسْجُدُوْا یعنے سجدہ کرو تم اپنے رب کو جو لوگ بطرف راست تھے ان میں سے سجدہ کسی نے کیا اور کسی نے نہ کیا۔ اور جو کہ بطرف چپ تھے اُن میں سے بھی بعض نے نہ کیا۔ یہ حقیقت دیکھکر حضرت آدم نے جناب باری میں عرض کیا جو کچھ عجیب وغریب میں نے دیکھا اُس سے تو مجھے آگاہ کر کہ جو لوگ داہنی طرف میرے کھڑے تھے پہلے حکم میں سب نے سجدہ کیا اور ثانی حکم میں ان میں سے بعض نے نہ کیا اور جو قوم کہ بائیں طرف ہے اول حکم میں سجدہ نہ کیا ثانی میں بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا اس میں کیا سر الٰہی تھا۔ ندا آئی اے آدم جس قوم نے کہ اول وآخر میں سجدہ کیا وہ مومن پیدا ہونگے اور مومن مرینگے اور جنہوں نے اول وآخر سجدہ نہ کیا سو کافر پیدا ہونگے اور کافر مرینگے اور جنہوں نے اول میں سجدہ کیا ثانی میں سجدہ نہ کیا وہ مومن پیدا ہونگے اور کافر مرینگے نعوذ باللہ من ذلک اور جس نے ثانی حکم میں سجدہ کیا اور اول میں نہ کیا سو وہ کافر پیدا ہوگا اور مومن مریگا۔ قَالَ هٰؤُلَاۗءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَهٰؤُلَاۗءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ حق تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم جو لوگ تیری داہنی طرف ہیں وہ سب بہشتی ہیں اس سے مجھے کچھ پرواہ نہیں اور جو کہ بائیں طرف کھڑے ہیں سو دوزخی ہیں مجھے کچھ باک نہیں۔ اے آدم نہ انکی اطاعت سے مجھے کچھ فائدہ ہے اور نہ انکی معصیت سے کچھ ضرر پس ایک فرشتے کو حکم کیا کہ عہد نامہ یعنی عہد کا جو حکم فرمایا اسکے سوا اور دین قبول نہیں۔ اُنہوں نے لکھکر اپنے منہ میں رکھا۔ اللہ تعالے جل شانہ کے حکم سے وہ فرشتہ پتھر ہو گیا۔ وہی فرشتہ خانہ کعبہ کے داہنے

پتہ دہلی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان پتا رسعید جسمین
ایکسو گیارہ نات ہین قیمت دو روپیہ ہو بھا ور شرح کر معہ ۴ ر کو

رکن میں رکھا گیا ہے اب اسکو حجر الاسود کہتے ہیں اور سب حاجی اسکو بوسہ دیتے ہیں پھر روز قیامت میں وہی پتھر فرشتہ ہوگا جس صورت پر تھا ۔ اور ہر ایک کا عہد نامہ کھولا جائیگا ۔ جو شخص اپنے عہد نامہ پر قائم ہوگا اُسکو جنت ملیگی اور جو برخلاف ہو وہ دوزخی ہوگا ۔ اور حق تعالیٰ نے پیغمبروں کے ساتھ روز میثاق میں کہا وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ

(ترجمہ) جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے اقرار لیا کہ جو کچھ میں نے تمکو دی ہے کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوے تم پاس آنیوالے کو تو اُس پر ایمان لاؤ گے اور اُسکی مدد کرو گے ۔ حق نے فرمایا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا ذمہ لیا ۔ سب بولے ہم نے اقرار کیا ۔ فرمایا تم شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں ۔ پھر جو کوئی پھر جاوے اسکے بعد تو وہی لوگ ہیں بے حکم ۔ اور فرمایا تم سب گواہ رہو رسالت پر ایک دوسرے کے میں بھی گواہ ہوں تمہارا ۔ پھر فرمایا اے آدم تم شیث پر گواہ رہو ۔ اے شیث تم ادریس پر گواہ رہو ۔ اے ادریس تم نوح پر ۔ اے نوح تم ابراہیم پر ۔ اے ابراہیم تم اسمٰعیل پر ۔ اے اسمٰعیل تم اسحٰق پر گواہ رہو اسی طرح عیسیٰ تک اور فرمایا اے پیغمبرو تم سب رسالت پیغمبر آخر الزماں پر گواہ رہنا ۔ اور اپنی قوم کو وصیت کرنا کہ اُنکی رسالت پر ایمان لاویں اور نصرت دیویں یعنی نبیوں کے مقدمہ میں بنی اسرائیل سے

قصص الانبیاء سے واضح ہوتا ہے کہ شیث علیہ السلام کی اولاد میں از روئے مالداری و حشمت و عظمت اور وقار ایسی پیدا ہوئی کہ اُنکے برابر سارے عالم میں کوئی دوسرا خاندان نہ تھا اور مہلائیل نام قائم مقام اُنکے رہے وہ ایسے خوبصورت تھے کہ تمام جہان میں اُنکے برابر کوئی حسین نہ تھا مغرب اور مشرق سے خلائق اُنکو دیکھنے آتی اور ہدیہ لاتی ۔ آخر وہ بھی اپنے دین پر گذر گئے اور اُن کا بیٹا ایزو نام سب سے بزرگ تھا اُنکے پاس زیارت کو خلائق اطراف سے آتی اور تحفہ تحائف بہت سے لاتی ۔ جب اُنکی ملاقات نہوتی ۔ تو

پتہ یاد رکھو دہلی چتلی قبر دروازہ حفیظ اللہ خان ۔ آثار سعید اجسمین ایکسو ۱۱۱۰ روپیہ کا ... اور شرح ... بھی ہم ... ملیگا ۔

مایوس ہوکر چلی جاتی۔ ایک روز ابلیس لعین نے بصورتِ انسانی بنکر کہا کہ روح مہلائیل تم لوگوں سے بیزار ہے کیونکہ خلائق تحفہ تحائف لیکر بہت دور سے تمہارے والدِ مرحوم کے دیدار کو آتی ہے اُسے نہ پاکر محروم ہو جاتی ہے۔ اب سب نے کہا کہ کیا کیا چاہیئے۔ شیطان نے کہا تمکو ایک صورت اپنے والد کی شکل سے مشابہ بنانا چاہیئے تاکہ خلائق اُس صورت کی زیارت کرے اور محروم نجاوے تو اُسکے باعث تمہاری عزت و حرمت بڑھ جاوے اگر نکروگے تو سارے عالم میں تم حقیر اور ناچیز ہو جاوٴ گے۔ ابلیس نے جب یہ باتیں جتلائیں تب سبھوں نے رضا دی ابلیس لعین نے حضرت مہلائیل کی صورت بنا کر ایک برقعہ اُسکے چہرے پر ڈالا تمام خلق اللہ اطراف عالم سے آکر اس صورت بیجان کی زیارت کرکے چلی جاتی۔ ایک دو قرن یونہی گذرے۔ علم و عالم جب اِن لوگوں میں سے کم ہوتے گئے اور گمراہی پھیلتی گئی شیطان مردود نے اِن لوگوں کو بُت پرستی میں ڈالا بعدہٗ دوسری ایک قوم بزرگ کو جاکر مغالطہ اور فریب دیکر کہا کہ تمہارے باپ دادا نے صورتِ مہلائیل کو پوجا تمہیں بھی لازم ہے کہ اس صورت کی پرستش کرو کہ روح مہلائیل کی تم سے خوش رہے اور تم کو دولت زیادہ حاصل ہووے پس وہ لوگ بھی اِس صورت کو پوجنے لگے رفتہ رفتہ تمام عالم میں بت پرستی پھیل گئی ❖ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بعد شیث علیہ السلام ادریس علیہ السلام پیغمبر ہوئے اُنہوں نے اسلام کو زندہ کیا اور یہانتک کہ وہ بھی انتقال کرکے جنت میں داخل ہوئے چنانچہ قرآن شریف اس بات کا ناطق ہے وَرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا اور اُٹھا لیا ہمنے اُسکو اونچے مکان پر پس ادریس بہشت میں جا رہے اور اُنکے فرزند سب فراق سے شب و روز گریہ و زاری میں تھے۔ ایک روز ابلیس اُنکے پاس آیا اور کہا تم مت رویا کرو میں تمہارے باپ کی سی ایک صورت بنا دیتا ہوں تم اُسکو شب و روز دیکھا کرو اور اس سے سب درد تمہارے دل کا جاتا رہیگا اور تم سب خوش رہوگے۔ ابلیس علیہ اللعنۃ نے ایک ایسی صورت بنائی کہ اُنکی شکل میں اور

پتہ دہلی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید جسمیں ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ کو ملتی ہے شرح کریما۔ ۸ ملتا ہے

اُس میں کچھ فرق نہ تھا صرف اتنا ہی فرق تھا کہ یہ صورت بات نہ کرتی تھی اور آہستہ آہستہ یہ لوگ اُس صورت کو پوجا کرنے لگے۔ یہانتک کہ رفتہ رفتہ بت پرستی تمام عالم میں پھیل گئی مشرق سے مغرب تک چارسو برس تک یہ حالت جاری رہی بعدہٗ خدا تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو اُن پر پیغمبر کرکے بھیجا تاکہ اُنکو راہ ہدایت کی بتادیں۔ وہ ایک مدت تک تلقین وہدایت کرتے رہے مگر اُنکی قوم نے اُنکی باتوں کو نہ سُنا۔ سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو اُس میں ایک انجان بڈھے کو دیکھا۔ حضرت نوح نے اُس سے کہا تو یہاں کیو آیا اُسنے جواب دیا کہ میں تمہارے یاروں کے دلوں پر قابو کرنے کو آیا ہوں تاکہ اُنکے دل میرے ساتھ ہوں اور جسم تمہارے ساتھ۔ حضرت نوح نے فرمایا اے خدا کے دشمن نکل جا۔ ابلیس بولا کہ پانچ چیزیں ہیں جن سے میں ہلاک کرتا ہوں۔ ان میں سے تین تمکو بتاؤں گا اور دو تم سے نہ کہونگا۔ حضرت نوح کو وحی ہوئی کہ اس سے کہو تین کی مجھے حاجت نہیں دو بیان کر۔ ابلیس نے کہا انہیں دو سے میں آدمیوں کو ہلاک کرتا ہوں اور اُنکو کوئی جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔ ایک حسد کہ اُسی کی وجہ سے میں ملعون ہوا۔ دوسری حرص کہ آدم کے لئے تمام جنت مباح کردی گئی ہے حرص کی بدولت ان سے اپنا کام نکالا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط

نوح کے بعد ہود پیغمبر ہوئے اور ہود علیہ السلام کی اُمت نے بھی ہود کی نہ مانی اور اُن پر ایمان نہ لائے اور وہ ہوا سے ہلاک ہوئی۔ مگر تھوڑے سے مشرف باسلام ہوئے اُنکو لیکر آپ والی ملک جرہم کے پاس گئے اور کہا کہ عذاب الٰہی تو نے دیکھا اُس نے کہا ہاں آپنے کہا کہہ لا الہ الا اللہ ہود رسول اللہ وہ ملعون بولا کہ جبتک تو اس قوم کو زندہ نکریگا میں تجھ پر ایمان نہ لاؤنگا وہ مردود یہ کہہ رہا تھا اُس وقت اُسکے قدم کے نیچے ہوا نے آکر اُس پلید کو دور کیا اور سخت عذاب نے آکر اُسکو ہلاک کیا۔ پس ہود نے بعد چارسو برس کے دنیائے فانی سے رحلت فرمائی اور سب مؤمن اُنکے لئے روئے اور اُنکو دفن کیا۔

پھدھلی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان۔ اور آثار سعید حسین ایکسو ۱۱۱ رہ بیانات ہین قیمت دو روپیہ اور شرح کریما ۸ مرکو

پیچھے اُنکے مومن سو برس تک اسلام پر قائم رہے اور اولاد مومنین بھی اپنے دین پاک پر مدت
تک قائم رہی اور ایک عالم ان سے آباد ہوا اور دین و ایمان کی راہ خلائق کو بتائی ایک روز
شیطان مردود انکے پاس آیا اور کہا کہ تم کسکو پوجتے ہو اُنھوں نے کہا کہ زمین و آسمان کے
خدا کو پوجتے ہیں۔ ابلیس نے کہا کہ تم خدا کو دیکھتے ہو اُنہوں نے کہا نہیں شیطان نے
کہا کہ تم اس پتھر سے ایک بت بنا کر پوجا کرو تا کہ روز قیامت میں وہ تمھارے لئے شفیع ہووے
اُن لوگوں نے ایک بت بنا کر میدان میں رکھ دیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ
جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور کیسا کیا تیرے رب نے ثمود سے جنہوں نے تراشے پتھر وادی
یعنی میدان میں فائدہ وادی میدان انکے مکان کا نام ہے پہاڑ کھود کر گھر بنائے تھے
اور اُس بت کے چاروں طرف چھید کر کے اُس میں نقرہ یعنی چاندی پلا دی تھی اور تخت
عظیم الشان بچھا کر ایک سونے کی کرسی رکھکر اس بت کو اوپر رکھدیا تھا بعدہ ابلیس نے کہا تم اسکو سجدہ کرو سبھوں نے
سجدہ کیا اور کافر ہوئے اور ایک گنبد عظیم الشان بنا کر اُسے معبد خانہ قرار دیا نعوذ باللہ منہا بعدہ خدا تعالیٰ نے
ایک مچھر بھیجا۔ اُسنے اس گنبد کو چھید کر کے بُت کے پاس جا کر خرطوم یعنی سونڈ اپنا اُس کے منہ
میں چھپا کر کرسی سمیت اُسکو اُٹھا لیجا کر دریائے محیط میں ڈالدیا۔ کافر یہ حال دیکھ کر متعجب ہوئے
اور کہنے لگے اب کسکو ہم پوجیں گے۔ بعدہ خدا تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو اُس قوم پر بھیجا۔
اُنہوں نے تبلیغ رسالت کا کام انجام دیا۔ اور نوبت بنوبت رسالت حضرت ابراہیم اور
حضرت اسمعیل تک پہنچی انکے متعلق کید شیطانی کا بیان ہم پہلے لکھ چکے ہیں انکے بعد حضرت
موسیٰ مرتبہ رسالت و ہمکلامی پر سرافراز ہوئے ان کا قصہ نہایت شہرت سے محتاجِ بیان
نہیں آپکے بعد حضرت یوشع پیغمبر ہوئے۔ انکو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ملک شام جباروں کے
قبضہ سے نکالکر تم مصر میں جا رہو۔ آپکے شہر ایلیا میں جا کر مخالفین اسلام کو قتل کیا اور شہر
بلقا میں آئے یہ بڑا شہر پایہ تخت بادشاہ کا تھا۔ سپاہ و رعیت بہت تھی۔ حضرت یوشع کو دیکھکر
خود بادشاہ با لشکر جرار مقابلہ کو آیا۔ ہر چند کہ شجاعت دکھائی کارگر نہ ہوئی۔ یوشع علیہ السلام نے
اُن کا محاصرہ کر لیا آخر کافروں نے ہزیمت پائی۔ بلعم باعور کے نزدیک جا کر استمداد چاہی۔

پتہ دہلی چتلی دروازہ حفیظ اللہ خان آنا رسعید احمد ہن ایکسو
۱۱۱ ردیبا نات ہیں قیمت دو روپیہ کو شرح کرتا۔ ام۔۱

اور کہا کہ آپ مقبول خدا ہیں ہمارے لیئے دعا کریں کہ ہم دشمنوں پر فتح پاویں۔ اُس نے کہا
یوشع پیغمبر خدا ہیں اور سپاہ ولشکر خدا کا فرستادہ ہمکو کیا مجال کہ ہم ان پر بددعا کریں تم سب
دین موسیٰ قبول کرو وہ نبی مرسل تھے۔ اُنھوں نے کہا ہرگز دین موسیٰ اختیار نکرینگے۔ اگر تم ہمارے
حال پر دعا نہ کروگے تو تمکو دار پر کھینچیں گے۔ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ بلعم ابن
باعور اس بات کو سُن کے دل میں کچھ خوف لایا مگر دعا نہ کی پس اسکی عورت بہت خوبصورت
تھی وہ اُسپر عاشق اور فریفتہ تھا۔ اِس بادشاہ نے اسکو بہت روپے دیکر راضی کیا وہ تو طاہر ن
ایمان اور گمراہ تھی روپے کے لالچ سے اپنے شوہر سے سفارش کی کہ تم دعا کرو ہماری خاطر
بادشاہ کے لئے پس بلعم باعور نے اپنی عورت کی خاطر اور اس بادشاہ کے خوف سے حضور خدا
سے ڈر کر آخر حیلہ کیا اور فعل ناشایستہ تبادیا کہ تم اچھی اچھی عورتیں چودہ چودہ برس کی لا کے
یوشع کے لشکر گاہ میں بھیجدو اغلب ہی کہ ان سے فعل ناشایستہ ہو۔ اِس سے وہ ہزیمت پاوینگے
اور ہم فتح۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا مگر وہ ثابت قدم رہے۔ پھر بلعم کی عورت آڑے آئی کہ گر تم
بددعا نکروگے تو مجھے طلاق دو۔ ناچاری کو بلعم نے چاہا کہ بددعا کرے اُس وقت دو شیر حجرے
میں سے نکل آئے اور اُسپر حملہ کیا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس بات کو جانے دے مجھے
خرم آتی ہے کہ خدا کو کیا جواب دونگا پیغمبر کا عمل ہونا اِس شہر میں بہتر ہے۔ اُسکی عورت
بولی جبتک تم اُسکے لئے بددعا نہ کروگے میں تم سے نہ بولونگی۔ پھر اُس نے چاہا کہ خلوت
میں بددعا کرے دو سانپ اُسکو کاٹنے آئے پھر اُسنے کہا کہ تو خدا سے ڈر میں نبی کو کیونکر
بددعا کروں۔ پھر عورت نے کہا یہ تمنے مکر بنایا ہی تم میری بات نہیں سنتے تو طلاق دو بلعم ناچار ہو کر
گھر سے نکلکر اپنے گدھے پر سوار ہوا۔ اور جنگل کی طرف چلا راہ میں گدھا چلنے سے رُک گیا ہرچند
مارا مگر آگے نہ بڑھا۔ اور گدھے نے کہا یہاں سے واپس ہو بددعا نکر ورنہ آگ میں جاویگا۔ پس
گدھے سے یہ بات سنکر وہ ڈرا اور راہ سے پھرا اتنے میں ابلیس آدمی کی صورت بنکر راہ میں اُس سے
ملا اور کہا اے بلعم تو کیوں نیک راہ سے پھرتا ہے وہ بولا یہ گدھا مجھے منع کرتا ہی کہ اس امر سے

بارئیگا۔ اور میں بھی جانتا ہوں یہ بُرا کام ہے شیطان نے اُس سے کہا کہ جس نے تمکو راہ سے پھیرا یا وہ شیطان تھا۔ کیونکہ گدھے نے بھی کسی سے بات کہی ہے۔ صواب یہ ہے کہ تو دعا کر بادشاہ کے حق میں۔ بلعم باعور نے اِن باتوں کو سن کر پہاڑ کی طرف عزم کیا جہاں کہ اُس کا چلہ تھا۔ پاپیادہ وہاں گیا اور دعا کی اور اُسکی دعا سے بنی اسرائیل نے شکست پائی۔ یوشع نے سر زمین پر رکھ کر عرض کی الٰہی تو اس کا مرتبہ اور بزرگی چھین لے اللہ نے اسم اعظم معہ لباس تقویٰ بلعم سے چھین لیا۔ آپ نے سر سجدہ سے اُٹھایا اور بنی اسرائیل کو اس سے خبر دی۔

حاصل کلام اغوائے شیطانی کید نفسانی سے بلعم باعور تباہ ہوا ✱

نیکو کاروں پر شیطان کا تسلط نہیں ہوتا ہے جیسا کہ زمانہ موسیٰ علیہ السلام۔ اِس گائے والے قصہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص بنی اسرائیل میں مرد صالح نیک بخت تھا۔ ایک بیٹا اُس کا تھا چھوٹا سا اور ایک گائے تھی اپنے بیٹے کے لئے اِس گائے کو خدا پر سونپا کہ الٰہی جب میرا بیٹا بڑا ہوگا اِس گائے کو اُس کو دیجیو اور وہ گائے جب بڑی ہوئی جنگل میں اُسے کوئی پکڑ نہیں سکتا تھا جب وہ لڑکا جوان ہوا نیک بخت صالح اپنی ماں کی خدمت کرتا مطیع فرمان رہتا۔ اور شب کے تین حصے کرتا پہلے حصے میں سو رہتا۔ دوسرے میں عبادت کرتا اور باقی اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرتا تھا۔ جب صبح ہوتی جنگل و میدان میں جا کے لکڑیاں چن لاتا اور اُسے بیچ کر اُسکی قیمت کے بھی تین حصے کرتا۔ ایک حصہ فقرا اور مساکین کو صدقہ کرتا اور ایک حصہ اپنی ماں کو دیتا اور تیسرے حصہ میں آپ کچھ کھا لیتا۔ ایک دن اِسکی ماں نے اُس سے کہا اے بیٹا تیرا باپ فلانے میدان میں تیرے لئے ایک گائے خدا پر چھوڑ کر گذر گیا ہے تو جا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق کے خدا سے مانگ تب وہ گائے تیرے ہاتھ آئیگی۔ اور اُس گائے کی شناخت یہ ہے کہ وہ مثل شعاع آفتاب کے نظر آویگی۔ اِس لڑکے نے اُس میدان میں جا کر کہا الٰہی وہ گائے جو میرے باپ نے میرے واسطے اِس میدان میں چھوڑی ہے مجکو دے وہ گائے خدا کے حکم سے سامنے آموجود ہوئی اور بولی اے لڑکے فرمانبردار اپنے باپ کے تو میری پیٹھ

پتہ یہ بھی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان آثار سعیدہ جسمیں ایکسو ۱۱۱ روبیانات ہیں قیمت دو روپیہ ہیں اور شرح کر دیا ہم ہر کو ملیگا۔

پر بیٹھ میں تیری فرمانبردار ہوں اُسے کہا کہ میری ماں نے مجکو نہیں کہا تیری پیٹھ پر بیٹھنے کو۔
مگر یہ کہا ہے کہ تجکو پکڑ کر لیجاؤں ۔ پس وہ جوان اُس گائے کو پکڑ کر اپنے گھر کی طرف لیچلا
اُس وقت شیطان بصورت رکھوالے کے اُسکے پاس آکے بولا اے جوانمرد میں اسکا پاسبان
ہوں اِس پر اپنا اسباب لاد کے اپنے گھر کو جایا چاہتا تھا۔ جب راہ میں کچھ حاجت پڑی میں
اُس میں مشغول ہوا یہ گائے مجھ سے چھوٹ گئی تھی مجکو طاقت نہیں کہ میں اسکو پکڑوں آخر
بھاگ گئی۔ اب میں نے اسے یہاں پایا اب تم ہمکو سوار کر کے اپنے گاؤں تک پہنچا دو۔ جو اِسکی
مزدوری ہو مجھ سے لیلو۔ تو اس جوان نے کہا خدا پر بھروسہ کر جب تیرا ایمان درست ہوگا
اللہ تجکو منزلِ مقصود پر پہنچا دیگا۔ ابلیس نے کہا اگر چاہو تو گائے میرے ہاتھ بیچڈالو۔ اُس نے
کہا میری ماں نے مجکو نہیں کہا گائے بیچنے کو۔ یہ کہکر قدم آگے بڑھایا۔ اچانک ایک پرند جانور
گائے کے نیچے سے اُڑ گیا اور گائے بھی اُسکے ساتھ بھاگ گئی۔ اس نے پکارا بر ائے خدا میرے
پاس آ۔ پس گائے نے واپس آکے اُس سے کہا ای جوان جو مجکو لے بھاگا تھا وہ مرغ نہ تھا بلکہ
شیطان تھا کہ مجھپر سوار ہو کے بھاگا جب تو نے خدا کا نام لیا فرشتہ آیا مجکو چھڑا لیا۔ غرض وہ
جوان گائے لیکے اپنی ماں کے پاس آیا۔ اُسکی ماں نے کہا ای بیٹا ہم غریب ہیں کچھ پیسے روپے
خرچ کھانے پینے کا نہیں گائے بیچڈال کہا کتنے میں وہ بولی تین دینار کو۔ بازار میں لیگیا خدا
نے فرشتہ بھیجا کہ گائے کی قیمت بتاوے فرشتے نے پوچھا کہ تم کتنے میں بیچوگے وہ بولا تین دینار
کو۔ فرشتے نے اُسکو بتایا اس گائے کو چھ دینار میں بیچو۔ وہ بولا میری ماں نے چھ دینار پر نہیں
بیچنے کا حکم دیا۔ اگر تم گائے کے ہموزن دینار دوگے تو بھی بے حکم ماں کے نہیں بیچوں گا۔
پھر جوان نے اپنی ماں سے جاکر کہا گائے کی قیمت چھ دینار بازار میں ہوتے ہیں رضا دی۔
جب بازار میں آیا پھر اُس فرشتے نے بارہ دینار قیمت اُسکی کہی۔ پھر اُسنے اپنی ماں سے جاکے کہا
بارہ دینار قیمت اسکی ہوتی ہے۔ پس اُسکی ماں نے دریافت کیا شاید وہ شخص جو قیمت لگاتا ہے
فرشتہ ہوگا ہمکو فائدہ بتانے آیا ہے۔ پھر وہ جوان جاکے دیکھتا ہے بازار میں وہ مرد وہیں کھڑا

ہے اُس نے اُسکو دیکھکر کہا اب مت بیچو گائے کو تم اپنی ماں سے جاکے کہو کہ موسیٰ بن عمران کے آنے تک رکھیو کیونکہ بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا ہے اور قاتل اس کا نامعلوم ہے اسکو خرید لیگا اور اسکے چمڑے بھر کے روپے وزن کرکے تمکو دیگا۔ جب موسیٰ نے اِس سے وہ گائے اِسی صفت کی پائی جو اللہ نے نشان تبایا تھا اِس گائے کو پیرزن سے لیکے ذبح کیا اور اُسکے چمڑہ بھر کے روپے اُسکو دیئے۔

قارون کا بیان۔ قارون نفسِ شیطانی کی پیروی سے خود مجسم شیطان ہو گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ قارون حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا اور اُسکو منور کہتے تھے موسیٰ ؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ ان تختیوں سے نقل کرکے پڑھو اور عمل کرو تب اُنہوں نے کتابیں اسکی نقل کیں حکم ہوا اے موسیٰ ان سے کہو کہ اس کتاب کو بہت زینت سے رکھیں حضرت موسیٰ ؑ نے کہا یا رب ہم زر نہیں رکھتے کس طرح سے توریت کو زینت کرینگے پس جبریل ؑ نے کہا کہ جو گھانس کہ میں نے تمکو تبلادی تھی کہ بچھڑے کو اُس سے جلاؤ النا وہ گھانس اور یہ دو قسم کی گھانس ملاکر جس پر رکھو گے ہماری قدرت سے اگر تانبے پر رکھو گے تو سونا ہوگا اور پیتل پر رکھو گے تو چاندی ہوگی موسیٰ علیہ السلام نے ایک رقعہ کالوت کو لکھا اور ایک یوشع کو اور ایک قارون کو اور قارون نے ان دونوں سے رقعہ لیکر دیکھ لئے اِن تینوں گھانس سے کیمیا گری سیکھ لی۔ جب یہ علم اُسکو ملا کثرت اُسکے مال کی اِس درجہ کو پہنچی کہ چالیس خچر اُسکے خزانے کے صندوقوں کی کنجیاں کھینچتے تھے۔ جب حضرت موسیٰ نے اُسکو زکوٰۃ کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہزار دینار سے ایک دینار زکوٰۃ کا دیاکر یہ بھی اُس پر شاق گذرا اور مجادلہ شروع کیا قولہ تعالیٰ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمکو بُری بات یعنی بخل کا مشورہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے گناہ معاف کردینے کا اور زیادہ دینے کا اور اللہ وسعت والا ہے اور خوب جاننے والا ہے۔ اور قارون نے موسیٰ کی تابعداری سے نکل کر

بخیل شیطان کا ساتھی ہے

پتہ دہلی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان ۱۰ و را آثار سعید بحسین
ایکسو ۱۱۱ - رہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ ۲ و رسرح کرہا ۱۰ ہم زر

طریقہ سرکشی کا شروع کیا اور سواری کے وقت ہزار جوان بلباس عمدہ اور جواہرات سے مرصع اور
تین سو لونڈیاں ماہرو لباس قیمتی پہنے مع خلخال یعنی جھانجن و تاج مرصع کے ہمرکاب چلتی تھیں
اور لوگ اُس کا تجمل دیکھکر کہتے تھے کہ ای کاش وہ ہمارے کو ملتا جو قارون کو ملا ہے جب حضرت
موسیٰ ؑ نے واسطے ادائے زکوٰۃ کے تاکید کی اُسے بنی اسرائیل کے جاہلوں کو جمع کر کے کہا۔ کہ
تم سب باتوں میں تابعداری موسیٰ کی کرتے ہو اور اُس کا حکم تم پر جاری ہے۔ اب وہ چاہتا ہے
کہ زکوٰۃ کے بہانے سے تمہارا مال لیوے اور تمکو فقیر کر دے تم کیوں چپکے بیٹھے ہو جواب
نہیں دیتے وہ سب بولے کہ تو ہمارا سردار ہے جو کچھ تیری رائے میں آوے سو کر ہم سب تیرے
تابع ہیں۔ قارون نے حضرت موسیٰ کو ذلت دینے کی مصاحبوں سے مشورت کی۔ آخر
ایک عورت فاسقہ زناکار کو تلاش کیا اور ایک طباق زر و جواہر کا اسکو دیکر یوں مقرر کیا کہ
جس وقت حضرت موسیٰ مجلس وعظ میں بیٹھیں اور مجمع بنی اسرائیل کا ہو مجلس میں آکر حضرت موسیٰ
کے زنا کرنے کا اپنے ساتھ اقرار کر کہ بنی اسرائیل بے اعتقاد ہو کر حضرت موسیٰ کے حق میں توریت
کا عمل کریں کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ ہر ہفتہ میں ایکبار مجلس وعظ کیا کرتے تھے۔ جب لوگ جمع
ہوئے قارون بھی نہایت شوکت اور تجمل کے ساتھ حاضر ہوا اور حضرت موسیٰ کے مقابلے میں
بیٹھکر استہزا اور ہنسا شروع کیا اور وہ فاحشہ بھی آکر مجلس کے گوشہ میں بیٹھی جب مجلس گرم
ہوئی اور دریا بھید کے حضرت موسیٰ ؑ کے سینہ سے جوش مارنے لگے وہ عورت اُٹھی اور چاہا کہ
قارون کی تعلیم کے موافق بہتان کرے اور حضرت موسیٰ کے دامنِ پاک کو تہمت سے آلودہ
کرے حضرت مقلب القلوب نے اُسکی زبان کو پھیرا اور بآواز بلند بولی کہ ای بنی اسرائیل قارون
حضرت موسیٰ کا دشمن ہے اور کل مجکو اپنے گھر لیجا کر ایک طبق زر و جواہر کا دیا اور کہا کہ مجلس علم میں
حضرت موسیٰ پر بہتان کر اور موسیٰ ؑ کے زنا کرنے کی اپنے ساتھ گواہی دے اور میں اب گواہی دیتی
ہوں کہ موسیٰ پیغمبر خدا کا ہے اور نبی برحق ہے اور جو برائیاں کہ میں نے کی تھیں سب سے توبہ
کرتی ہوں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان موسیٰ کلیم اللہ بنی اسرائیل سے حیران ہو کے

پتہ دھلی چتلا دروازہ۔ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید حسین ایکسو
گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ کو ملتی ہے شرح کریما۔ ۸ کو ملتا ہے

قارون کو ملامت کرنا شروع کیا۔ پھر تو بحرِ غضب موسیٰ جوش میں آیا اور اسی وقت منبر سے اُتری اور خاک پر سر رکھا اور خدا سے عرض کی کہ خدایا تیرے دشمن نے میری ایذا کا قصد کیا اور چاہا کہ میری فضیحت کرے اگر میں تیرا رسول ہوں تو اسپر اپنا غضب نازل کر اور مجھکو اس پر مسلط کر۔ فی الفور حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا اے موسیٰ سر کو اُٹھاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کی اور زمین کو تمہارے حکم میں کیا جیسا چاہو ویسا کرو حضرت موسیٰ نے سر اُٹھایا اور فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جیسے مجھکو خدا تعالیٰ نے فرعون پر مسلط کر کے ظفر دی تھی ویسے ہی اب مجھکو قارون پر بھیجا ہے جو کوئی اس کا پیرو ہے وہ اسکے ساتھ رہے۔ سب اس سے علیحدہ ہو گئے مگر دو شخص نہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ یا ارض خُذِیْہِ ای زمین سے اسکو زمین نے ٹخنوں تک قارون کو پکڑا وہ بیوقوف مسخر سے بولا کہ ای موسیٰ یہ کیا سحر ہے پھر جب بار دیگر حضرت موسیٰؑ نے زمین کو حکم دیا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ اسوقت نہایت ڈرا ہرچند امان مانگی مفید نہ ہوئی بار بار وہ عاجزی کرتا تھا حضرت موسیٰؑ نے التفات نکیا یہانتک کہ بالکل زمین میں دھنس گیا۔ بنی اسرائیل کے مفسد حاسد کہتے تھے کہ موسیٰؑ نے قارون کو امان نہ بخشی۔ یہ بات حضرت موسیٰ نے سنی پھر دعا مانگی اور زمین کو حکم دیا تمام اسباب مال و فرش فروش و نقد و جنس مع حویلی دھنس گیا اور تحت الثریٰ کو روانہ ہوا۔ عبد الرحمٰن بن زیاد سے روایت ہے کہ ایک وقت حضرت موسیٰ کسی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابلیس اُنکے پاس آیا اور اُسکے سر پر ایک ٹوپی تھی جس میں طرح طرح کے رنگ تھے حضرت موسیٰ سے قریب ہوا تو ٹوپی اُتار ڈالی اور سامنے رکھ لی پھر آکر سلام علیک کی آپنے پوچھا تو کون ہے بولا میں ابلیس ہوں۔ موسیٰؑ بولے خدا تجھے زندہ نرکھے تو کیوں آیا کہنے لگا میں آپ کو سلام کرنے آیا ہوں کیونکہ آپکا مرتبہ اور آپکی منزلت اللہ کے نزدیک بہت ہی حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جو میں نے تیرے سر پر دیکھی تھی۔ کہا اس سے اولاد آدم کے دلوں کو لبھا لیتا ہوں۔ پوچھا کہ بھلا یہ تو بتا کہ وہ کونسا کام ہے جسکے مرتکب ہونے سے تو انسان پر غالب آجاتا ہے جواب دیا جب آدمی اپنی ذات کو بہتر سمجھتا ہے اور اپنے عمل کو بہت کچھ

موسیٰ سے شیطان کی ملاقات

پتہ یہ ہے دہلی چتلی دروازہ۔ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید نامی جسمین ایکسو اا بیانات ہیں قیمت دو روپیہ ہے اور شرح کریما ۸؍ کو

خیال کرتا ہے اور اپنے گناہوں کو بھول جاتا ہے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

خنظلہ علیہ السلام کا بیان۔ حق تعالیٰ نے خنظلہ ؑ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو کہدے کہ اپنے خالق ارض وسما کو پوجیں بت پرستی چھوڑیں۔ خنظلہ خدا کے فرمانے سے ہر روز شہر کے چاروں دروازے پر جاکر بنی اسرائیل کو پکار کر کہتے کہ اے لوگو خدا کو واحد جانو اور اُسی کو پوجو بت پرستی چھوڑ دو یہ شیطان ہی نے تم کو گمراہ کیا۔ اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ ان گمراہوں نے کہا ہمارا یہی رب ہے جو ہم پوجتے ہیں۔ حضرت خنظلہ نے ان سے کہا اے قوم تمہارے باپ دادے بتوں کو نہیں پوجتے تھے تم کیوں پوجتے ہو کیا تمکو شرم نہیں آتی خدا سے نہیں ڈرتے ہو تمپر عذاب نازل ہوگا جیسا کہ تمہارے آگے نافرمان لوگوں پر بلائیں نازل ہوئی تھیں اور تم سب عذاب خدا برداشت نہیں کرسکوگے۔ ہر چند کہ حضرت نے اُنکو خوف دلایا لیکن وہ ہرگز ایمان نہ لائے اور تکذیب کی اور اُنکے مارڈالنے کو مستعد ہوئے۔ اور اُس شہر کا بادشاہ کہ نام اُس کا طیفور بن ظغیانوس تھا۔ بارہ ہزار غلام اور گنج بیحد اور لشکر بیشمار اُس کا تھا۔ اِس مردود نے حکم کیا کہ خنظلہ کو پکڑ کر مار ڈالو اور حضرت رات دن بام قصر پر چڑھکر پکارتے اللہ کیطرف دعوت کرتے اور راہ بتاتے اور بنی اسرائیل اُنکے رات دن پکارنے سے آرام نہیں کرسکتے تھے نہ سوتے تھے۔ ایک شب آپنے کہا اے قوم بت پرستی چھوڑ دو نہیں تو خدا تعالیٰ تمپر بلا نازل کریگا۔ مرگ مفاجات آئیگا۔ چونکہ وہ موت سے بیخبر تھے نہ جانتے تھے کہ موت کیسی ہوتی ہے۔ کیونکہ سات سو برس سے کوئی ان میں مرا نہ تھا اِس لئے خنظلہ کی بات کو باور نہیں کرتے تھے۔ آخر غضب الٰہی ان پر نازل ہوا دو پہر میں ہزاروں آدمی واصل جہنم ہوئے۔ باقی لوگ اِس بادشاہ کے پاس جاکے سوختہ دل ہوکر کہنے لگے ای جہاں پناہ آج مرگ مفاجات سے بہت سے آدمی ہماری قوم میں مر گئے۔ طیفور عقل کے مہجور نے ان سے کہا کہ یہ مرگِ مفاجات نہیں ہے۔ چونکہ تم خنظلہ کے شور وغل سے رات دن سونے نہیں پاتے ہو کثرت بیداری سے گرمی نے غلبہ کیا یہ بیہوشی کا عالم ہے موت

اے شیطان کے ساتھیو موت تو ہے کے محل میں بھی پہنچیگی

پتہ دہلی چتلی دروازہ۔ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعیدہ جسمیں
ایکسو ۱۱۰ رہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ اور شہرہ کر رہا ہے۔ رکو

نہیں وہ سب مرے نہیں۔ اگر تم آزمانا چاہتے ہو تو سیخ چوب کے انکو دیکھو آپ سے اُٹھ بیٹھیں گے
پس طیفور مردود کے کہنے سے ان گمراہوں نے ویسا ہی کیا۔ پھر بھی کچھ حس و حرکت نہ ملی پھر
طیفور سے جاکے کہا کہ آپنے جو فرمایا تھا سو ہمنے کر دیکھا کچھ حس و حرکت نہ لی طیفور بے شعور
نے کہا کہ سچ ہے وہ مردے ہوگئے۔ پس اس بادشاہ طیفور نے ایک ایسا بلند خانہ بنایا کہ بارہ ہزار
بُرج اُس میں تھے۔ حکم کیا ہر برج میں ایک غلام زرہ پوش ننگی تلوار ہاتھ میں لے کے متعین رہے
تاکہ موت اس قصر میں آنے نپائے۔ اگر آوے تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو اور دروازے
گنبدوں کے بند کردو اور درمیان ان گنبدوں کے ایک کوٹھری لوہے کی بنوائی اس میں
سنگ مرمر لگایا اور تخت بچھایا اور نعمتیں طرح طرح کی اُس میں رکھدیں اور شمعیں روشن کیں تب
وہ مردود اُس تخت پر جا بیٹھا اور کہنے لگا اب موت میرا کیا کر سکتی ہے۔ اس لوہے کی کوٹھری
کے اندر کس طرح آویگی۔ اب تو راہ بند ہے اِس گھمنڈ میں تھا کہ اچانک ایک مرد بڑا ہیبت والا درمیان
اِس گنبد کے کہ جہاں وہ مردود تخت پر بیٹھا تھا کھڑا ہوا دیکھا مارے ڈر کے چونک اُٹھا کہ جان
نکلنے پر تھی۔ اِس سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ یہاں کس طرح آئے ہو۔ اُسنے کہا کہ میں عزرائیل ہوں
طیفور نے کہا تم یہاں کیوں آئے ہو۔ وہ بولے تیری جان قبض کرنے کو آیا ہوں۔ طیفور بولا آج
مجکو ذرا مہلت دو کل جو چاہو سو کیجیو۔ ملک الموت چلے گئے۔ چونکہ زندگی طیفور کی ایک دن اور
باقی تھی پس ملک الموت کے جانے کے بعد وہ مردود وہاں سے نکلکر اُن غلاموں کے جو گرداگرد
اُس کے برجوں میں چوکیدار تھے مارنے لگا کہ کیوں تم نے عزرائیل کو آنے دیا۔ کیوں نہیں
مار ڈالا۔ اُنہوں نے کہا کہ اے جہاں پناہ ہمنے اُسکو نہیں دیکھا۔ کس طرح یہاں آگیا بعد
اُس کے طیفور اُس گنبد میں گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک سوراخ ہے سمجھا اِس راہ سے عزرائیل
آیا ہے پھر اُس سوراخ کو بند کرکے بے پرواہ ہوا پھر اُس تخت پر جا بیٹھا اور کوئی نہیں جان سکتا
تھا کہ اُس کا دروازہ کدھر ہے۔ پھر جب نظر کی عزرائیل کو اُسی جا گنبد کے اندر دیکھا جہاں کل
دیکھا تھا پوچھا کس راہ سے یہاں آئے ہو اُنہوں نے جواب نہ دیا فوراً جگر میں ہاتھ ڈال کر

پته دهلی چتلا در وازه حفیظ الله خان - آثار سعید حسین ایکسو
۱۱۱ ره بیانات هین قیمت ۶ روپیه کوشرح کروماهم - کو

بلقیس پر تلبیس ابلیس

جان اُس مردود کی مع محافظان چوکیدار کے ایک پل میں روح قبض کرلی پھر نہ وہ قصر رہا اور نہ وہ گنبد سب جہنم رسید ہوئے۔

بلقیس مکر شیطانی سے سورج کو پوجتی تھی قرآن شریف میں ہے وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ (ترجمہ) اور اُنکے لئے شیطان نے اُنکے (بُرے) اعمال کو زینت دیدی ہے پس اُنہیں راہِ راست سے روک دیا ہے۔ اور وہ ہدایت نہیں پاتے۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم مختصر حال سلیمان و بلقیس کا پیشکش کرتے ہیں حضرت سلیمان کے پاس تین قسم کا لشکر تھا جنوں کا۔ آدمیوں کا۔ پرندوں کا۔ ایک روز پرندوں کے لشکر کی جانچ کی تو ہُدہُد کو نہ پایا فرمایا کہ جب وہ آئیگا تو اُس سے پوچھونگا کہ تو کیوں غیر حاضر تھا۔ اگر وہ کوئی معقول وجہ بتاویگا تو خیر ورنہ میں اُسکو ذبح کر ڈالونگا۔ چنانچہ جب وہ آیا تو اُس نے شہر سبا کی شہزادی بلقیس کا واقعہ کہہ سنایا۔ اور وہاں کے لوگوں کے شرک اور کواکب پرستی کی کیفیت حضرت سلیمان کے گوش گذار کی حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ حال سنکر بلقیس کے نام ایک خط لکھا کہ تو غیر اللہ کی پرستش چھوڑدے اور مسلمان ہوکر میرے پاس آجا۔ اور ایک خط ہدہد کو دیا کہ لیجاکر پہنچادے۔ چنانچہ اُس نے تعمیل ارشاد کی۔ جب بلقیس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط پہنچا تو اُس نے اپنے لوگوں سے مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اِن سب نے اپنا کام بلقیس ہی کے سپرد کیا۔ اور کہا کہ جو کچھ تم کہو ہم اُسکی تعمیل کرینگے اگر تم سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کروگی تب ہم تمہارے ہمراہ ہیں۔ لڑوگی تب بھی ہم تمہارے ہمراہ ہیں۔ آخر بلقیس نے خود ہی سوچکر کہا کہ لڑنا تو مصلحت نہیں مفت میں شہر برباد ہوگا۔ لوگ ذلیل و خوار ہونگے۔ میں سلیمان کو تحفہ بھیجتی ہوں دیکھوں وہ کیا جواب دینگے۔ چنانچہ وہ تحفہ جب سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا تو آپنے واپس کردیا اور کہا کہ میرا مال و دولت بفضلہ تعالیٰ تمہارے مال و دولت سے بہت زیادہ ہے مجھے اُسکی حاجت نہیں جلد اطاعت قبول کرو۔ ورنہ ایسا لشکر جرار بھیجونگا جس کا مقابلہ نکرسکوگے۔ جب بلقیس

پتہ بھے دھلہ چترا ۹ دروازہ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید جسمیں ایلیمنو ۔ ااا ۔ ۱۵ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ کھجے اور شرح کرلیا۔ ہم ۔ رکھوئیگا

اپنے مقام سے بغرض اسلام لانے کے اور بارادہ حاضری خدمت سلیمان چل نکلیں تو حضرت سلیمان نے اپنے لوگوں سے کہا کہ تم میں کوئی ہے جو بلقیس کے پہنچنے سے پہلے اِس کا تخت لے آئے۔ بلقیس کا تخت نہایت نفیس اور بہت عظیم الشان تھا۔ چنانچہ ایک جن نے کہا کہ آپکے دربار کے اُٹھنے سے پہلے اُسکو لے آؤنگا۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ بات پسند نہ آئی اُسوقت اُنکے وزیر آصف بن برخیا نے جنہیں اسم اعظم یاد تھا کہا کہ میں ایک پلک جھپکنے کے پہلے لے آؤنگا۔ چنانچہ اُنہوں نے اسم اعظم پڑھ دیا اور وہ تخت آموجود ہوا حضرت سلیمان نے اللہ پاک کا سجدہ شکر ادا کیا اور بلقیس آخر مشرف با سلام ہوئی۔

ایک دن ابلیس لعین نے صورت آدمی کی بنکر والئے صیدون کی دختر سے جاکر کہا اے لڑکی پریزاد کیوں اپنے باپ کی صورت بناکر نہیں پوجتی ہے کہ تیرے باپ کی روح تجھ سے خوش رہے جیسا کہ حیات میں تجھ سے خوش تھا۔ اور خبردار یہ بات سلیمان سے نہ کہنا۔ اِس لئے وہ دختر شیطان کے سکھانے سے اپنے باپ کی صورت بناکر گھر میں مخفی پوجتی تھی اور دل اپنا اس حرکتِ ناشائستہ سے شاد رکھتی تھی۔ اسی طرح چالیس ہی دن گذرے اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب سلیمان نے اس دختر سے کہا کہ تو ایمان لا مسلمان ہو تجھ سے نکاح کرونگا۔ وہ بولی میں مسلمان ہونگی اور تمہاری زوجیت قبول کرونگی۔ اس شرط پر کہ آپ حکم دیویں کہ میں اپنے باپ کی صورت بناکر سامنے رکھوں صورت دیکھنے سے باپ کے دل خوش کروں غم مہجوری بھول جاؤں پس چونکہ اُس زمانہ میں تصویر بنانا شرع میں ممنوع نہ تھا اور سلیمان اپنی بی بیوں میں زیادہ اِس سے پیار کرتے تھے اُسکو تصویر بنانے کی اجازت دی۔ تب وہ اپنے باپ کی صورت بناکے اُسکو مخفی پوجتی تھی۔ کہتے ہیں اسی سبب سے سلیمان چند روز بلا میں مبتلا ہوئے تخت اور حکومت سے معزول ہے۔ اور اس طرح بھی روایت ہے کہ والئے شہر صیدون کی دختر عنکبو نے کہا کہ اے حضرت آج عید قربان ہے کچھ قربانی کیا چاہیے ایک ٹڈی مجھے لادیجئے میں قربانی کروں۔ سلیمان نے فرمایا ٹڈی میں گوشت نہیں ہوتا۔ اُسکو ذبح کرنے سے

شیطان کا مکر سلیمان کے گھر میں

بھدھلی چتلادر وزنرہ۔ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید احسین ایکسو گیارہ بیانات ہین قیمت دو روپیہ ہے اور اشرح کر دیا۔ ہم رکو منتہ سے

کیا فائدہ اونٹ قربانی کرو اس میں ثواب ہی۔ وہ بولی نہیں میں ٹڈی ذبح کرونگی۔ غرض اسکی یہ تھی کہ جب سلیمان صیدون میں جاکر اسکے باپ سے لڑے تھے ٹڈی آکے اس کے باپ کی آنکھیں کھا گئی تھی۔ وہی بغض اسکے دل میں تھا کہ اس سے مکافات لے اور سلیمان کو یہ بات یاد نہ تھی۔ سہوًا فرمایا کہ اچھا منگوا کر ذبح کرو۔ تب اس نے ایک ٹڈی کو منگوا کر عمدًا ذبح کیا۔ پس سلیمان کی عورت نے یہ دو گناہ کئے تھے۔ کہ باپ کی صورت بنا کر پوجتی تھی اور سلیمان کو معلوم نہ تھا۔ اور دوسرے یہ کہ ٹڈی کو بیگناہ ذبح کیا تھا۔ ان دونوں معصیت کے سبب سلیمان چند دن بلا میں مبتلا ہوئے۔ بس اے مومنوں یہ بات متحقق ہے کہ جس نیک مرد کے گھر میں بدعورت ہو اپنے شوہر سے چھپا کے گناہ کے کام کرے خواہ علانیہ خواہ مخفی تو لازم اور واجب ہی کہ عورت کے گناہ کے باعث اسکے شوہر پر آفت نازل ہو بقول سعدی

زن بد در سرائے مرد نکو ہم دریں عالم ہست دوزخ او

اول پارہ سورہ بقر رکوع ۱۲ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ سے يَعْلَمُوْنَ تک (ترجمہ)

اور یہود ان باتوں کی پیروی کرتے لگے جنکو شیاطین نے سلیمان ع کے زمانے میں نکالا تھا۔ اور سلیمان کافر نہیں ہوئے لیکن شیطانوں نے تو آپ ہی کفر کیا تھا جو آدمیوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ اور اس جادو کو بھی سیکھا جو ہاروت و ماروت فرشتوں پر اتار اگیا تھا۔ اور وہ دونوں فرشتے جادو کو نہ سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہدیتے تھے کہ ہم تو صرف آزمایش کے ذریعہ ہیں۔ تو اسکو سیکھ کر کہیں کافر نہ بنجائیو۔ پس یہود نے ان فرشتوں سے وہ باتیں سیکھیں جن سے میاں بی بی کے درمیان جدائی ڈالیں حالانکہ وہ یہود اس سے بغیر حکم خدا کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اور یہود وہ باتیں سیکھتے تھے جو انکو ضرر دیتی تھیں اور نہ نفع۔ اور وہ یہود یہ بھی جانتے تھے کہ جس نے جادو کو مول لیا وہ آخرت میں بے نصیب ہے۔ اور البتہ بہت ہی برا ہے وہ معاوضہ جسکے عوض میں اپنی جانوں کو خریدا۔ کاش وہ اس خرابی کو جانتے۔ اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو ثواب انکو خدا کے پاس سے ملتا

شیطان کا جادو کی لت یہودیوں میں ڈالنا

پتہ دھلی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان آفریدی سہیل جسمیں ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ ہے اور شرح کریما ۴ روپیہ ہے

اور وہ اُنکے لئے بہت ہی بہتر تھا۔ اگر وہ سمجھدار ہوتے۔

اِن آیات کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ یہود نے تورات پر عمل کرنا کچھ تو اپنی نفسانی خواہشوں کے سبب سے چھوڑا اور کچھ جادو اور شعبدوں کے پیچھے پڑکر تورات کی عملی باتوں کو پس پشت ڈالدیا اور جادو کی دھت اور شعبدوں کے پیچھے پڑکر تورات کی عملی باتوں سے کنارہ گیر ہوگئے۔

اور جادو کی دھت اور شعبدوں کی لت اُنکو اُن شیطانوں کے میل جول سے پڑی تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت میں سلیمانی حکومت کے تحت میں تھے جس کا مختصراً یہ بیان ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو وہ سلطنتِ عامہ مرحمت فرمائی تھی جسکے سبب سے آپ انسان جنات دیو پری جانور اور ہوا وغیرہ کے بادشاہ تھے۔ چونکہ جنات انسانی صورت میں آکر بڑے بڑے کام قلعہ حوض اور تالاب وغیرہ کے بنانے میں آدمیوں کے ہمراہ ہر وقت رہتے تھے اور وقت بیوقت وہ اجنبہ نادر او عجیب شعبدے اور طرح طرح کے ڈھکوسلے آدمیوں کے دکھائے کو کرتے تھے اسپر آدمی بھی ایسے ریجھے کہ آخر کو سیکھ کر رہے۔

جب حضرت سلیمانؑ کو اسکی خبر ہوئی تو آپنے آصف بن برخیا کو فرمایا کہ تمام شیاطین کو جمع کرکے انکے جادو اور شعبدے کی باتوں کو دفاتر میں لکھوا کر میرے تخت کے نیچے دفن کردو اور یہ حکم جاری کردو کہ آیندہ شیطان اور آدمی آپس میں ایک دوسرے سے میل جول نرکھیں۔ چنانچہ حضرت سلیمان کی زندگی تک ان دونوں میں میل جول نرہا۔ پھر حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد شیطانو نے یہ کہنا شروع کیا کہ حضرت سلیمانؑ جادو کے ذریعے سے حکومت کرتے تھے۔ اب اگر وہ دفاتر جو تخت سلیمان کے نیچے مدفون ہیں اُکھیڑ لئے جائیں اور تم اُسپر عمل کرو تو اے انسانو تم بھی سلیمان ثانی بنجاؤگے اور وہی سلطنت قاہرہ تمکو نصیب ہوجائے گی۔ چونکہ یہود نہایت درجہ کے لالچی اور طالب دنیا تھے ان شیاطین کے کہنے پر جادو کے پیچھے ایسے ہاتھ دھوکر پڑے اور دن رات اسی شغلے میں اپنے نیک مبارک وقت کو صرف کیا کہ تورات کا عمل ان سے جاتا رہا اور جادو کی حرمت جو تورات میں تھی دل سے نکالدی اور بجائے حرام کے جادو کو حلال سمجھنے لگے اور حضرت

پتہ دہلی چتلاد رواز ہ - حفیظ اللہ خان - آثار سعید جسمیں ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ - اور شرح کیمیا - ہم ہر

سلیمان علیہ السلام کی طرف جادو کی نسبت کرنے لگے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ کفر کا فعل جادوگری شان سلیمانی کے خلاف ہو اسی لئے خدا تعالیٰ نے مَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ فرماکر انکو ناجائز حرام فعل جادو سے بری فرمایا یہود نے کچھ تھوڑا بہت جادو شیاطین سے سیکھا اور کچھ ہاروت ماروت فرشتوں کے سرہو کر حاصل کیا اور ہاروت ماروت کا قصہ معتبر تفاسیر میں اس طرح آیا ہے۔

قصۂ ہاروت وماروت

چونکہ شہر بابل میں شیاطین کی تعلیم سے جادو کا گھر گھر چرچا ہو گیا تھا اور ہر شخص اسکی تاثیر کا ایسا معتقد اور شیدائی بنا ہوا تھا کہ کرامت اولیاء اور معجزات انبیاء میں اور جادو میں کچھ فرق نہ سمجھتا تھا اور جادوگروں کی تعظیم وتکریم اولیاء اور انبیاء سی کرنے لگے تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ کے اظہار کے لئے دو فرشتوں ہاروت ماروت کو شہر بابل میں نازل فرمایا کہ وہ فرشتے جادو سیکھنے والوں کو کرامت اور معجزات اور جادو کی حقیقت بتادیں اور یہ بھی ظاہر کردیں کہ تم جادو مت سیکھو۔ کیونکہ اس جادو سیکھنے میں تمہاری ایک قسم کی آزمایش اور امتحان ہے۔ تم جادو سیکھ کر میاں بی بی میں جدائی ڈالوگے اور یہ اعتقاد بے بنیاد اپنے دل میں جمالوگے کہ ہمنے جادو کے زور سے زن وشوہر میں تفریق پیدا کردی ہے حالانکہ بغیر حکم خدا کے جادو کچھ بھی اثر نہیں کرسکتا ہے جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے جادوگر زور لگاکر تھک گئے اور اُن کا جادو کارگر نہ ہوا۔

پس صاف معلوم ہو گیا کہ جادو بھی حکم خداوندی کا تابع ہے۔ اُسی کے حکم سے چلتا ہے اور یہ بھی ظاہر کردیں کہ جادو جبکہ سیکھنے والوں کو ہی ضرر اور نفع نہیں دیسکتا تو دوسروں کو کیونکر نقصان اور نفع دیگا۔ پس عاقل کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ باوجودیکہ یہ لوگ اُسکی حرمت کو تورات سے جانتے تھے پھر بھی ایسی مضر چیز کو سیکھتے تھے اور آخرت کی باقی حیات کے معاوضہ میں اس ذلیل چیز جادو کو اپنی جان دیکر خریدتے تھے۔ کاش ان احمقوں کو اس بُری خریداری کا علم ہوتا۔ اور اس چندروزہ زندگی کے بدلے اپنی عاقبت خراب نہ کرتے۔ رہا جادو کا سیکھنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام احمد رح کے نزدیک کفر ہے اور جس شخص نے ایک دفعہ بھی کسی پر جادو کیا تو اُسکو

قتل کیا جاویگا اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

حکایت تلبیس ابلیس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ کی چوٹی پر نماز ادا کر رہے تھے اُنکے پاس شیطان آیا اور کہنے لگا کہ تمہارا یہی عقیدہ ہے کہ ہر شے قضا و قدر سے ہوتی ہے۔ جواب دیا کہ ہاں۔ بولا کہ اچھا تو پھر اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گرا دو اور سمجھ لو کہ میرے لئے یہ مقدر تھا حضرت عیسیٰ نے کہا کہ اے لعین اللہ تعالیٰ بندوں کو آزماتا ہے۔ بندے اللہ تعالیٰ کو نہیں آزماتے۔

حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کے ساتھ کید شیطانی کا حال سابق میں مناسب موقعہ پر بیان ہو چکا ہے ناظرین مکرر اسکو دیکھیں۔ بغرض تسلسل ایک روایت یہاں تحریر کیجاتی ہے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابلیس حضرت یحییٰ علیہ السلام پر ظاہر ہوا۔ اُنہوں نے دیکھا کہ ہر قسم کے (لٹکن) یا یہ سمجھئے کہ لگامیں ہیں پوچھا کہ اے ابلیس یہ لگامیں کیسی ہیں جو تیرے پاس نظر آتی ہیں کہنے لگا یہ دنیا کی شہوتیں ہیں فرزند آدم اس سے مبتلا کرتا ہوں حضرت یحییٰ نے پوچھا کیا ان میں میرے واسطے بھی کچھ ہے کہا کہ جب آپ سیر ہوتے ہیں تو نماز آپ پر گراں کر دیتا ہوں (کم خوردن کے مضامین دیکھنے ہوں تو ہماری کتاب مسمیٰ بآثار سعید میں دیکھو یہ کتاب بقیمت عہ فی حصہ ہم سے مل سکتی ہے) اور ذکر الٰہی آپ پر بار ہو جاتا ہے۔ حضرت یحییٰ نے پوچھا کہ اس سے علاوہ اور بھی کچھ ہے کہا بخدا اور کچھ نہیں۔ حضرت یحییٰ نے کہا خدا کی قسم آیندہ ہرگز پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاؤنگا۔ ابلیس بولا خدا کی قسم اب کبھی کسی مسلمان کی خیرخواہی نکرونگا۔ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس لعین اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور ان لشکروں میں سے شیطان کے نزدیک زیادہ مقرب وہ ہوتا ہے جو بڑے سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے پھر اُنکی جانچ کرتا ہے ایک کہتا ہے کہ میں نے ایسا کیا ایسا کیا پھر آکر ایک کہتا ہے کہ فلاں شخص اور اُسکے اہل

پتہ دہلی چتلی دروازہ۔ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید جس میں ایکسو
گیارہ نباتات ہیں قیمت دو روپیہ کو ملے اور شرح کریما عہ۔ ملتا ہے

میں تفرقہ ڈالدیا یہ سُنکر شیطان اُسکو اپنے قریب بٹھاتا ہے یا بغل میں لے لیتا ہے۔ اور
کہتا ہے کہ ہاں تو اچھا ہے اور تو نے بڑا کام کیا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فرمایا رسول کریم نے کہ شیطان اس بات سے نا اُمید ہو
گیا ہے کہ نمازی لوگ اسکی پرستش کریں لیکن انکے درمیان لڑائی جھگڑا ڈالنے میں انپر
قابو پاوے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم نے کہ شیطان اپنی سونڈ کو فرزند آدم
کے دل پر رکھے ہوئے ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اُس وقت سونڈ پیچھے ہٹا لیتا
ہے۔ اور اگر خدا کو بھول جاتا ہے تو اُسکے دل کو نگل جاتا ہے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

ابن مسعود راوی ہیں کہ فرمایا رسول کریم نے کہ شیطان کا گذر ایک جماعت پر ہوا جو یادِ
خدا کر رہی تھی اُسنے انکو فتنہ میں ڈالنا چاہا مگر تفرقہ پردازی نکر سکا۔ پھر اور ایک جماعت
میں آیا جو دنیا کی باتیں کر رہے تھے انکو بہکایا۔ یہانتک کہ کشت و خون ہونے لگا۔ خدا
کا ذکر کرنے والے ان میں بیچ بچاؤ کرنے کے لئے اُٹھے اور اس طور سے ان میں تفرقہ پڑ گیا۔

حضرت عقیل سے روایت ہے کہ ایک راہب پر شیطان ظاہر ہوا اُس نے اس سے پوچھا
کہ اولاد آدم کی کونسی ایسی خصلت ہے جو انکی بارے میں تیری بہت معاون ہوتی ہے شیطان
نے جواب دیا کہ تیزی و غضب غصہ۔ ور جب انسان تند مزاج ہوتا ہے تو ہم شیاطین اسکو اس
طرح اُلٹتے پلٹتے ہیں جیسے لڑکے گیند کو لڑھکاتے پھیرتے ہیں۔ اعوذ باللہ الی آخرہ۔

ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی ہے ابلیس اپنے لشکروں کو منتشر
کر دیتا ہے کہ جو تم میں سے کسی مسلمان کو گمراہ کریگا میں اُسکو تاج پہناؤں گا۔ پھر ایک ان میں
سے آکر بیان کرتا ہے میں نے فلاں مسلمان سے اسکی بیوی کو طلاق ہی دلوا کر چھوڑا
ابلیس کہتا ہے کہ عجب نہیں کہ پھر وہ انکی خدمت کرنے لگے۔ ایک اور کہتا ہے کہ میں نے
فلاں مسلمان سے اُسکے ماں باپ کی نافرمانی کرا کر چھوڑی۔ شیطان کہتا ہے کہ عجب نہیں کہ

پتہ دھلی چتلا دروازہ حفیظ اللہ خان ۔ آثار سعید جسمین ایکسی
گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ ہے اور شائع کریگا ۔ ۲۰ کو ہے

وہ پھر انکی خدمت کرنے لگے۔ ایک اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو شراب پلا کر چھوڑی شیطان کہتا ہے کہ تو نے بڑا کام کیا۔ ایک اور بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں مسلمان کو زنا کرا کے چھوڑا شیطان کہتا ہے کہ تو نے بھی بڑا کام کیا۔ ایک اور کہتا ہے کہ فلاں سے قتل ہی کرا کے چھوڑا شیطان کہتا ہے کہ تو نے بڑا کام کیا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

مکائد شیطان بہت ہیں اور اسکے مکائد سے بچنا بہت مشکل ہے کیونکہ وہ آدمی کو اسکی مرغوب الطبع چیز پر ابھارتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے کشتی کے لئے دریا کا بہاؤ ہوتا ہے دیکھو کس تیزی سے کشتی رواں ہوتی ہے۔ جبکہ فرشتوں ہاروت و ماروت میں خواہش نفسانی کا مادہ پیدا کر دیا تو وہ ضبط نہ کر سکے۔ لہٰذا جب فرشتے کسی مسلمان کو ایمان پر مرتا ہوا دیکھتے ہیں تو اسکی سلامتی سے تعجب کرتے ہیں۔ عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ جب بندہ مومن کی روح آسمان پر لیجاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ سبحان اللہ اس بندہ کو خدا نے شیطان سے نجات دی۔ تعجب ہے کہ یہ بیچارہ کیونکر بچ گیا۔

ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس سے اٹھ کر باہر تشریف لیگئے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ مجھکو رشک ہوا پھر آپ میرے پاس آئے تو مجھکو سوچ میں پایا فرمایا اے عائشہ تجھکو کیا ہوا۔ کیا تجھے رشک ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا مجھ ایسی عورت کو آپ ایسے کے بارے میں کیونکر رشک نہو۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تجھ پر تیرا شیطان غالب آیا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا اور کیا ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکے ساتھ۔ فرمایا میرے ساتھ بھی۔ مگر پروردگار عزوجل نے مجھے اُس پر غالب کر دیا ہے۔ مجھے سوا نیک کام کے نہیں بتاتا۔

شیطان آدمی میں خون کی طرح دوڑتا ہے حضرت ام المومنین صفیہ رضہ نے فرمایا کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے میں رات کو آپکی زیارت کے لئے گئی اور

مکائد شیطان
ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہے
شیطان آدمی میں خون کی طرح دوڑتا ہے

مقدس ہلی چتلہ دراز از حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید جسمیں ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ ھے اور شرح کریا بھی۔ [illegible]

آپ ایسے باتیں کر کے واپس آنے لگی۔ آپ میرے ساتھ مجکو گھر پہنچانے کے لئے ہو لئے اتنے میں دو آدمی انصار کے نمودار ہوئے اُنہوں نے جب حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیزی سے آگے بڑھے۔ آپنے ان سے فرمایا ٹھیرو ٹھیرو میرے ساتھ صفیہ ہے۔ وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں تمہارے دلوں میں خیالِ فاسد یا کوئی بات نہ ڈالدے۔ اس سے یہ بات نکلی کہ انسان کو ہر امور مکروہ سے بچنا مستحب ہے کہ جس سے بدگمانیاں پیدا ہوں اور دلوں میں خطرے گذریں۔ اور چاہیئے کہ عیب سے اپنی برارت کر کے لوگوں کے ظن سے بچنے کی کوشش کرے۔ اِس ہی بارے میں امام شافعی سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا خوف ہوا کہ کہیں ان دونوں انصاریوں کے دل میں کوئی خیال ناقص نہ آوے۔ جسکی وجہ سے وہ کافر ہو جاویں۔ اور یہ آپ کا فرمانا انکی بہتری کے لئے تھا۔ کچھ اپنے نفع کے واسطے نہیں۔

شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان

پہلے بھی ہم مجملاً شیطان سے پناہ چاہنے کا حال بیان کر چکے ہیں۔ اب پھر قند مکرر کی طرح پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تلاوت قرآن مجید کے وقت شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ الخ یعنے جب تم قرآن شریف پڑھو تو شیطان مردود سے پناہ مانگو۔ اور جادو کئے جانے کے وقت ارشاد فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ ابو التیاح کہتے ہیں میں نے عبد الرحمٰن بن جیش سے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی ہے۔ وہ بولے ہاں۔ میں نے کہا بھلا یہ تو بتاؤ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شیاطین نے مکر گانٹھا تھا تو آپنے کیا کیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ شیاطین جنگل کے میدانوں سے اور پہاڑوں کی گھاٹیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

پتہ دھولچاڑ دروازہ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید جسمین ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ کو ہے اور شرح کرایا۔ ہم رکو ملیگا

ٹوٹ پڑے تھے۔ اور اُن میں ایک شیطان اپنے ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے ہوئے تھا کہ آپکے چہرۂ مبارک کو جلاوے۔ اتنے میں آپکے پاس حضرت جبرئیل ؑ آئے اور کہا یا رسول اللہ کہیے۔ فرمایا کیا کہوں۔ کہا یہ دعا پڑھیے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰن راوی نے بیان کیا کہ اس دعا کے پڑھنے سے شیاطین کی آگ بجھ گئی اور خدا نے اُنکو شکست دی۔

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک کے پاس شیطان آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تم کو کس نے پیدا کیا وہ کہتا ہے کہ خدا نے پھر پوچھتا ہے کہ خدا کو کس نے بنایا۔ جب تم میں سے کسی کے دل میں یہ خیال آئے تو یوں کہنا چاہیے اٰمنت باللّٰہِ ورسلہ اِس کہنے سے یہ خیال جاتا رہیگا۔

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرزند آدم کو شیطان بھی چھوتا ہے اور فرشتہ بھی۔ جب شیطان چھوتا ہے تو انسان بُرائی میں پڑ جاتا ہے اور حق کو جھٹلاتا ہے اور جب فرشتہ چھوتا ہے تو نیکی کی طرف جھکتا ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے۔ جب تمہارے دل میں خیال نیک آئے تو سمجھو خدا کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اور جب بُری بات جی میں آئے تو اللہ سے کہ شیطان سے پناہ مانگو پھر آپنے یہ آیت پڑھی اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ترجمہ شیطان تمکو محتاجی کا وعدہ دیتا ہے اور بُری باتیں بتاتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

ابن عباس راوی ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے لئے تعویذ فرماتے تھے اور اس طرح کہتے تھے اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ پھر فرماتے تھے کہ اسی طرح میرے باپ ابراہیم علیہ السلام بھی اسمٰعیل واسحٰق کے لئے پناہ مانگا کرتے تھے یہ حدیث صحیحین میں ہے۔

پتہ دھلی چتلی دروازہ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید جسمیں ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ ۲ اور بشرح کریما۔ ۴/۔ کو ملیگا

ثابت سے روایت ہے کہ مطرف نے کہا کہ میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ فرزند آدم اللہ عزوجل اور ابلیس کے درمیان میں پڑا ہے اگر خدا چاہتا ہے تو اسکو محفوظ رکھکر بچا لیتا ہے۔ اور اگر چھوڑ دیتا ہے تو شیطان اسکو لیجاتا ہے۔ تمثیلاً عرض کیا جاتا ہے ابلیس کی مثال متقی اور دنیادار کے ساتھ ایسی ہے جیسے کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا اور اسکے سامنے کھانا نہ ہو اس پر کتے کا گذر ہوا اور اس آدمی نے کتے کو دھتکارا تو کتا جھٹ چلدیا۔ پھر دوسرے شخص پر گذرا اور اس کے آگے کھانا اور گوشت ہے۔ جب وہ ڈانٹتا ہے تو وہ بھاگتا نہیں۔ پہلی مثال متقی کی ہے کہ اسکے پاس شیطان آتا ہے تو اسکے دور کرنے کے لئے فقط ذکر خدا کافی ہے اور دوسری مثال دنیادار کی ہے۔ کہ اس سے شیطان دور نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ ہر ایک سے ملا جلا رہتا ہے۔

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ اکثر اوقات شیطان ہوشمند اور عاقل آدمی پر ہجوم کرتا ہے اور خواہش نفسانی کو دلہن کی صورت میں اسکی نظروں میں جلوہ گر کرتا ہے۔ وہ شخص اسکو دیکھکر شیطان کی قید میں پھنس جاتا ہے اور اسکے پاس آدمی کے قابو میں لانے کے لئے زنجیر جہل ہے۔ و نادانی ہے اور خواہش نفسانی۔ جبتک ایمان کی زرہ مومن پر رہتی ہے اس کا تیر کارگر نہیں ہوتا

شیطان سے امن میں ہونا۔ جو شخص اس دعا کو ماہ محرم کی ابتدائی تاریخوں میں پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اس شخص نے اپنی بقیہ عمر میں مجھ سے امن حاصل کیا اور خداتعالیٰ اس بندے کی حفاظت کے لئے دو فرشتے مقرر کرتا ہے جو اس بندے کی شیطان اور شیاطینوں سے حفاظت کرتے رہتے ہیں دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَبَدِیُّ الْقَدِیْمُ الْاَوَّلُ وَعَلٰی فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ وَكَرِیْمِ جُوْدِكَ الْمُعَوَّلُ وَھٰذَا عَامٌ جَدِیْدٌ قَدْ اَقْبَلَ سَالِكَ الْعِصْمَةَ فِیْهِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَاَوْلِیَائِهٖ وَالْعَوْنَ عَلٰی ھٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالِ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ زُلْفٰی یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جو اس دعا کو ماہ ذی الحجہ یا شروع ماہ محرم میں پڑھتا ہے۔ تو شیطان اس سے مایوس ہو کر کہتا ہے میرے ایک سال کی محنت اس شخص نے ایک ہی گھڑی میں برباد کر دی۔ یہ دونوں دعائیں رسالہ نفحات نبویہ سے نقل کی ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیطان سے امن میں ہونا

أعلمت في السنة مما عنه ولم أتب منه وحلمت فيها على بفضلك بعد قدرتك على
عقوبتي ودعوتني الى التوبة من بعد جرائتي على معصيتك فاني استغفرلي وعلمت
فيها مما ترضاه وعدتني عليه الثواب فاسالك ان تتقبله مني ولا تقطع رجائي منك
يا كريم۔ یہ دونوں دعائیں آثار سعید جلد دوم میں بھی بیان ہوئی ہیں۔

فضائل بسم اللہ میں ہے۔ جو شخص بسم اللہ شریف پڑھتا ہے تو شیطان اس طرح پگھلتا ہے جیسے
سیسہ پگھلتا ہے آگ سے۔ اس حدیث کے انس راوی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جب بنی آدم پیشاب کے لئے یا پیخانہ کے لئے یا عورت سے صحبت کے لئے برہنہ ہوتا ہے تو شیطان
اور جن انکے سب کاموں میں خلل ڈالتے ہیں اور ستاتے ہیں۔ اور جب بسم اللہ برہنہ ہونے سے
قبل پڑھتا ہے تو شیطان اور جن میں ایک آڑ ہو جاتی ہے تو پھر انکے بدنوں کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

جو لوگ اپنے سلسلۂ کلام میں ایسے مضامین جو نفس کا جوش ابھاریں اور دلوں میں سرور لاویں اور
محض اس لئے کہ اپنی باتوں کو رنگین کریں عشقیہ شعر و غزلوں سے اپنے مضامین کو آراستہ کرتے
ہیں یہ ابلیس کی تلبیس ہے اس سے بچنا چاہیے۔ تم اللہ کی محبت کا اشارہ کرتے ہو اور جبکہ
عوام انکی مجلس میں بھرے ہوئے ہیں اور انکے دلوں میں جوش شہوت بھرا ہوا ہے جو اس طرح
کلام سے ابل پڑتا ہے۔ اس طرح کا وعظ خود گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ جیسا اس زمانہ میں
چار چار پانچ پانچ مل کر راگ سے پڑھتے بلکہ گاتے ہیں۔ بعضے واعظ بناوٹ سے وجد کرتے ہیں۔
اگر کچھ دل میں بھی ہو اور اس سے زیادہ بتاتے ہوں اور جسقدر جماعت کی کثرت ہو اسی قدر بناوٹ
زیادہ ہوتی ہے جس نے یہ جھوٹی بناوٹ کی وہ آخرت میں خوار و خراب ہوگا اور در اصل سچا ہے
تو وہ ریاکاری کے میل سے نہ بچا۔ ماہ محرم میں مرثیہ کے اشعار نوحے پڑھتے ہیں مثلاً حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ کیواسطے مرثیہ پڑھتا ہے اور ان اشعار میں انکی حالت تنہائی و بیکسی و غریب الوطنی
و دشمنوں کا نرغہ اور مصائب جھوٹ سچ ملا کر ایسی طرح بیان کرتا ہے کہ عورتیں ڈاڑھیں مار مار کر رونے
لگتی ہیں اور مجلس وعظ ماتم خانہ ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اہل آخرت کیواسطے صرف اسی قدر لائق

وعظ و پند عشقیہ غزلوں کے ساتھ مگر شیطان سے خالی نہیں

بھدھلی چترا دو اترہ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید جسمیں ایکسو
گیارہ دبانات ہیں قیمت دو روپیہ ہے اور شرح کرایہ ۔۲۔ کو ہے

ہے کہ پیارے بزرگوں کی شہادت و وفات پر صبر و ثبات کی تلقین کریں۔ اور لایق نہیں کہ جھوٹی سچی روایات کو بیان کریں۔ اور مستورات سیدہ کا نام لیں اور انکے نام سے نوحہ بیان کریں۔ کیا اس طرح کے بیان کرنے والے آخرت کے قائل نہیں کہ شہادت مصیبت کا ثواب جو یہاں سے کما کر آخرت میں بلند درجات کا حصول ہو اس کا خیال بھی نہیں آتا ہے یہ بُرا رویہ عام میں پھیل گیا ہے ذکر شہادت سادگی کے ساتھ آثار سعید میں ماہ محرم میں ہمنے لکھا ہے شائقین اس کو ملاحظہ کریں فقط سچا واعظ وہ ہے جو نیک نیتی سے نصیحت کا قصد کرتا ہے اور دوسرے واعظوں سے حسد نہیں کرتا۔ بلکہ انکو اپنے کام کا مربی اور قوت بازو سمجھتا ہے خالص ارادے والے کا خلاصی خلق مقصد ہوتا ہے جو کوئی اس کا مددگار رہتا ہے وہ اسکو غنیمت جانتا ہے اور اس کا ہونا اُسکو ناگوار نہیں ہوتا۔ مقصود وعظ و نصائح سے صرف یہی ہے کہ معلوم ہو جائے اور سمجھ لے جب سمجھ لیا تو اُسکے ذریعہ سے عمل کیجانب ترقی کرنا چاہیئے یہی مقصود ہے۔

تلبیس ابلیس میں ہے کہ ابلیس نے علوم میں کامل لوگوں پر تلبیس ڈالی کہ راتوں کو جاگتے ہیں اور دن میں جان گھلاتے ہیں یعنے تصنیفات کی مشقت اُٹھاتے ہیں۔ ابلیس انکے دل میں ڈالتا ہے کہ تم لوگ دین پھیلاتے ہو اور دل میں اُنکے یہ خیال ہوتا ہے کہ نام مشہور ہو اور آواز بلند ہو اور مسلمانوں میں نامور ہوں اور لوگ دُور دُور سے آنکی کتابیں منگوائیں۔ یہ تلبیس اس طرح کھلجاتی ہے کہ اگر انکی تصانیف سے لوگ نفع اُٹھاویں۔ بدون اسکے کہ اُسکے پاس آویں یا جو علما انکی مثل ہیں اُنکے حضور میں طلبہ تصانیف پڑھیں تو وہ خوش ہو جاوے تو ایسی صورت میں بیشک وہ علم پھیلانا چاہتا ہے۔ اور اگر وہ ناخوش ہو اور یہی چاہیئے کہ طلبہ اُسکے پاس آویں تو وہ ناموری چاہتا تھا۔ امام شافعی نے یہ فرمایا ہے کہ جس علم میں کسی نے کوئی کتاب تصنیف کی تو یہی چاہا کہ لوگ اُس سے نفع اُٹھاویں بدون اسکے کہ یہ کتاب میرے نام سے تصنیف ہو ان علما میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر اُسکے اتباع طلبہ بہت ہوں تو وہ خوش ہوتا ہے اور ابلیس اُس پر تلبیس ڈالتا ہے کہ ہماری خوشی اس سبب سے ہے کہ علم سیکھنے والے بہت ہیں۔ حالانکہ نفس میں یہ خوشی ہے

پتہ دھلی پھاٹک دروازہ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید حسین ایکسی گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ ہے اور شرح کریما ہر کو ملتا ہے

کہ اُسکے شاگرد یا ماننے والے بہت ہیں اور نام بلند ہے اِسی قبیل سے یہ کہ انکی باتوں اور علم سے دل میں مغرور ہوتا ہے اور یہ تلبیس اسوقت کھلجاتی ہے کہ اگر ان میں کوئی طالب علم اسکے پاس سے دوسرے کے پاس چلا گیا جو علم میں اِس سے بڑھکر ہے تو یہ اس پر گراں ہوتا ہے حالانکہ اخلاص کے ساتھ تعلیم دینے والے کی یہ صفت نہیں ہوتی۔ کیونکہ خالص نیت سے پڑھانے والے کی صفت ایسے طبیب کی طرح ہے جو خالص ثواب کیواسطے لِلہ علاج کرتا ہے۔ چنانچہ کوئی مریض کسی کے ہاتھ شفا پاوے نیک طبیب کو خوشی ہوتی ہے فقط۔

شیطان دشمن انسان نے بادشاہوں کے دل میں یہ مکر کا جال پھیلا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو محبوب رکھتا ہے اگر یہ نہوتا تو سلطان نہ بناتا۔ اور کیوں بندوں پر اپنا نائب کرتا۔ اِس مکر کے جال سے اِس طرح ہم آگاہ کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ حقیقت میں اُسکے نائب ہیں تو اُسکے قانون شریعت پر حکم کریں اور اسی کی مرضی تلاش کریں تو البتہ وہ انکو پسند کریگا۔ رہا ظاہری سلطنت ہونا تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلطنت بکثرت ایسے لوگوں کو دی جنکو وہ قطعاً دشمن رکھتا تھا۔ اور بکثرت ایسے لوگوں کو دنیا میں سلطنت دی جنکی طرف رحمت کی نظر نہ فرمائیگا (جیسے نمرود اور فرعون وغیرہ) یہ اسکی قدرت کے کرشمہ ہیں اور اسکی نیرنگیاں ہیں کہ بہتوں کو انبیاء و صالحین پر مسلط کر دیا حتیٰ کہ اُنہوں نے انبیاء علیہم السلام و صالحین کو قتل کر ڈالا یہ سلطنت اُنکے لئے باعث رحمت نہیں تھی بلکہ باعث زحمت اَعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

شیطان دشمن انسان بادشاہوں کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ سلطان والی ملک کے لئے ہیبت درکار ہے پھر اُس کا طریقہ نکالتے ہیں اور عالموں کی صحبت کو اپنی شان کے خلاف دیکھتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اپنی جہالت کی رائے پر عمل کرتے ہیں۔ پس جس نے محض ہیبت کے خیال سے خلاف شرع اپنا داب بٹھایا وہ شیطان کے جال میں پھنس گیا اعوذ باللہ مِنَ الشیطٰن الرجیم۔

اور ابلیس یہ کید کا وسوسہ بادشاہوں کے دل میں ڈالتا ہے کہ ہر طرف بہت مضبوط پہرے

پتہ دھاچند ادریوانہ۔ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید حسین ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ ہے اور شرح کریگا۔ ہر کو ملتا ہے

بادشاہت میں شیطان کا جال بہت پھیلا ہوا ہے

رکھو۔ اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ مظلوم کی داد رسی مشکل ہو جاتی ہے۔ اس طرح کرنے سے انصاف نہیں ہوسکتا ہے بے انصافی ہونے سے بادشاہوں کی دین و دنیا تباہ ہوتی ہے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بادشاہ یا کسے باشد کہ یہ سمجھے کہ مال جبر سے خیرات کرنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں یہ سمجھے کہ صدقہ کا ایک پیسہ ہمارے دس پیسہ غصب کا جرم مٹا دیگا یہ باطل اور محال ہے۔ کیونکہ زبردستی چھین لینے کا گناہ باقی ہے اور رہا صدقہ کا درم تو وہ اگر غصب کے مال سے تھا تو وہ قبول نہ ہوگا۔ اور اگر مال حلال سے تھا تو بھی غصب کا جرم معاف نہیں کرا سکتا۔ اس لئے کہ فقیر کو دینا کچھ دوسرے مظلوم کا حق باقی رہنے کو نہیں روکتا۔ بلکہ فقہا کی جماعت کثیر نے کہا کہ غصب وغیرہ حرام مال سے صدقہ دیکر ثواب کی امید رکھنا کفر میں داخل ہے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ مولٰنا عبد الرحمٰن بن علی جوزی کا قول ہے کہ سب سے بڑا دروازہ جس سے ابلیس لوگوں کے پاس آتا ہے وہ جہالت کا دروازہ ہے۔ پس جاہلوں کے ہاں بے کھٹکے داخل ہوتا ہے رہا عالم اس کے یہاں سوا چوری کے کسی طرح نہیں آسکتا اور ابلیس نے بہت سے عابدوں پر تلبیس اس لئے پھیلائی کہ انکو علم شریعت بہت کم تھا۔ کیونکہ عابدوں میں اکثر یہی حالت ہوتی ہے کہ بغیر علم پڑھے عبادت کے لئے گوشہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اب یہ زمانہ ہے کہ خانقاہوں کے دروازے ہی بند ہیں۔ (علم و عمل کی بحث آثار سعید میں لکھ چکے ہیں ناظرین اسکو ملاحظہ کریں) ربیع بن خثیم رح نے فرمایا ہے کہ پہلے علم حاصل کر پھر گوشہ نشین ہو۔

ابلیس نے عابدوں پر یہ تلبیس ڈالی کہ انہوں نے علم پر عبادت کو ترجیح دی حالانکہ نوافل عبادت سے علم افضل ہے۔ نوافل سے درس تدریس میں شامل ہونا بہتر ہے پس ابلیس نے انکی رائے میں یہ جمایا کہ علم سے عمل مقصود ہے اور عمل سے یہی عمل سمجھے جو جوارح سے حاصل ہوتا ہے اور یہ نہ جانا علم بھی قلبی عمل ہے اور قلبی عمل بہ نسبت ظاہری اعضا کے افضل ہوتا ہے۔ بلکہ جوارح کا کوئی عمل بدون قلبی عمل نیت کے درست ہی نہیں ہوتا۔

معافی بن عمران نے ارشاد فرمایا کہ ایک حدیث لکھنا مجھے تمام رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے

شیخ اپنے جملہ احباب سے ملاقات کا پیغام

پتہ دہلی چتلی دروازہ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید جس میں ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ۔ اول شرح کر دہ ماہ

بعض کو شیطان استنجا کرنے میں وہ وسواس ڈالتا ہے کہ گھنٹوں کھڑا استنجا سکھاتا رہتا ہے۔ بعض کی یہ حالت ہے کہ ابلیس نے اُسکو بہت پانی بہانا اچھا بتایا۔ حالانکہ مذہب کے موافق بھی عین نجاست دُور کرنے کے لئے سات کلوخ کے لینے کے بعد جبکہ مخرج سے ادھر اُدھر کچھ نہ لگا ہو تو پانی سے صاف کرنا بس کافی ہے اِس میں وسواس نکرنا چاہیئے۔ بہت سے پانی خرچ کرنے میں چار باتیں مکروہ جمع ہو جاتی ہیں۔ اول پانی میں اسراف۔ دوم عمر برباد کرنا جسکی قیمت کا کچھ اندازہ نہیں ہوسکتا۔ سوم شریعت پر تعلی کرنا کیونکہ شرع نے تھوڑے پانی کے استعمال کی تاکید فرمائی اور اس نے اُس کے حکم کی تعمیل نہ کی۔ چہارم شرع نے تین بار دھونے سے زائد کو ظلم و تعدی ٹھیرایا تھا تو یہ ممنوع میں اول ہی سے داخل ہوا۔ یہانتک کہ وقت اول فوت کیا یا جماعت نماز فوت کی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ وساوس الشَّیَاطِیْنِ +

عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گذر سعد رضی اللہ عنہ کی طرف اس حال میں ہوا کہ وہ وضو کر رہے تھے فرمایا کہ اے سعد یہ کیا اسراف ہے سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا وضو میں بھی اسراف معتبر ہے۔ آپنے فرمایا ہاں اگرچہ تو بہتے دریا پر وضو کرے۔

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کے وسواس کے واسطے ایک شیطان مقرر ہے اس کا نام ولہان ہے تم اِس سے پرہیز رکھو وضو کے قبل اور وضو کے درمیان کی دعاؤں کا شوق ہو تو آثار سعیدیہ میں بیان وضو دیکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ پیشاب سے پرہیز کرو تو اُسکے معنے سمجھنے چاہئیں یعنی پرہیز کرنے کی حد معلوم ہے مطلب یہ ہے کہ جہاں کہیں پیشاب لگ جاوے اُس سے غفلت نکرو بلکہ اُسکو پانی سے دھو ڈالو۔ اور وسواس یہ ہے کہ وہ پانی کے پیچھے لگ گیا۔ اور یہانتک بہاتا رہا کہ وقت نکل گیا۔ اور ایسی بیہودگی میں وقت گذار دیا کہ شرع نے اِس کا

عابد سے کئی گنا علم بہتر ہوتا ہے اور عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم پر عمل

پتہ دہلی چتلی قبر ۔ حفیظ اللہ خان ۔ آثار سعیدیہ جسمیں ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ ہے اور شرح کریما ۔ ۴ر کو ہے

حکم نہیں دیا ہے، علماء وعاقلین کے نزدیک خوبی وقت کی حفاظت ہی اور عبادت میں پانی کے ساتھ تکلف نکرنا۔ وضو میں اعضا تین دفعہ سے زائد نہ دھوئے۔

ابلیس نے بہت سے نمازیوں پر حروف کے مخارج میں تلبیس ڈالدی چنانچہ بعض کو دیکھو کہ وہ الحمد الحمد مکرر سہ کرر کہتا ہے حتی کہ اس کلمہ کے بار بار اور سہ کرر کہنے کی وجہ سے نماز کے ادب سے خارج ہو جاتا ہی۔ اور کبھی ابلیس تشدید نکالنے میں تلبیس ڈالتا ہے اور کبھی غیر المغضوب کے ضاد نکالنے میں تلبیس کرتا ہے حالانکہ مراد تو حرف کو صحیح نکالنا ہوتا ہے ولیکن ابلیس ان لوگوں کو فضولیات زائد کی طرف اس لئے لیجاتا ہے کہ تلاوت میں معانی کی فکر سے خارج ہو کر ایسے مبالغات میں پڑ جاویں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ عثمان بن ابی العاص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری نماز و قرات کے درمیان اور میرے درمیان شیطان نے حائل ہو کر تلبیس ڈالنی شروع کی حضرت نے فرمایا۔ اس شیطان کا نام خنزب ہی جب تجھے ایسا معلوم ہو تو اس اللہ تعالی کی پناہ لینا اور بائیں طرف تھوک دینا تین مرتبہ — میں نے یہی کیا تو اللہ تعالی نے اسکو مجھ سے دور کر دیا

بہت سے عابدوں پر ابلیس نے یہ تلبیس ڈالی کہ رات میں بہت دیر تک بلکہ تمام رات عبادت میں رہتے ہیں اور رات میں جاگتے جاگتے صبح کے قریب سو جاتے ہیں تو نماز فجر بھی جاتی رہتی ہے یا وہ بیوقت اٹھا تو ضروریات سے فراغت کرنے میں جماعت جاتی رہتی ہی یا صبح کو بہت سست اٹھتا ہے تو اپنی آل اور اولاد کیواسطے معاش حاصل کرنے کے قابل نہیں رہتا ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے تو نماز میں بھی قیام کر اور خواب بھی کر۔ اور فرماتے ہیں تم پر اوسط طریقہ لازم ہے۔ انس بن مالک رض نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک رسی بندھی ہوئی لٹکتی ہے۔ فرمایا کہ یہ کیا چیز ہے۔ عرض کیا گیا یہ زینب رض کی رسی ہے کہ جب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتیں یا اونگھ آجاتی ہی تو یہ رسی تھام

پتہ دھرم چند ۱۹ دوا خانہ حفیظ اللہ خان۔ آنا سعید اجسمین ایکسو گیارہ بیماریات ہیں قیمت دو روپیہ ہے اور شرح کر رہا۔ ہم رکو ملتا ہے

کید شیطان بہ نمازیان

لیتی ہیں۔ تو فرمایا کہ اسکو کھول دو پھر فرمایا کہ جب تک تم میں سے آدمی چاق رہے تب تک نماز پڑھے۔ جب اسکو تھکان یا سستی آئے تو باز رہے چنانچہ ام المومنین عائشہ رض نے روایت کی کہ جب تم میں سے کوئی اونگھے تو سو رہے یہانتک کہ اسکی نیند جاتی رہے۔ کیونکہ اونگھتی ہوئی نماز میں غلطی ہونا دشوار نہیں۔

ایک جماعت شب بیداروں پر ابلیس نے تلبیس ڈالی کہ وہ دن میں شب بیداری کے حالات بیان کرتے ہیں مثلاً ایک کہتا ہے کہ فلاں موذن نے فجر کی اذان ٹھیک وقت پر کہی تھی۔ اِس سے غرض یہ کہ اس وقت آپ کی شب بیداری معلوم ہو پھر اگر یہ شخص ریاکاری سے بچ بھی گیا تو کمتر درجہ یہ ہے کہ یہ شخص خفیہ دفتر سے ہٹاکر علانیہ دفتر میں لکھا جاوے گا ایک جماعت پر ابلیس نے یہ تلبیس ڈالی کہ وہ نماز و عبادت و تہجد وغیرہ کے لئے علیحدہ ایک ایک مسجد میں بیٹھ گئے تو یہ لوگ اسی مسجد کے نام سے مشہور ہوئے اور ہر ایک کے ساتھ ایک جماعت معتقد نے شرکت کی اور لوگوں میں انکی خبر مشہور ہوگئی۔ یہ ابلیس کے وسواس میں سے ہے اور معتقدین زیادہ ہوتے ہیں وہ اتنا ہی نفس خوش ہوتا ہے اور یہ عبادت پر زیادہ قیام کرتا ہے کیونکہ اسکو اعتماد ہے کہ اس طرح نیک نام مشہور ہوگا۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت کی کہ مرد کی سب سے بہتر نماز اسکے گھر میں ہے سوائے نماز فریضہ کے مخلصین کو ناگوار گذرتا ہے جب کوئی انکو نماز پڑھتے دیکھتا ہے۔ اور ابن ابی لیلا جب نماز پڑھتے اور کوئی آنے والا آتا تو لیٹ جاتے۔

عابدوں کی ایک جماعت پر ابلیس نے تلبیس ڈالی کہ وہ لوگوں کے مجمع میں رونا شروع کرتے ہیں یہ بات اگرچہ ایسی ہے کہ کبھی نرم دل ہو کر گریہ طاری ہوتا ہے لیکن جو شخص اسکو روک سکے اور نہ روکے تو اسنے اپنے نفس کو ریاکاری کے واسطے پیش کیا۔ دستور ربیع ابن خثیم یہ تھا کہ اگر انھوں نے تلاوت کے واسطے قرآن شریف کھولا ہے اور اچانک کوئی آگیا تو آپ اپنے کپڑے کے نیچے چھپا لیتے سلف کا یہی طرز عمل تھا کہ وہ اپنی عبادت کو حتی الامکان چھپاتے تھے۔ ریا کی بابت جس شخص کو اور مضمون دیکھنا ہو تو آثار سعید بیانِ ریا میں دیکھے۔

شیطان ایسے وسواس ڈالتا ہے جس سے ریا ہوتی ہے

کبھی کسی عابد کے نام پر یہ امر مشہور ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور اُسکو یہ شہرت بھی معلوم ہو جاتی ہے تو بھی اسکی تدارک نہیں کرتا۔ بلکہ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو افطار روزہ چھپاتا ہے تاکہ اسکی شہرت میں فرق نہ آئے اور یہ باریک ریاکاری میں سے ہے۔ اگر وہ اخلاص اور چھپانا چاہتا تو خاصکر ایسے لوگوں کے سامنے افطار کرتا جنکو اس کا دائمی روزہ دار ہونا معلوم ہوا ہے پھر لوگوں سے چھپاکر بدستور روزہ رکھنے لگتا اور ابلیس یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ تم اس واسطے ظاہر کرو کہ لوگ تمہاری اقتداکریں لیکن اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نیت خوب جانتا ہے سفیان الثوری رح نے کہا کہ بندہ مدت سے ایک عمل خفیہ کرتا ہے پھر برابر اُسکو شیطان اُبھارتا رہتا ہے۔ آخر وہ لوگوں سے بیان کرنے لگتا ہے تو خفیہ عمل کے دفتر سے نکالکر علانیہ والوں میں داخل کردیا جاتا ہے۔ جس کا ثواب کم ہے۔

بعض عابدوں کی یہ عادت ہے کہ دوشنبہ و جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں۔ جب وہ کھانے کے لئے بلائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں بھائی آج تو دوشنبہ ہے یا جمعرات ہے۔ اور یہ کہنا کہ میں روزہ سے ہوں اس لئے گراں ہوتا ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حضرت کی معمولی یہ ہے۔ روزہ کے ساتھ اکل حلال ہو تو نورٌ علیٰ نور ہے اور غیبت بھی نہو۔

بعض کو دلچسپی ہوتی ہے کہ لوگ لینے آویں اور حاجی صاحب کے لقب سے پکاریں خانہ کعبہ میں پاک دل معہ تقویٰ و طہارت حاضر ہونا چاہیئے۔ بسا اوقات ابلیس ظاہری صورت حج کی دکھاکر مغرور کرتا ہے۔ حالانکہ حج سے مقصود یہ تھا کہ دلوں سے تقرب ہو نہ کہ بدن سے قرب ہو اور یہ بات جب ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ تقویٰ و طہارت حاصل کرے اور جو لوگ بقدر شمار حج جاتے ہیں کہ بفضل خدا سات حج کئے حالانکہ باطنی پاکیزگی کی طرف توجہ کبھی نہوئی۔ اللہ منتیوں کو استقلال دے اور تلبیس ابلیس سے بچاوے۔

ایک بزرگ سے ایک شخص نے کہا کہ میں حج مکہ کو بغیر زاد راہ کے توکل پر جانا چاہتا ہوں۔ تو اُن بزرگ نے کہا کہ بغیر قافلہ کے اکیلا جا۔ قافلہ کے ساتھ نہ ہو وہ کہنے لگا یہ نہیں ہو سکتا میں قافلہ کے ساتھ رہوں گا۔ پھر اُن بزرگ نے کہا کہ تونے قافلہ والے

روزہ میں ریاکاری کا ذکر

حج میں ریاکاری کا ذکر

یہ دہلی چنار دروازہ حفیظ اللہ خان - آثار سعید جسیمین ایکس
گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ ہیں اور شرح آکر یہاں

آدمیوں پر توکل باندھا ہے۔

مولانا عبد الرحمن بن علی بن جوزی کا قول ہے کہ ابلیس نے بہت لوگوں پر اپنا مکر کیا ہے کہ وہ جہاد کو نکل کھڑے ہوئے اور اُس سے اُنکی صرف یہ مراد اور نیت ہوتی ہے کہ کسی طرح لوگوں میں فخر و عزت حاصل ہو اور لوگ کہیں کہ فلاں مرد غازی ہے اور اکثر یہ مقصود ہوتا ہے کہ شجاع و بہادر کہا جاوے یا غنیمت حاصل کرنی مقصود ہوتی ہے اور اعمال کا مدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ آپ مجھے آگاہ فرماویں کہ آدمی کبھی تو شجاعت کیواسطے قتال کرتا ہے اور کبھی حمیت سے لڑتا ہے اور کبھی فخر و نمود سے ان میں راہ الٰہی میں کس کا قتال ہے آپنے فرمایا کہ جو شخص کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہونے کے واسطے لڑے وہ راہ الٰہی میں ہے۔

ابو علیدہ عنبری نے بیان کیا کہ اہل اسلام صحابہ و تابعین نے جب مدائن دار السلطنت کسریٰ فتح کیا اور وہاں اترے تو مال غنیمت جہاں جہاں مقبوض تھا سب کو جمع کیا اُس وقت ایک شخص جواہرات کے ڈبے لایا اور جو شخص اموال غنیمت جمع کرتا تھا اُسکے حوالہ کیا تو جو لوگ وہاں موجود تھے کہنے لگے کہ واللہ ایسی دولت کبھی نہیں دیکھی اور جو کچھ یہ تمام غنیمت موجود ہے اسکے برابر نہیں ہے اور نہ اسکے قریب پہنچتی ہے۔ پھر اس شخص سے کہا کہ کیا تم نے اس میں سے لیا ہے اُسنے کہا کہ تم جان رکھو واللہ اگر اللہ تعالیٰ کے واسطے نہوتا تو میں اُسکو تمہارے پاس بھی نہ لاتا۔ لوگوں نے جانا کہ اس شخص کے خلوص ایمان و تقویٰ کی شان عظیم ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں فرمایا کہ واللہ میں تم کو نہ بتاؤنگا کہ تم میری تعریف کرو اور نہ تمکو دھوکا دونگا کہ میرے حق میں افراط کرو بلکہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا اور اُس کے ثواب سے راضی ہوں لوگوں نے کچھ خفیہ لوگ اُسکے پیچھے لگائے کہ دیکھو یہ شخص کہاں جاتا ہے جب وہ شخص اپنی قوم میں گیا تو جو لوگ پیچھے لگے تھے تو انہوں نے وہاں اسکی قوم والوں سے پوچھا کہ اُس شخص کا کیا نام ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ عامر بن عبد قیس ہیں۔

عمر بن عبد العزیز خلیفہ نے ایک شخص سے فرمایا کہ اگر میں غصہ میں نہوتا تو تجھے سزا دیتا

مجاہد کی نیت میں شیطان کی غلطی کو مخلص رہا اور فخر و نمود اور لڑائی کو دور پھینکا

مکر شیطان پر نہ چل سکا عامر نے وار نہ ہوا

اور مطلب یہ تھا کہ تو نے مجھے غصہ میں کر دیا اب میں ڈرتا ہوں کہ جو خدا کیواسطے کرنا چاہیئے تھا اُس میں میرا ذاتی غصہ شریک نہو جائے۔

ایک بزرگ کا گذر ایک قوم پر ہوا جو جوا کھیلتے تھے اُن سے فرمایا کہ اے میرے بھائیو تم لوگ ایسے مسافر کے حق میں کیا کہتے ہو جو رات بھر سوتا رہا اور دن بھر کھیل میں پڑا رہا تو سفر کس وقت پورا کرے۔ ان میں سے ایک جوان چوکا و بیدار ہوا اور کہا کہ اے قوم یہ بزرگ ہم لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ پھر اس نے توبہ کی اور اس حرکت سے باز آیا۔

ایک بزرگ کی بزرگی کی خبر شاہِ وقت تک پہنچی تو وہ بادشاہ اُسکے دیدار و سلام کے لئے روانہ ہوا جب وہ قریب آیا تو اُس سے کہا گیا کہ بادشاہ آپکے سلام کیواسطے آیا ہے اُس بزرگ نے کہا کس لئے کہا کہ تاکہ آپ سے پند و نصائح سنکر مستفید ہو۔ کہا اُس سے واپس کردو۔ پھر غلام سے پوچھا کہ بھلا تیرے پاس کچھ کھانا موجود ہے اُس نے کہا کہ کچھ چھوہارے وغیرہ پھل ہیں۔ شیخ نے اُنکو مانگا تو دسترخوان ٹاٹ پر رکھ دیئے گئے شیخ نے کھانا شروع کیا حالانکہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ اتنے میں بادشاہ آنکر کھڑا ہوا اور سلام کیا تو شیخ نے کچھ خفیف جواب دیا۔ پھر اپنے کھانے پر متوجہ ہو گئے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ وہ شیخ کہاں ہیں۔ کہا گیا کہ یہ وہی ہیں۔ کہا کہ جو کھانے میں مشغول ہیں۔ کہا گیا جی ہاں۔ بادشاہ نے کہا کہ اسکے پاس کچھ خوبی نہیں ہے اور پھر کر چلا گیا۔ تو شیخ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے اِس ذریعہ سے مجھے میرے پاس سے پھیر دیا۔

داؤد ابن ابی ہند نے بیس سال تک روزہ رکھا اور اُنکے گھر والوں کو معلوم نہ ہوا اُنکا طرز عمل یہ تھا کہ وہ اپنا کھانا گھر سے لیکر بازار کو جاتے اور راہ میں صدقہ کر دیتے اور بازار والے یہ سمجھتے کہ اپنے گھر سے کھا کر آئے ہونگے اور گھر والے جانتے کہ اُنہوں نے بازار لیجا کر کھایا ہوگا اِس طرح مردانِ خدا کا طریقہ تھا۔

عبداللہ بن حنظلہ نے کہا کہ عبداللہ بن سلام رضؓ اپنے سر پر لکڑیوں کا گٹھا لادے ہوئے گذرے تو کچھ لوگوں نے آپ سے کہا کہ کیا باعث ہے کہ آپ ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ نے

ایک بزرگ کی ملاقات و نصیحت سے جواری کا تائب ہونا

آپ کو مقدرت دی ہے۔ یہ کام اوروں سے لے سکتے ہیں۔ کہا میں چاہتا ہوں کہ اس ذریعہ سے نفس کا تکبر دور کردوں اور ارشاد کیا کہ مجھے رسول اللہ علیہ وسلم سے پہنچا ہے کہ جنت میں بندہ نہیں داخل ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ضرورت کی چیز خود خریدتے اور خود اٹھالاتے تھے۔ خلیفہ اول ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کندھے پر کپڑے لادے جاتے تھے اور انکی خرید وفروخت کرتے تھے۔ مریضوں کی عیادت کو جاتے وغیرہ وغیرہ۔ پیروں و علماؤں حکیموں۔ اور انگلش کے خواندوں نے آج کل اس سنت کو پس پشت ڈال دیا ہے اے سعید آجکل ذرا دولت مقدرت والوں کو تو نہ دیکھے گا کہ وہ اپنے گھر کے ضروریات کو پورا کرتے ہوں۔ یہ کام نوکروں پر یا غریب ہمسایوں پر ڈال رکھے ہیں۔ رہ مستقیم کجاست از کجا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ حالت تھی کہ انکے پاس کچھ نہ ہوتا تو خوش ہوتے تھے۔ اے سعید تیرا یہ حال ہے کہ ذخیرہ رکھتا ہے اور افلاس کے ڈر سے مال جمع کرتا ہے۔ گویا خدا کے رزق کے ضامن ہونے پر تجھے یقین نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا گناہ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دنیا کی فوت شدہ چیز پر افسوس کریگا وہ ایک سال بھر کی راہ دوزخ سے قریب ہوگا۔ تیری یہ حالت ہے کہ ذراسی چیز کے فوت ہوجانے پر افسوس کرتا ہے۔ اور عذاب الٰہی کے نزدیک ہونیکی پروا نہیں کرتا۔

اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کے ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے اور سعد کو فرمایا کہ تمھارے اپنے وارثوں کو خوش حال چھوڑ مرنا اس سے بہتر ہے کہ انکو ایسی حالت میں چھوڑ جاؤ کہ محتاج ہو کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور نیز آنحضرت نے فرمایا کہ مجھکو ابوبکر کے مال سے بڑھکر کسی کے مال نے نفع نہیں دیا۔ قرآن شریف میں ہے وَلَا تُؤتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللهُ لَكُمْ قِيَامًا یعنے تم اپنے مال جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے باعث قیام قرار دیا ہے بیوقوفوں کو مت دے ڈالو۔ اور نیز اللہ عزوجل نے ناسمجھ آدمی کو مال سپرد کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ یعنے جب تم یتیموں کو دیکھو کہ اچھی طرح سمجھ آگئی۔ تو انکے مال انکو دیدو۔

اللہ تعالیٰ نے اسکی حفاظت کا حکم فرمایا ہے کیونکہ اسکو آدمی کے لئے باعث قیام بنایا۔ اور آدمی شریف ہی جو چیز شریف کے لئے باعث قیام وحیات ہو۔ وہ بھی شریف ہی۔ پس مال اسقدر اچھا ہے کہ قوت لایموت ہو جس سے یادِ مولیٰ ہو۔ نہ کہ گنج مار ہو۔

اور ارشادِ نبی کریم ہے ۔۔ بہتر اچھا مال اچھے آدمی کے لئے بہت بہتر ہوتا ہے۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ میرے لئے رسول اللہ نے خیر و برکت کی دعا کی اور دعا کے آخری الفاظ یہ تھے خداوندا انس کو مال و اولاد زیادہ عطا فرما۔ اور اس میں برکت دے۔

عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہا کہ میں نے کعب بن مالک سے سُنا اپنے توبہ کرنے کا قصہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میری تمنا یہ ہے کہ اپنا مال خدا و رسول کے لئے خیرات کر دوں ارشاد فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس رہنے دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

مولانا عبدالرحمن بن علی جوزی رح کہتے ہیں کہ مال کا زیادہ ہونا حجاب اور عذاب ہی۔ اور مال کا رکھ چھوڑنا توکل کے منافی ہے۔ اِس امر کا تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مال جمع کرنے میں فتنہ کا خوف ہی اور اسی لئے جماعت کثیر نے مال سے پرہیز کیا ہے اور اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ حلال طریقہ سے مال کا جمع کرنا بہت کم ہوتا ہے اور اُسکے فتنہ سے دل کا سلامت ہونا بعید ہے اور باوجود مال کے آخرت کی یاد میں دل کا مشغول ہونا شاذ و نادر ہے اور اسی وجہ سے مال کے فتنہ کا خوف ہوا کرتا ہے۔ باقی رہا مال کا حاصل کرنا تو بات یہ ہی کہ جس شخص کو ذریعہ حلال سے بقدر کفاف حاصل کرنے کی احتیاج ہے تو ایسا امر ہے جو ضروری ہی اور جس شخص کا مقصود طریق حلال سے مال جمع کرنا اور بڑھانا ہو تو ہم اُسکے مقصود پر غور کرینگے۔ اگر صرف فخر اور بڑائی چاہتا ہے تو بہت بُرا مقصود ہے اور اگر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی عفت چاہتا ہے اور آئندہ زمانہ کی آفتوں سے ذخیرہ رکھتا ہی اور یہ چاہتا ہے کہ بھائیوں کی امداد کرے۔ فقیروں کو خوش کرے۔ نیک کام کا سرانجام دے تو اُسکے قصد پر اُس کو ثواب ملیگا۔ اور اس نیت سے اُس کا جمع کرنا بہت سی عبادتوں سے افضل ہوگا صحابہ رضی اللہ عنہم کی نیتیں مال جمع کرنے میں خلل سے پاک تھیں

پتہ دہلی چتلا دروازہ۔ حفیظ اللہ خان۔ آنا سعید جسمین ایکسو
گیارہ بدعات ہیں قیمت دو روپیہ۔ اور شرح کیمیا۔ م۔۔۔

کیونکہ اُنکے مقاصد نیک تھے۔

اور آپکو بتاؤں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام سے جب اُنکے بیٹوں نے آکر کہا کہ اگر آپ یامین کو بھیجدیں تو ایک غلّہ اونٹ زیادہ ملیگا۔ تو آپنے یامین کو بھیجدیا۔ اور حضرت شعیبؑ نے اپنے نفع لینے کو مقدم کیا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ سے کہا فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِکَ یعنے اگر تم دس برس پورے بکریاں چراؤ گے تو تمہاری عنایت ہے۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام جب شفا پا چکے تو ایک سونے کی ٹڈی اُنکے پاس سے گذری وہ اپنی چادر اُسکے پکڑنے کو پھیلانے لگے تاکہ زیادہ مالدار ہوجائیں۔ ارشاد ہوا کہ اے ایوب کیا تیرا پیٹ نہیں بھرا۔ عرض کیا اے پروردگار تیرے فضل سے کس کا پیٹ بھرتا ہے۔ غرضکہ مال جمع کرنا ایک ایسا امر ہے جو طبیعتوں میں رکھا گیا ہے۔ اِسی طرح سعد بن عبادہ دعا مانگا کرتے تھے کہ خداوندا فراخ دستی عطا فرما۔

قطعہ اے خالق ہر بلند و پستی ٭ شش چیز عطا بکن زہستی ٭ علم و عمل و فراخ دستی ٭ ایمان و امان و تندرستی ٭

صوفیت جتلانے کے لئے رنگین کپڑے پہنتا ہے۔ تو وہ سپید لباس کی فضیلت فوت کرتا ہے۔ اگر بلا ضرورت پیوند پر پیوند لگاکر۔ یا نئے کپڑے جو نمونہ کے آتے ہیں اُنکو سی کر گدڑی بناتا ہے۔ اور یہ باعثِ شہرت ہے اور شہرت کے لباس سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب کپڑوں میں سفید کپڑا پہنا کرو۔ کیونکہ وہ سب کپڑوں میں اچھا کپڑا ہے اور اسی میں اپنے مرنے والے کو کفن دیا کرو۔ اور فرمایا رسول اللہ نے تم سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ بہت پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں اور انہیں میں اپنی موتی کو کفنایا کرو اور یہی سفید کپڑا اہلِ علم کے نزدیک بھی مستحب ہے۔ ہاں سُرخ حلہ آپنے پہنا ہے اور سیاہ عمامہ باندھا ہے مگر مسنون لباس تو فقط یہ ہے جس کا آپ حکم دیتے تھے اور جس پر مداومت فرماتے تھے۔ اِس میں بھی شک نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سیاہ و سبز لباس پہنا کرتے تھے۔ مگر اب اپنے کو درویش ظاہر کرنے کے لئے اور ان کپڑوں میں شہرت دینے کے لئے جو پہنے جاتے ہیں یہ منع ہے۔ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شہرت کا لباس پہنے گا جبتک اُسکو نہ اُتار لیگا اللہ تعالیٰ اُس سے روگردان رہیگا

بتہ دھلی چتلا دروازہ - حفیظ اللہ خان - آثار سعیل جسمین ایکسو گیارہ بیانات ہین قیمت دو روپیہ - اور شرح کریما - ۴ر

ثفیان ثوری نے کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم دو شہرتوں کو مکروہ جانتے تھے ایک تو ایسے نفیس کپڑے جنکی وجہ سے مشہور ہوجائے اور لوگ اُسکی طرف آنکھیں اُٹھائیں اور دوسرے ایسے ردی کپڑے جن سے حقیر ہوجائے اور ذلیل سمجھا جاوے پس اتنا نیچا بھی اپنے کو نہ کرنا جائے جو باعث ذلت ہو۔ نہ بہت اُونچا رکھے جیسے گھوڑے کا سوار ہوتا ہے درمیانی ہو اور لباس اترانے کی راہ سے نہ پہنے۔ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ ریا کی غرض سے صوف کا لباس پہنتے ہیں اُن سے اللہ کے سامنے زمین فریاد کرتی ہے۔ لباس سے اپنا زہد و تقویٰ ظاہر نکرے۔ صوف کا کپڑا فخریہ پہنا جاتا ہے یہ بُرا ہے پس اوسط درجے کا لباس پہننا چاہیئے نہ بہت بڑھیا نہ بہت ہی گھٹیا۔ راوی عمر بن خطاب ہیں کہ اُنہوں نے ایک حلہ سنہری داریوں والا مسجد کے قریب بکتا ہوا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ جمعہ کے لئے اور باہر سے آنے والوں کے لئے یہ حلہ خرید فرما لیتے تو بہت بہتر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پر تکلف لباس وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں آنحضرت نے اُسکے پر تکلف ہونیسے انکار فرمادیا

جابر رضہ نے کہا ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان پر ہم سے ملنے کو تشریف لائے ایک آدمی کے بال پریشان دیکھے فرمایا کیا اِس شخص کو ایسی چیز نہیں ملتی۔ جس سے اپنے بال درست کرلے۔ پھر ایک آدمی کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا کیا اس شخص کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے اپنے کپڑے دھولے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ صحابہ کی ایک جماعت دروازے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں تھی۔ آپ انکے پاس جانے کو اُٹھے۔ گھر میں ایک ناند تھی جس میں پانی بھرا تھا۔ آپ اُس میں دیکھ کر سر کے بال اور ریش مبارک درست فرمانے لگے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ بھی ایسا کرتے ہیں فرمایا ہاں۔ جب آدمی اپنے بھائیوں کے سامنے جائے تو اپنے آپ کو درست کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں ہر ایک پسند کرتا ہے کہ اُس کا لباس اچھا ہو اور خوبصورت

معلوم ہوا ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو محبوب رکھتا ہے۔ غرور اسکو کہتے ہیں کہ حق بات کی سرکشی کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ یہ حدیث صرف صحیح مسلم میں ہے اور معنی یہ ہیں کہ حق سے گردن کشی کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا غرور کا باعث ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے نفسوں کو عمدہ کھانے سے محروم رکھو کیونکہ اسی کی وجہ سے شیطان کو رگوں میں دوڑنے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔

شیطان رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا برتن جسکو آدمی بھرتا ہے وہ پیٹ ہی فرزند آدم کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اسکی پشت کو سیدھا رکھیں۔ اور اگر مجبوری ہی آپڑے تو ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے رکھے اور بالکل نفس کو مار نہ ڈالو وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اپنے نفسوں کو مار نہ ڈالو۔

ابو خلیل طوسی کہتے ہیں جب انسان مزیدار چیزیں کھائے گا تو اس کا دل سخت ہو جائیگا اور موت سے نفرت کرے گا اور جس وقت اپنے نفس کو اسکی خواہش سے روکے گا اور لذتوں سے محروم رکھے گا تو اس کا نفس یہ آفتیں اٹھا کر موت کا خواہشمند ہوگا بھوکا رکھکر تابع کرو نہ یہ کہ بالکل کھانے کو نہ دو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں۔

جابر بن عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت میں ایک مریض کی عیادت کو تشریف لائے اور پانی مانگا وہاں ایک حوض قریب تھا۔ فرمایا اگر تمہارے یہاں مشکیزے میں رات کا پانی ہو تو لاؤ ورنہ پھر بھی حوض کا پانی پی لینگے حدیث بخاری میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حوض میں صاف شیریں پانی لایا جاتا تھا۔ مولانا عبد الرحمن بن جوزی نے کہا ہے کہ یہ بات بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ گدلا پانی گردہ میں سنگریزہ اور جگر میں سدہ پیدا کرتا ہے۔ اور ٹھنڈا پانی اگر اسکی برودت معتدل ہو تو معدہ کو مضبوط۔ اور شہوت کو قوی اور رنگ کو خوبصورت کرتا ہے اور خون میں

عفونت نہیں آنے دیتا اور بخارات کو دماغ کی جانب چڑھ جانے سے باز رکھتا ہے اور تندرستی کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جب پانی گرم ہوتا ہے تو ہاضمہ کو خراب کرتا ہے اور غفلت اور سستی لاتا ہے اور بدن کو لاغر کرتا ہے اور جلندھر اور دق کی بیماری پر نوبت پہنچ جاتی ہے اور اگر آفتاب کے ذریعہ سے پانی گرم کیا جائے تو جذام کے عارضہ کا خوف ہے۔

سعید بن مسیبؓ نے کہا عثمان بن مظعون نے رسول اللہ کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے جی میں کچھ باتیں آتی ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ جبتک آپ سے تذکرہ نکرلوں کوئی نیا کام کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے جی میں کیا آتا ہے۔ عرض کی میرے جی میں یہ آتا ہے کہ خصی ہوجاؤں۔ فرمایا اے عثمان ذرا ٹھیرو اور سنو میری اُمت کا روزہ رکھنا خصی ہونا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرے جی میں آتا ہے کہ پہاڑوں میں جا بیٹھوں فرمایا ذرا ٹھیرو اور سنو کہ میری اُمت کی رہبانیت یہ ہے کہ مسجدوں میں بیٹھیں اور ایک نماز کے وقت سے دوسری نماز تک انتظار کریں۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرے جی میں آتا ہے کہ سیاحی کروں فرمایا کہ میری اُمت کی سیاحی خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے اور حج وغیرہ ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرے جی میں آتا ہے کہ اپنے تمام مال سے علیحدہ ہوجاؤں۔ فرمایا اے عثمان تمہارا ہر روز صدقہ دینا اور اپنے نفس و بال بچوں کی پرورش کرنا اور مساکین و یتیم پر رحم کرنا انکو کھانا کھلانا اس فعل سے افضل ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرے جی میں آتا ہے کہ خولہ اپنی بی بی کو طلاق دوں اور چھوڑ دوں۔ فرمایا میری اُمت کی ہجرت یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اُسکو چھوڑ دے یا میری زندگی میں ہجرت کرکے میرے پاس آئے یا میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرے جی میں آتا ہے کہ اپنی بی بی سے قربت نکروں فرمایا کہ آدمی جب اپنی منکوحہ سے قربت کرتا ہے تو اگر تقدیراً اُس صحبت سے لڑکا نہ ہوا تو اُس کو بہشت میں ایک کنیز ملیگی۔ اور اگر لڑکا ہوا تو اُس سے پہلے مرگیا تو قیامت کے دن اُسکا پیشرو اور شفیع ہوگا۔ اور اگر اُسکے بعد وہ لڑکا زندہ رہا تو قیامت میں اُسکے لئے نور ہوگا۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرے جی میں آتا ہے کہ گوشت نہ کھاؤں۔ فرمایا کہ گوشت مجکو مرغوب ہے

پتہ دھنی چترا دوارہ - حفیظ اللہ خان - آغا سعید جسمین ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ - او کا شرام کریما - لم - ر

اور جب لستا ہے کھاتا ہوں۔ عرض کیا کہ میرے جی میں آتا ہے کہ خوشبو نہ لگاؤں۔ فرمایا کہ سنو جبرئیل نے مجکو گاہے گاہے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے اور جہانتک ہوسکے جمعہ کے دن تم اسکو ترک نکرنا۔ فرمایا اے عثمان میرے طریقے سے منہ نہ موڑیو جو میری سنت سے پھر گیا اور اُسی حالت میں بغیر توبہ کئے مر گیا فرشتے اُس کا منہ میرے حوض سے پھیر دینگے۔ ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ تمہاری آنکھوں کا تمپر حق ہے۔ تمہارے بدن کا تمپر حق ہے۔ تمہاری بی بی کا تمپر حق ہے لہذا نماز بھی پڑھو اور خواب استراحت بھی کرو اور روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔

مولٰنا عبد الرحمن بن علی بن جوزی کا قول ہے۔ جاننا چاہیئے کہ راگ میں دو باتیں جمع ہوتی ہیں۔ اول تو دل کو خدا تعالٰی کی عظمت میں غور کرنے اور اسکی خدمت میں قائم رہنے سے غافل کر دیتا ہے۔ دوسرے دل کو جلد حاصل ہونیوالی لذتوں کی طرف راغب کرتا ہے اور اُنکے پورا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ہر قسم کی حسّی شہوتیں پیدا کرتا ہے جن میں بہت بڑی شہوت نکاح ہی اور نکاح کی کامل لذت نئی عورتوں میں ہو اور نئی لذتیں حلال ذریعہ سے حاصل ہونا دشوار ہے لہذا انسان کو زنا پر برانگیختہ کرتا ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ زنا اور غنا میں باہم تناسب ہے، اِس جہت سے کہ غنا روح کی لذت ہو اور زنا لذتِ نفسانی کا بڑا حصہ ہو اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے الغناء قبۃ الزنا یعنی راگ زنا کا افسون ہے۔

ابو الطیب طبری نے کہا امام مالکؒ نے راگ اور اُسکے سننے سے منع فرمایا اور کہا اگر کسی لونڈی کو خریدا اور اُسکو گانے والی پایا تو اِس عیب کی وجہ سے اُس کا لوٹا دینا پھیر دینا مشتری کو جائز ہے۔ اِس زمانہ میں فونوگراف کا بجنا اکثر مسلمانوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا +

ہبۃ اللہ بن احمد جریری نے ابو الطیب طاہر بن عبد اللہ طبری سے روایت کیا کہ شافعیؒ نے کہا کہ غنا ایک لہو مکروہ ہے جو باطل چیز کے مشابہ ہے جو شخص زیادہ غنا سنتے گا وہ بیوقوف ہے اُسکی شہادت رد کی جائیگی۔

شافعیؒ نے کتاب ادب القضا میں قطعی طور سے کہا ہے کہ جو آدمی راگ سننے پر مداومت

سماع اور رقص کے بارے میں بعض صوفیہ کی تصریحیں تلبیس ابلیس میں دیکھنی چاہئیں

پتہ دھلی چتلا قبر روزنامہ حفیظ اللہ خان۔ آثار سعید جسمیں ایکسو گیارہ بیانات ہیں قیمت دو روپیہ۔ اشرح کریما ۔/۸ ۔۔۔۔۔

کرے اسکی شہادت مردود یعنی اور رقاص کی شہادت مقبول نہوگی۔
غنا کے مکروہ و ممنوع ہونے کی دلائل کے بیان میں اہل علم قرآن میں سے تین آیتیں پیش کرتے ہیں۔ پہلی آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ (ترجمہ) یعنی بعض لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں۔ سعد بن جبیر سے مروی ہے کہ ابو الصہبار نے کہا میں نے عبد اللہ بن مسعود سے اس آیت کے معنی پوچھے ومن الناس من یشتری لہو الحدیث جواب دیا کہ خدا کی قسم وہ غنا ہے۔ مجاہد نے کہا لہو الحدیث کے معنی غنا ہیں۔ سعد بن بشار کہتے ہیں میں نے لہو الحدیث کے بارے میں سوال کیا جواب دیا کہ وہ غنا ہے
دوسری آیت وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ یعنی تم غافل ہو یحیی بن سعید نے بیان کیا کہ سفیان نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ عکرمہ نے ابن عباس سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ سے مراد غنا ہے۔ مجاہد نے بیان کیا سامدون کے معنی غنا ہیں
تیسری آیت وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ یعنی اے ابلیس جسکو تجھ سے ہو سکے اپنی آواز سنا کر اپنی طرف ابھارلے۔ سفیان ثوری نے لیث سے روایت کیا کہ مجاہد نے اس آیت سے مراد غنا و مزامیر سے کی ہے۔
سنت سے یوں استدلال کرتے ہیں نافع نے کہا ایک بار ابن عمر نے کسی چرواہے کی بانسلی کی آواز سنی جلدی سے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور اپنی سواری کو رستہ سے موڑ دیا اور بار بار پوچھتے تھے کہ اے نافع کیا وہ آواز آتی ہے۔ میں کہدیتا تھا کہ ہاں یہ سنکر چلتے تھے میں نے کہا کہ اب وہ آواز نہیں آتی اسوقت آپنے اپنے ہاتھ کانوں سے جدا کئے اور سواری کو راستے کی طرف لوٹایا۔ اور بولے کہ میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چرواہے کی بانسلی کی آواز سنی تھی آپنے یہی عمل فرمایا تھا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آدمی گانے کے لئے اپنی آواز بلند کرتا ہے اللہ تعالی اسکی طرف دو شیطان بھیجتا ہے وہ دونوں اسکے اوپر سوار ہو جاتے ہیں۔ ایک اس جانب دوسرا اس جانب ہوتا ہے اپنے پانو اس گانے والے کے سینے میں مارتے رہتے ہیں

حتیٰ کہ گانے سے خاموش ہو رہے۔

عبدالرحمن بن عوف نے روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مجکو اللہ تعالیٰ نے دو آوازوں سے جس میں حماقت اور فجور پایا جاتا ہے منع فرمایا ہے۔ ایک نغمہ کی آواز دوسرے نوحہ کی آواز یعنی مصیبت کیوقت کی آوازیں جو بیان کے ساتھ نکلتی ہیں۔

اور فرمایا کہ ممانعت کی ہے ایک نغمہ کی آواز سے اور ایک گریبان چاک کرنے۔ اور شیطانی نوحہ کرنے سے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ مجکو مزامیر توڑ دالنے کو بھیجا ہے۔

کتاب السنن میں ہے کہ عمرو بن قرہ نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے اللہ تعالیٰ نے شقاوت و بدبختی مقدر فرمائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بغیر دف بجانے کے رزق نہیں ملسکتا۔ آپ مجکو غنا کی اجازت دیجئے۔ میں محض گانا نہیں گاؤنگا۔ رسول اللہ نے فرمایا میں تجکو اجازت نہیں دونگا اور نہ تیری عزت کرونگا۔ اور نہ تجکو چشم عطا سے دیکھونگا۔ اے خدا کے دشمن جھوٹ بولتا ہے اللہ تعالیٰ نے تجکو حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرمایا ہے اور تو خدا کے رزق میں سے حرام اختیار کرتا ہے۔ اگر میں تجکو پہلے ممانعت کر چکا ہوتا تو اس وقت تجھ سے بُری طرح پیش آتا چل میرے پاس سے اُٹھ کھڑا ہو اور خدا کے سامنے توبہ کر اب یاد رکھ کہ اگر اس سمجھانے کے بعد تو نے ایسا کیا تو میں تجکو دردناک مارونگا اور تیرا منہ بگاڑ دونگا اور تجھ کو تیرے گھر سے نکالکر شہر بدر کرونگا۔ اور تیرا رخت و اسباب مدینہ کے نوجوانوں میں لٹوا دونگا۔ اور جب وہ چلا گیا تو آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہی لوگ عاصی اور نافرمان ہیں اور فرمایا جو کوئی ان میں سے بغیر توبہ مریگا اللہ تعالیٰ انکو بروز حشر ننگا اُٹھاویگا۔ اور جب کھڑا ہونا چاہے گا لڑکھڑا کر گر پڑیگا۔ شعبی نے کہا گانے والے اور گوانے والے پر لعنت ہے۔ اور لہو کی چیزوں کا آغاز شیطان کی طرف سے ہے اور انجام کار اس کا خدا کی ناراضی ہے۔ ضحاک نے کہا غنا دل کو خراب اور خدا کو ناراض کرتا ہے۔ عبدالرحمن جوزی کا قول ہے۔ جو شخص حرام یا مکروہ کو قربت الٰہی خیال کرے اِس اعتقاد سے کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ علما سماع کو حرام بتاتے ہیں یا مکروہ کہتے ہیں۔ تلبیس ابلیس میں مرقوم ہے زیادہ ثابت قدم قیامت کے دن وہ شخص ہے

جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کو لئے ہوئے ہے ایضاً شیطان نے ابو الحارث سے کہا کہ اے ابو الحارث میں نے غنا کے سوا تم لوگوں سے کوئی ایسی چیز نہیں پائی جسکی وجہ سے تم پر دخل پاسکوں۔ عبد الرحمن بن زبیر کو خبر ملی کہ اُنکے بیٹے عامر ایک قوم میں جاکر بیٹھے ہیں جو قرآن پڑھتے وقت گر پڑتے ہیں اُنہوں نے کہا کہ اے عامر خبردار آئندہ مجکو یہ نہ معلوم ہو کہ تم ایسے لوگوں میں گئے تھے جو قرآن پڑھتے وقت بیہوش ہو جاتے ہیں۔ ورنہ میں کوڑے سے تمہاری خبر لونگا۔ اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت قرآن کرتے دیکھا ابو بکر و عمر رضہ کو قرآن پڑھتے دیکھا اور اُن پر یہ کیفیت نہیں طاری ہوئی تھی کیا یہ لوگ ابو بکر و عمر سے زیادہ خوف خدا رکھتے ہیں۔ پس میں نے جان لیا کہ ٹھیک بات نہیں ہے اور ان لوگوں کو ترک کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بیٹا خدا نے یوں فرمایا ہے تَفِیضُ اَعْیُنُہُمْ مِنَ الدَّمْعِ یعنی اُنکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔ اور فرمایا تَقْشَعِرُّ جُلُوْدُھُمْ یعنی اُنکے جسموں پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ایک بزرگ کی مجلس وعظ میں ایک صاحب نے زور سے سانس بھری تو اُس بزرگوار واعظ نے کہا کہ اگر خدا کے لئے ہے تو تو نے آپکو مشہور کیا اور اگر غیر خدا کے لئے ہے تو تو ہلاک ہو گیا۔

تلبیس ابلیس میں ہے اُس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جس پر وجد طاری ہوا اور وہ اُسکے دفعیہ پر قادر نہیں تو جواب یہ ہے کہ شروع وجد میں ایک اندرونی حرکت اور جوش ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنے آپکو باز رکھے تاکہ کسیکو اُسکے حال کی خبر نہ ہو تو شیطان اُس سے نا اُمید ہو کر دُور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ جب حدیث بیان کرتے اور اُنکے دل کو رقت ہوتی تھی تو اپنی ناک پونچھتے تھے اور کہتے تھے کہ زکام کسقدر سخت ہے۔ اور اگر انسان اپنے آپ کو بے قابو چھوڑ دے تو شیطان اُس میں اپنی سانس بھر دیتا ہے بقدر اسکے کہ انسان بیقرار ہو اس میں شک نہیں کہ اکثر لوگ وعظ سنکر مر گئے ہیں اور بیہوش ہو گئے ہیں۔ مگر وجد کرنا زور سے چیخنا اور کج مج چلنا بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بناوٹ ہے اور بناوٹی لوگوں کا شیطان یار و مددگار ہے عقیل نے کہا ہے کہ قرآن مجید میں قطعی طور پر رقص سے ممانعت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا یعنے زمین پر خوش ہوتا ہوا نہ چل اللہ تعالیٰ نے اتراتے

وجد ہونی اپنے میں سنت نہیں ہے

چلنے کی مذمت فرمائی ہے اور رقص نہایت ہی خوشی سے اتراتا ہوا فعل نہیں ہے تو کیا ہے
بھلا جس شخص کے سامنے سولی موت ہو اور منکرین کا جواب سوال اور اترنا پلصراط۔ اور پھر
لاعلمی کہ دوزخ میرے لئے ہے یا جنت وہ اس فعل کے مشاہدہ میں زندگی کا وقت گذارے
جائے تعجب ہے۔ ایک فرقہ صوفیوں کا ہے کہ وہ راگ و سماع کے ساتھ امرد کی طرف نظر کرنے کو
بھی ملاتے ہیں اور گمان رکھتے ہیں کہ یہ حرکت عین ثواب ہے۔ امرد کو دیکھنے سے عبرت حاصل
ہوتی ہے اور صنعت سے صانع پر استدلال لانا ہے۔ حالانکہ ان باتوں میں نہایت ہی خواہش
نفسانی کا ابنارہ ہونا ہے اور عقل کو فریب دینا اور علم کے خلاف کرنا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔
وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یعنے اللہ تعالیٰ کی آیتیں خود تمہاری ذاتوں میں موجود ہیں
کیا تمھیں نظر نہیں آتا کہ اُسنے تجکو ایک قطرہ منی سے پیدا کیا پھر ماں کے رحم میں تجکو رکھا پھر
وہاں سے اس عالم میں لایا تو بچہ تھا تجکو جوان کیا۔ پھر تجکو مار لیگا پھر جلا دیگا پھر ہر امر کا حساب
لیگا۔ اور ایک جگہ فرمایا اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ کیا اونٹ کی طرف نظر نہیں
کرتے کہ کس طور پر پیدا کیا۔ پھر چوپایوں کو دیکھو کہ کیسے کیسے پیدا کئے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے اَوَلَمْ
یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا زمین و آسمان کی کائنات پر غور نہیں کرتے
جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے عبرت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے اُسکو چھوڑ کر یہ لوگ اس میں پڑ
گئے جس سے منع فرمایا یہ سب ابلیس کا کید ہے اور یہ سب اثر گندم خوری کا ہے کہ جب عمدہ عمدہ غذاؤں
سے جی بھر جاتا ہے تو سماع و غنا و خوبصورت امرد لڑکوں کو دیکھنا اس طرف پر جاتے ہیں اگر گمخواری
اختیار کریں تو یہ سب اُمور بھول جائیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ
اَبْصَارِھِمْ یعنے اے رسول ان اہل ایمان سے کہدیجے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ بس انھیں
صورتوں کا دیکھنا جائز ہوا جنکی طرف نفس کو کچھ رغبت نہیں۔ خواہش نفسانی کا کچھ حصّہ نہیں۔
اُوپر مذکور شدہ آیتوں میں جنکی طرف نظر کرنے کا حکم ہوا ہے جس میں شہوت کی آمیزش اور لذت کا
لگاؤ نہیں لیکن شہوت انگیز صورتوں کی تو یہی تعبیر کیجائیگی کہ شہوت کے ساتھ عبرت حاصل کیجاتی
ہے جو باعث گناہ ہے اور وہ اس قابل نہیں کہ اس پر نگاہ ڈالی جاوے۔ دیکھنا ہی اکثر فتنہ کا باعث

یعہ دھلی چراغ روانہ حفیظ اللہ۔ آنا رسعیل جسمین ایکسو
گیارہ دیا نات ھلین قیمت دو روپیہ اور ما شرح کرایا۔ ۲ھ /

ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو پیغمبر بنا کر مبعوث نہیں فرمایا اور نہ اسکو قاضی امام یا موذن بنایا۔ کیونکہ عورت آفت و شہوت کی محل ہے ایسے ہی امرد۔ جو شخص یہ کہے کہ میں اچھی صورت سے عبرت لیتا ہوں وہ خواہش نفسانی کا طالع ہے عبرت لینے میں کاذب ہے۔ اور جو اوروں سے اپنے آپ کو ممتاز بتائے اسکے دعوے کو باطل کہیں گے۔ یہ باتیں کید شیطانی ہیں۔ لازم ہے کہ دل کو بجز خدا کے کسی غیر کے ساتھ مشغول نکرے جو آخرت کے فوائد کا باعث ہے۔ علاوہ ازیں یہ باتیں نادانی اور آداب شریعت سے باہر ہیں۔

وفد عبد القیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اُن میں ایک امرد لڑکا تھا روشن چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنی پشت مبارک کے پیچھے بٹھایا اور فرمایا کہ حضرت داؤد کی خطا نگاہی تھی۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی کسی امرد لڑکے کو نظر جما کے دیکھے۔ عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مجھے ایذا رساں درندے کا بھی اسقدر خوف نہیں ہے جتنا امرد لڑکے کی طرف سے ڈر ہے۔

عبد العزیز ابی السائت نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ میں عابد شخص پر ایک امرد لڑکے کے بارے میں ستر باکرہ لڑکیوں سے بھی زیادہ ڈرتا ہوں۔ ایک حدیث کا ترجمہ ہے باکرہ بچی کے ساتھ ایک شیطان ہے مگر امرد لڑکے کے ہمراہ دو شیطان ہیں۔ فتح موصلی کہتے ہیں کہ میں تیس مشائخ سے ملا جو ابدال شمار کئے جاتے تھے ہر ایک نے مجکو وقت رخصت نصیحت کی۔ نوجوان امرد کی ہمنشینی سے بچتے رہنا۔ نوجوان کی صحبت ابلیس کا بڑا مضبوط جال ہے۔

ترک نکاح میں فضیلت نہیں۔ خوف زنا کی حالت میں نکاح کرنا واجب ہے اور اگر زنا کا خوف نہ ہو تو سنت موکدہ ہے یعنی جمہور فقہا کا مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رح اور امام حنبل رح فرماتے ہیں کہ نکاح ایسی حالت میں تمام نوافل سے افضل ہے کیونکہ وجود اولاد کا سبب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کرو نکاح میری سنت ہے اور نکاح کر کے نسل بڑھاؤ اب جو میری سنت سے منہ موڑیگا وہ مجھ سے نہیں۔ بعض صحابہ میں سے بعض نے کہا کہ میں عورتوں سے

نکاح نہ کرونگا۔ بعض بولے میں گوشت نہ کھاؤنگا۔ بعض بولے کہ میں رات کو بستر پر نہ سوؤں گا بعض نے عہد کیا کہ ہمیشہ روزہ رکھونگا۔ کبھی خطا نکرونگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں سنکر خطبہ پڑھا اور حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ یہ لوگ کس قسم کے ہیں جو ایسا ارادہ کرتے ہیں۔ میں تو رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ جو شخص میری سنت سے برگشتہ ہوگا وہ مجھ سے نہیں۔ اور آپ لوگوں کو نکاح کی ترغیب دیتے تھے اور ترک نکاح سے منع فرماتے تھے۔ کسی نے ابراہیم ادہم سے کہا کہ میں نکاح کر کے عیالداری کی بلا میں پھنس گیا۔ ہنوز اس نے کلام پورا نہ کیا تھا کہ ابراہیم ادہم نے اسکو بلند آواز سے ڈانٹ کر کہا کہ ہم نے راہ دیکھ لی خدا تجھ کو عافیت میں رکھے تو اس طریقہ پر نظر کر جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وآپکے اصحاب تھے۔ پھر کہا بچہ کا اپنے باپ سے روکر روٹی مانگنا ایسی بھی فضیلت رکھتا ہے۔ یہ باتیں بن بیاہے عابد کو کب حاصل ہیں۔ اکثر صوفیوں کو ابلیس نے دھوکہ میں ڈالا اور نکاح سے باز رکھا کہ نکاح عبادت سے پھیر دیتا ہے۔ اگر یہ لوگ نکاح کی حاجت رکھتے تھے یا ان کا رجحان اس طرف تھا تو ضرور اپنے جسم اور دین کو خطرے میں ڈالا۔ اور اگر انکو نکاح کی ضرورت نہ تھی تو فضیلت سے محروم رہے۔

صحیحین میں ہے حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا تمہارے عضو مخصوص میں بھی صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ایک شخص اپنی خواہش پوری کرتا ہے اسپر بھی اجر ملتا ہے فرمایا بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اس خواہش کو حرام جگہ پوری کرتا ہے تو گنہگار ہوتا۔ عرض کیا ہاں۔ فرمایا کہ تم لوگ برائی کا خیال کرتے ہو بھلائی کا نہیں۔

جو شخص یہ سمجھے کہ نکاح کرنے سے نان و نفقہ لازم آتا ہے اور کسب کرنا اور کمانا دشوار ہے یہ حجت فقط کسب کی محنت سے جان چرانے کے لئے ہے صحیح بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دینار وہ ہے کہ تم خدا کی راہ میں صرف کرتے ہو۔ ایک دینار وہ ہے جو صدقہ دیتے ہو۔ ایک دینار وہ ہے جو اپنی اہل وعیال پر صرف کرتے ہو۔ سب سے افضل وہی دینار ہے جو اپنی اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو۔ جو شخص یہ

کہے کہ نکاح دنیا کی رغبت کا باعث ہے وہ غلطی پر ہے۔ طلب علم کرنیوالوں کے لئے فرشتے اپنے پر
بچھا دیتے ہیں اور طلب معاش کیوں نکی جائے حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
اگر میں ایسی حالت میں مروں کہ اپنی محنت سے اپنی روزی تلاش کرتا ہوں تو مجھکو اس سے
پسند ہو کہ خدا کی راہ میں غازی ہو کر مروں۔ اور بھلا شادی کس طرح نہ کیجائے۔ حالانکہ صاحب
شرع نے فرمایا ہے کہ تم نکاح کرو اور نسل بڑھاؤ فقط جو اسکے خلاف ہے وہ خلافِ
شریعت ہے قرآن شریف ناطق ہے جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے
تمہیں میں سے تمہارے لئے بی بی پیدا کی تاکہ تم کو ان سے آرام ملے اور تم میں باہم محبت ہو اور رحمت
کا باعث ہو از روئے شرع حکم فرمایا وَانْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ یعنی بن بیاہوں کی شادی کرو۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کرو اور نسلیں بڑھاؤ کیونکہ میں قیامت کے دن
تمہاری کثرت کی وجہ سے اور امتوں پر فخر کرونگا۔ خواہ حمل گرا ہوا بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور خود انبیا
علیہ السلام نے اولاد طلب کی ہے۔ بسا اوقات مباشرت کا نتیجہ ایسا ہوتا ہے کہ اس سے اولاد صالح
پیدا ہوتی ہے جو آخرت کے ثواب کا باعث ہوتا ہے۔

توکل ترک اسباب کا نام نہیں اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غار کو جاتے تو توشہ
نہ لیجاتے۔ حالانکہ رسول اللہ توشہ لیکر جاتے تھے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ ؑ جب خضر ؑ کی تلاش کو
نکلے مچھلی ساتھ لے گئے اور اصحاب کہف جب شہر سے چلے کچھ درم پاس رکھتے تھے۔ کیا تم کو خبر
نہیں کہ موسیٰ کی قوم نے جب ساگ اور ککڑی وغیرہ کی درخواست کی تو انکو حکم ہوا اِهْبِطُوا
مِصْرًا یعنی شہر میں جاؤ اور یہ ارشاد اسی لئے ہوا تھا کہ جو چیزیں انہوں نے طلب کی تھیں
وہ شہروں میں ہوتی ہیں لہٰذا جو لوگ ترکِ اسباب کرتے ہیں وہ خطا پر ہیں اور شرع و عقل کے
مخالف ہیں اور موافق نفس کے عمل کرتے ہیں۔ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ اہل یمن
حج کو آتے تھے تو توشہ ساتھ لاتے تھے۔ جو بغیر توشہ مکہ میں آتے اور سوال کرتے تھے انکی تنبیہ کے
لئے یہ آیت نازل ہوئی ہے وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ یعنے اپنے ساتھ توشہ لیا
کرو بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔ اس آیت میں دو جہان کے لئے سفر میں توشہ لینا اور اس

ترکِ اسباب منا ہی توکل ہے

جہان کے لئے توشہ پرہیزگاری۔ محمد بن موسیٰ جرجانی نے کہا میں نے محمد بن کثیر صنعانی سے
اُن زاہدوں کے بارے میں سوال کیا جو نہ سفر میں توشہ لیجاتے ہیں اور نہ جوتا اور موزہ پہنتے
ہیں جواب دیا کہ تم نے مجھ سے اولاد شیاطین کی نسبت سوال کیا ہے زاہدوں کے بارے میں
نہیں پوچھا۔ پھر کہتے ہیں کہ پوچھا میں نے زہد کیا چیز ہے بولے کہ رسول اللہؐ کی سنت پر عمل
کرنا اور صحابہ کی مشابہت کرنا۔ آنحضرت نے بھی اسباب پر نظر فرمائی ہے چنانچہ جب آنحضرت غار
سے نکلکر چلے تو ایک راہبر کو اجرت پر لے لیا تھا۔ اور سراقہ سے فرمایا تھا کہ ہمارا حال چھپانا۔
ہمیشہ ظاہر میں اسباب پر نظر فرمائی اور باطن میں مسبب پر بھروسا کیا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے
روایت کی کہ حضرت نے فرمایا علم کو مقید کر لو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا قید کرنا کیونکر ہے
فرمایا لکھ لو۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حافظہ کی شکایت کی آپنے حافظہ پر اپنے
ہاتھ سے مدد لو یعنی لکھ لیا کرو۔ جاننا چاہیئے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ
وحرکات کو منضبط کیا ہے اور روایت در روایت پہنچکر شریعت جمع ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ سے سنو وہ دوسروں کو پہنچا دو اور نیز فرمایا کہ خدا اُس شخص کو ہرا بھرا
رکھے جو مجھ سے کوئی بات سُنے اور اُسکو خوب نگاہ رکھے پھر جس طرح سنا تھا اُسی طرح دوسروں
کو پہنچا دے۔ حدیث کو سنکر لفظ بلفظ اُسی طرح بیان کرنا بغیر لکھ لینے کے مشکل ہے۔ کیونکہ یادداشت
پر بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ احمد بن حنبل کی نسبت کہتے ہیں کہ آپ حدیث بیان کیا کرتے تھے اور لوگ
اُن سے کہتے تھے کہ آپ زبانی سنا دیا کیجئے۔ جواب دیتے کہ نہیں۔ بغیر کتاب کے بیان
نکرونگا کہ مجکو میرے آقا احمد بن حنبل نے حکم دیا ہے کہ بغیر کتاب میں دیکھے حدیث نہ بیان کروں
عبدالرحمن بن جوزی کہتے ہیں کہ عوام شیطانی کید میں پھنستے ہیں جو زاہدوں کو عالموں پر
شرف دیتے ہیں لہذا اگر صوف کا جبہ کسی جاہل سے جاہل آدمی پر دیکھ لیتے ہیں تو اسکی تعظیم
کرتے ہیں خاصکر جبکہ وہ شخص اپنا سر جھکالے اور اُنکے سامنے خشوع کا اظہار کرے اور کہتے ہیں
کہ بھلا کجا یہ بزرگی اور کجا وہ فلاں عالم وہ تو دنیا کا طالب ہے اور یہ حضرت زاہد ہیں نہ انگور کھاتے
ہیں۔ (میوہ نہیں کھاتے) نہ چھوہارا (خشک میوہ بھی نہیں کھاتے) نہ کبھی نکاح کرتے ہیں۔

علم کو ضرورت ہے لکھنے کی

کید ہائے شیطان

جہالت کے سبب یہ نہیں جانتے کہ زہد سے علم افضل ہے۔ کیا انکو معلوم نہیں کہ یہ امر خلاف سنت ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو چھوڑ کر زاہدوں کو اختیار کر رکھا ہے۔ کیا ان لوگوں کو واقعات محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وقفیت نہیں ہے کہ آپنے کثرت سے نکاح فرمائے تھے مُرغ کا گوشت کھاتے تھے۔ شہد اور حلوا آپ نا فرماتے تھے۔ عوام کید شیطانی میں مبتلا ہیں جو کہ توجہ و رغبت مسافر اور بیرونی جات کے لوگون پر کئے ہیں۔ اپنے شہر والوں کو چھوڑتے ہیں جنکی حالت آزما چکے اور عقیدہ پہچان چکے۔ حالانکہ اپنے آپ کو اُسی کے حوالہ کرنا چاہیئے جسکی معرفت کا امتحان ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ یعنے جب تم یتیموں کو دیکھو کہ ان میں رُشد ہے تو انکا مال انکے حوالے کرو اور نیز اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلقت کی طرف بھیجکر احسان فرمایا ہے کہ کفار آپ کا حال خوب جانتے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یعنے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر احسان فرمایا کہ اُنکے پاس اُنہیں میں سے ایک رسول بھیجا اور فرمایا يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ یعنے لوگ آپ کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں۔ بعض عوام کہتے ہیں کہ خدا کریم ہے اور اُس کا عفو وسیع ہے اور رجا عین ایمان ہے یہ اُنکی خام خیالی ہے اور یہی کید شیطانی دھوکھا کھانے کا نام رجا رکھا ہے۔ بغیر عمل کے بخشش چاہتے ہیں۔ اسی بات میں عام لوگوں کو شیطان اپنے کید میں لئے ہے اور عوام گناہ کے پتہ بتہ لگا رہے ہیں اور اُنکو کچھ احساس نہیں ہوتا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اِس آیت سے بھی شیطان عوام کو کید میں لیتا ہے وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ یہاں تک عوام آیت کو یاد کر لیتے ہیں پھر ہر نیک وبد کام میں شریک ہو جاتے ہیں جسکے معنے ہیں اللہ کی رحمت بہت کشادہ ہے وہ سب پر غالب ہے آگے جو فرمایا ہے فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اور آگے فرماتا ہے کہ میں اپنی رحمت متقیوں کے لئے خاص کروں گا اس کا خیال نہیں کرتے کہ متقی کیسے ہوتے ہیں اور انکی کیا شان جن کو اللہ تعالیٰ نے خاص فرمایا ہے۔ ہماری کتاب

آثار سعیدہ میں بیان متقی کو مطالعہ کرو۔ اور کید شیطانی سے بچو۔ رحمت کے بھروسہ پر اُسکے خوف کو نہ بھلا،، یاد رکھو یہ بہت مشہور بات ہے ایمان خوف و رجا کے درمیان ہے پس رجا ہی میں نہ مشغول ہو جانا چاہیئے۔ خوف کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ رجا جانب رحمت کو جس نظر سے دیکھے اسی طرح جانب عذاب پر بھی غور کرے اور اس بات کو بھی یاد رکھے کہ رحمت توبہ کرنے والوں کے ساتھ ہے چنانچہ ارشاد ہے وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ یعنی جو توبہ کرتا ہے اللہ فرماتا ہے میں اُس کا بخشنے والا ہوں۔ توبہ کا بیان آثار سعیدہ میں بیان توبہ میں ملاحظہ ہو۔ رحمت ہی کو دیکھنا یہی شیطان کا کید ہے عامہ عوام کو اس سے ہلاک کرتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بعض کو شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا ہے کہ ہمارے گناہ سے اللہ کا کچھ نقصان نہیں اور ہماری اطاعت سے اس کا کوئی نفع نہیں اور اُس کا عفو ہمارے جرم سے عظیم تر ہے۔ اور بے سمجھے بوجھے کہتے ہیں کہ خدا کے سامنے میری حقیقت ہی کیا ہے کہ میں گنہ کروں اور وہ میرے گناہ نہ بخشے یہ سخت حماقت ہے۔ آدم کو لازم ہے خوف و رجا میں رہے۔ بعض کو شیطان اِس بات میں دھوکا دیتا ہے کہ آئندہ چلکر توبہ کرلینگے اور نیک بنجائیں گے۔ حالانکہ بہت سے اُمید کرنے والے اپنی اُمید سے رہ گئے اور موت نے پہلے ہی خاتمہ کر دیا۔ یہ کیا عقلمندی ہے خطا میں جلدی کرنا اور راستی سے منتظر رہنا۔ بسا اوقات گناہ پر توبہ میسر نہیں ہوتی اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ توبہ اپنے شرائط کے ساتھ ٹھیک نہیں ہوتی اور بعض دفعہ قبول نہیں ہوتی۔ پھر فرض کیا کہ توبہ بھی قبول ہوگئی مگر خیال کرنے والے کو یہ کیا تھوڑا امر ہے۔ گناہ کی شرمندگی ہمیشہ رہتی ہے آدمی چارا کچھ نہیں کر سکتا۔ لہذا گناہ کے خیال کو ہٹانا کہ دور رہے اِس بات سے آسان ہے کہ توبہ کی محنت اُٹھائے اور اس کا علم نہیں کہ قبول ہو یا نہ ہو۔ ایسا بھی ہم کرتے ہیں کہ توبہ کرتے ہیں اور توڑ ڈالتے ہیں شیطان نے ہم کو ضعیف پاکر اپنے مکر میں پھنسا لیا ہے اعوذ باللہ پڑھو۔

کید شیطانی بعوام۔ عوام میں بعض وہ ہیں کہ جو اپنی عقل پر راضی ہیں اور علماء کے خلاف کرتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کرتے لہذا جب علماء کا فتویٰ انکی غرض کے خلاف ہوتا ہے تو اسکو رد کرتے ہیں اور علما میں نقص نکالتے ہیں

شیطان نسب سے بھی دھوکا دیتا ہے

اے سعید جب شیطان تجکو خدا کی اطاعت میں دیکھتا ہے تو تیرا ماتم کرتا ہے اور جب اپنا محکوم پاتا ہے تجکو چھوڑ کر علیحدہ ہو جاتا ہے اور جب دیکھتا ہے کبھی ایسا کبھی ویسا تو طمع کرتا ہے اعوذ باللہ اے سعید شیطان کبھی نسب کا دھوکا دیتا ہے کہ ہمارے بزرگ ہمکو بخشوا دینگے تو خیال رکھ اللہ نے اپنے کلام مجید میں فرمایا لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی یعنے شفاعت اسکی کرینگے جن کے لئے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔ جب نوح ؑ نے اپنے بیٹے کو کشتی میں بٹھانا چاہا تو ارشاد ہوا اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ یعنی اے نوح یہ تمہارا لڑکا تمہاری اہل سے نہیں ہے۔ اور حضرت ابراہیم کی شفاعت اُنکے باپ کے حق میں قبول نہیں ہوئی۔ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ خدا کے یہاں میں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اُس کے باپ کی نجات سے اسکی بھی نجات ہو جائیگی اسکی مثال ایسی ہے جیسے دنیا میں کسی کے باپ کے کھانے سے بیٹے کا پیٹ نہیں بھرتا۔ داؤد بن علی نے کہا جب خالد پکڑا آیا تو میں نے اسکو دیکھنا چاہا اُسکے پاس گیا اسکو دیکھا کہ بیٹھا ہے لیکن ایک جانب قرار نہیں پکڑتا کیونکہ ضرب بید کیوجہ سے اُسکے چوتڑ کا گوشت جاتا رہا تھا۔ اسکے گرد بہت سے جوان آدمی تھے وہ لوگ کہنے لگے کہ فلان نے آج کوڑے کھائے اور فلاں کے ساتھ ایسا کیا گیا خالد نے ان سے کہا کہ تم دوسروں کی باتیں کیوں کرتے ہو تم بھی ایسا کرو کہ لوگ تمہاری باتیں کریں۔ اے سعید جاننا چاہئے غور سے کہ شیطان اُن لوگوں کے ساتھ کیسا کھیلتا ہے کہ تکلیف کی سختی پر صبر کرتے ہیں تاکہ اُنکو شہرت حاصل ہو اور اگر تھوڑے سے تقوی پر صبر کریں تو اُنکو ثواب ملے تعجب ہے کہ یہ اپنے حال پر فخر کرتے ہیں حالانکہ بڑے گناہوں کے مرتکب ہیں سے بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔ ہیجڑا یا قوال بننا افحش الفواحش ہے۔ اعوذ باللہ عوام میں اکثر کو شیطان نے دھوکا دیا ہے کہ وہ واعظ کی مجلس میں آتے ہیں ذکر سنتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ صرف مجلس وعظ میں حاضر ہونا مقصود اصلی ہے اور یہ نہیں سمجھتے کہ مقصود اصلی تو عمل ہے اے سعید جو سنی ہوئی باتوں پر عمل نکریگا تو حجت الٰہی تجھ پر قائم ہوگی۔ ابو ہریرہ راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی پرواہ نہ رکھے گا کہ اُسکو مال حلال ذریعہ سے ملا یا حرام۔ بعض بخیل ایسے ہیں کہ غفور غفور پر بھروسہ کرکے زکوۃ نہیں نکالتے یا حیلہ کرتے ہیں۔

یہ کید شیطان ہے۔ ابن عباس راوی ہیں کہ ٹکسال میں جب پہلے درم ڈھالا گیا تو شیطان نے
اُسکو لیکر بوسہ دیا اور اُسکو اپنی آنکھوں اور ناف پر رکھکر کہا کہ تیرے ذریعہ سے میں سرکش بناؤنگا
اور تیری بدولت کافر کرونگا میں فرزند آدم کی اِس بات سے خوش ہوں کہ دینار کی محبت کیوجہ سے
میرے جال کید میں پھنس جاتا ہے۔ اور شیطان ہر عمدہ چیز کے ذریعے سے انسان کو فریب دیتا ہے
جب تنگ آجاتا ہے تو اُس مال میں لپٹ رہتا ہے اور اُسکو کچھ خیرات کرنے سے باز رکھتا ہے۔
تیسرے کثرتِ مال کی حیثیت سے اِس طور پر کہ اپنے آپ کو فقیر سے بہتر جانتا ہے حالانکہ یہ نادانی ہے
کیونکہ فضیلت اِن فضائل سے حاصل ہوتی ہے جو نفس کے لئے لازم ہیں۔ پتھر دھیرا پکھراج زمرد
وغیرہ جمع کرنے سے فضیلت نہیں ہوتی جو نفس سے خارج چیز ہے۔ ضرورت سے زیادہ مال اِن
فضول خرچیوں میں صرف کرتے ہیں۔ مثلاً مکان بنوانا جو مقدار ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے دیوارو ں
کو رنگا میزی سے آراستہ کرنا۔ تصویرات کا بنوانا۔ نقش و نگار اُس میں بنوانا محض اِس لئے جو لوگ
اُس سے سیر ہو بکی گنگلی بندھی رہے جس سے کبر و غرور فخر کا اظہار کرنا مقصود ہوتا ہے۔ بیاہ میں بازاری
سو بیا کیا جاتا ہے۔ مکانات زمین گروی کرکے۔ اور لڑکی لڑکے والے منہ سے کہہ کہہ کر کہ ہم یہ دینگے
تم یہ چڑھاوا لانا حالانکہ یہ امر حرام یا مکروہ فعل سے محفوظ نہیں رہتا ہے۔ لڑکی کے لئے بر نہیں پسند
کرسکتا وقتیکہ اپنی حسب نخواہ دولتمند نہ ملے۔ دیکھنا تھا تو یہ دیکھتے کہ اُسکے اخلاق کیسے ہیں اب
دیکھا جاتا ہے تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ آمدنی کیا ہے۔ یہ سب کید شیطانی ہے۔
انس بن مالک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن فرزند آدم اللہ تعالیٰ کے سامنے
قدم نہ ہٹیں گے یہانتک کہ تجھ سے چار چیزوں کا سوال ہوگا۔ کہ عمر کس کام میں برباد کی دوسرے
جسم کو کس چیز میں مبتلا رکھا تیسرے مال کہاں سے حاصل کیا چوتھے مال کس جگہ صرف کیا بعض
مالدار ایسے ہیں جو مسجد اور پل بنوانے میں مال خرچ کرتے ہیں مگر نمایش و شہرت مقصود ہوتی
ہے اور چاہتے ہیں کہ نام باقی رہے لہذا جو کچھ اُس نے بنوایا ہے اُس پر سرزنش کیجائیگی اور اگر
اُس کا عمل خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا تو علم الہیٰ پر کفایت کرتا اُس سے کہا جائے کہ ایک باغ
مع چار دیواری تیار کرے بغیر اسکے کہ اُس کا نام لکھا جائے تو کبھی ایسا نہ کریگا اِس قسم سے یہ ان

لوگوں کا عمل ہے۔ اسی طرح ختم قرآن شریف پر رمضان میں کثرت سے روشنی کرتے ہیں اور بارہ
ماہ مسجد میں اندھیرا رہتا ہے یہ فعل محض نمود پر ہے۔ جو خیرات کرنے میں طرح کا خواہاں ہوتا ہے
وہ کید شیطانی میں پھنستا ہے۔ جو پوشیدہ دیتا ہے اُسکے ثواب کی انتہا ہی نہیں۔ کم از کم دس گنا ہے
ہشام نے حفصہ سے روایت کی ہے سلیمان بن عامر نے کہا میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے
سنا فرماتے تھے کہ مسکین کو صدقہ دینا صرف ایک صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو
باتیں ہیں۔ صدقہ وصلہ رحم۔ اور اقربا کی محتاجی کا علم ہونے کے بعد خبر گیری سے باز رہتے ہیں
حالانکہ انکی اعانت کرتے تو تین ثواب کے مستحق ہوتے۔ ایک صدقہ دوسرے قرابت تیسرے
خواہش نفسانی کا مارنا۔ ابو انصاری سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا افضل صدقہ وہ ہے
جو کینہ رکھنے والے رشتہ دار کو دیا جائے۔ اے سعید یہ افضل اس لئے ہے کہ نفس کچلا
جاتا ہے جو امرا وصیت کرنے میں حد سے تجاوز کرتے ہیں اور وارث کو محروم رکھتے ہیں اور سمجھتے
ہیں کہ یہ ہمارا مال ہے جس طرح چاہیں تصرف کریں اور یہ نہیں یاد رکھتے کہ انکے بیمار ہوتے ہی
وارثوں کے حقوق اس مال کے متعلق ہوگئے۔ اور فرمان رسول کریم ہے جو شخص وصیت کرتے
وقت خیانت کریگا وہ ویل میں پھینکا جاویگا ویل دوزخ میں ایک جنگل کا نام ہے۔

فرمان نبی کریم ہے کہ شیطان کہتا ہے کہ فرزند آدم مجھ پر غالب نہیں آسکتا اور اگر غالب بھی آتا
ہے تو میں اُسکو تین باتوں کا حکم کرتا ہوں ایک غیر حق سے لینا۔ غیر حق میں صرف کرنا۔ حق سے
باز رکھنا۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ÷

اے سعید شیطان مجھے توبہ سے ٹالتا ہے اور شہوات کے حظ حاصل کرنیکی جلدی کراتا ہے
اور توبہ کرنے کی آرزو دلاتا ہے کہ اس گناہ کو کرلے پھر توبہ کر لیجو۔ باہوش باش۔ اعوذ باللہ الخ
جو رات کو نماز کے لئے اٹھتا ہے اُس سے کہتا ہے ابھی تیرے لئے بہت وقت ہے تھوڑی دیر آرام کر
اسی طرح ہمیشہ کسل اور سستی کی محبت دلاتا رہتا ہے۔ عاقل کو چاہیئے کہ دور اندیشی پر عمل کرے اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم۔ اے اللہ ہم کو اسکے مکر و فریب سے بچالے نیز نفس کی شرارتوں سے
باز رکھ اور پیروی رسول کریم کی عطا کر۔ آمین۔ ثم آمین ÷

نتیجہ اطاعت رسول رحمٰن

مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ جس وقت بندہ مومن
باایمان مرتا ہے فرشتے رحمت کے نازل ہوتے۔
کفن اور خوشبو جنت سے لاتے ہیں اور اُسکے سامنے
بیٹھتے ہیں بعد اُسکے ملک الموت آکر بیٹھتے ہیں اور
کہتا ہے اے نفس پاک نکل اور چل رحمت خدا کیطرف
پس روح جسم سے نکلتی ہے۔ پھر اُس روح کو آسمان
پر لیجاتے ہیں پھر فرشتے کہتے ہیں کہ یہ کیسی روح ہے
کہ تمام آسمان معطر ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے میت کو قبر میں اُتارتے ہیں قبر کہتی ہے تیرا بھلا
ہو مجھے بھول گیا تھا میں اندھیری جگہ اور تنہائی کا
مکان ہوں۔ اگر وہ نیکی کرنیوالا ہو تو کوئی اسکی طرف
سے جواب دیتا ہے اے قبر تو کیا کہتی ہے یہ شخص صالح تھا جو
کوئی کام کرنیکا تھا وہ کرتا تھا اور جو نہیں کرنیکا تھا وہ
نہیں کرتا تھا۔ قبر کہتی ہے ایسا تھا تو میں گلشن ہو جاتی
ہوں تب اسکی قبر نور علیٰ نور ہو جاتی ہے حدیث میں آیا ہے
کہ جب نیک بندے کو گور میں اُتارتے ہیں اُسکے نیک
اعمال اُسکو گھیر لیتے اور بچا لیتے ہیں۔ جب عذاب کے
فرشتے پاؤں کیطرف سے آتے ہیں روزہ کہتا ہے آنے نہ دونگا
یہ شخص دنیا میں بہت بھوک اور پیاس سہارتا رہا ہے اور
جب بدن کیطرف سے آتے ہیں حج اور جہاد کہتے ہیں

ثمرہ پیروی نفس شیطان

جسوقت کافر کی روح نکلنے ملک الموت آتے ہیں اُنکی
شکل سہمناک ایسی ہوتی ہے کہ سر اُنکا آسمان پر اور پاؤں
تحت الثریٰ میں ہوتے ہیں اور کئی منہ اُنکے ہوتے
ہیں مردہ کافر اُسے ڈر کے بہت زاری کرتا ہے اور اور
فرشتے اُنکے ساتھ ہوتے ہیں کسی کے ہاتھ میں چھری
اور کسی کے ہاتھ میں تلوار اور شعلہ آتش لیکر آتے ہیں
اور اُس مرنیوالے کے جسم پر ڈالتے ہیں اگر ایک ذرہ
اُسمیں سے زمین پر گرے تو ساری زمین کو جلا کر خاک کر دے
تمام بدن کا رگ و ریشہ پکڑ کر جان تن سے کھینچتے ہیں
جان نکلنے میں ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے کہ کوئی کسی
پر ہزار شمشیر سے وار کرے اور منکر نکیر جو دنیا میں
ساتھ ساتھ ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ جو تو نے دنیا میں
بُرا بھلا نیکی بدی کی ہے سب لکھ لا چاری کفن کا کاغذ
بنا کر اعمالنامہ بدست خود لکھتا ہے فلان روز فلاں
گھڑی فلان کام کیا تھا جو کر کے بھول جاتا ہے وہ
سب بھی یاد آجاتا ہے اور منکر نکیر بصورت زشت آتے
ہیں جنکے دیکھنے سے ہوش جاتے ہیں اور زمین
تنگ و تاریک ہو جاتا ہے) اِس ہیبت اور دہشت سے قبر میں
بٹھلا کے دریافت کرتے ہیں مَن رَّبُّکَ یعنی تیرا کون
خدا ہے جواب جو ناصواب پاتے ہیں تو گرز آہنی سے

ہم آنے نہ دینگے کیونکہ اسنے ان پر بہت محنت اٹھائی ہو اور جب ہاتھ کیطرف آتے ہیں خیرات کہتی ہو اسے عذاب نہ دو کیونکہ اس ہاتھ سے صدقہ دیا ہو فرشتے کہتے ہیں تجھے مبارک ہو پس رحمت کے فرشتے آتے ہیں اور اسکی قبر میں بہشت کا فرش بچھاتے ہیں اور گور کو اسپر کشادہ کرتے ہیں جہانتک نظر جائے اور بہشت کی ایک قندیل لاتے ہیں روز قیامت تک اسکے نور میں رہتا ہو اور جو جنازہ کے ساتھ آئے ہوں سنتا ہو اور کوئی اس سے بات نہیں کرتا۔ مگر قبر بولتی ہو کیا میرے ہول اور تنگی کی خبر لوگ بارہا نہ کہتے تھے میرے واسطے تونے کیا تیاری کی ہو رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ جو شخص موت کو بہت یاد کریگا اور توشہ آخرت کے سامان میں مشغول رہیگا بعد مرنے کے اپنی قبر کو باغ پائیگا باغہائے جنت سے اور وہاں ایک چیز نورانی نظر آئیگا چاند سے زیادہ خوبصورت اور مشک سے زیادہ معطر یہ شخص پوچھیگا کہ تو کون ہو وہ کہیگا میں تیرا نیک اعمال ہوں اور اخلاق حمیدہ دروازہ آسمان کا کھول دیتے ہیں اسی طرح ساتوں آسمان پر لیجاتے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہو اس میرے بندے کا نام علیین میں لکھو اور لیجاؤ اسکی روح کو اسکے بدن میں پھر اس سے سوال جواب ہوتا ہو پھر کہتے ہیں کہا جاتا ہو اس شخص کو کہ تم میں پیدا ہوا تھا ہدایت کیواسطے وہ کہتا ہو کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ کہتے ہیں کیونکر جانا وہ کہتا ہے

مارتے ہیں کہ جسکی ہیبت اور دھمک سے تحت الثریٰ ہلجاتی ہو۔ پوچھتا ہو تیرا دین کونسا ہو یہ سنکر کافر کے ہوش و حواس جاتے رہتے ہیں زبان بند ہوجاتی ہو پھر دوبارہ پوچھتا ہو کافر مردہ مارے ہیبت کے کہتا ہو نہیں معلوم پھر اسپر ایک گرز آہنی مارتا ہو کافر مردہ واحسرتا کرتا رہتا ہو اور کہتا ہو کاش پیدا ہی نہوتا تو اچھا تھا۔ کہاں جاؤں کس سے فریاد کروں کوئی سنتا ہی نہیں عمر بھر کی زندگی کا عیش سب تلخ ہوجاتا ہو۔ فرشتے طعن سے کہتے ہیں کہ خدا کی نعمت کھاتا رہا۔ اور غیر کی پرستش کرتا رہا۔ زمان لعید مشرق و مغرب کی زمین آکے دباتی ہو تمام بدن کی ہڈیاں درہم برہم ہوکر ٹوٹنے لگتی ہیں پھر زمین کہتی ہو کہ ای دشمن خدا تو میری پشت پر تھا۔ کفر کرتا تھا اب تو میرے پیٹ کے اندر آیا اب قسم خدا کی تجھ سے حق اسکا سمجھونگی پھر اسکی پیشی رب الجلال و قہار میں فرشتے لیجاتے ہیں وہاں سے اسکے لئے حکم ہوتا ہے اسے سجین میں لیجاؤ۔

یہ جو مضمون لکھا گیا ہو اسکی تصدیق قرآن شریف کے چودہواں سورہ نحل کا رکوع ۴ سے ہوتی ہو وہ آیت یہ ہو الذین تتوفی سے المتکبرین تک ترجمہ جنکی جان فرشتوں نے حالت کفر پر قبض کی تھی یعنی آخری وقت تک کافر رہے پھر کافر لوگ

کتاب اللہ سے اُنھوں نے پہنچائی اور سنائی ہیں لے
اسکی تصدیق کی پھر آسمان سے ایک آواز آتی ہے کہ
سچ کہتا ہے میرا بندہ ایک دروازہ بہشت کا اسکی قبر کی
طرف کھولدو کہ ہوائے خوش بہشت کی اسکی طرف آیا
کرے مضمون جو اوپر بیان ہوا ہے اسکی تصدیق
کلام مجید میں پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۴ اَلَّذِیْنَ
تَتَوَفّٰھُمُ سے تَعْمَلُوْنَ تک (ایک لوگوں کی جان
لیتے ہیں فرشتے) ترجمہ پوری آیت جن لوگوں کی جان
لیتے ہیں فرشتے اور وہ ستھرے ہیں (تو) انکو کہتے ہیں سلامتی
ہے تم پر جاؤ بہشت میں بدلہ اس کا جو تم کرتے تھے خلاصہ
اس آیت میں نیک لوگوں کے آخری وقت خوبصورت
فرشتے آتے ہیں اور جنت کی خوشبو کا بسا ہوا ایک ریشمی
کپڑا یا رومال ہمراہ لاتے ہیں اور روح کو اللہ کی
رضامندی اور جنت کی نعمتوں کی خوشخبری سناتے ہیں
اسکی مثال حدیث شریف میں یوں آئی ہے کہ جس طرح
پانی کی بھری مشک کا دہانہ کھولنے سے پانی نکلجاتا
ہے یہ آسانی روح کے نکلنے کی مثال ہے اسی طرح
نیک روح اللہ کی رضامندی اور جنت کی نعمتوں کا
حال سنکر نہایت پھرتی اور آسانی سے اکٹھی ہوکر جھٹ
بدن سے نکلجاتی ہے اور اسکے نکلتے ہی ایک عجیب قسم
کی خوشبو آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے جسکو سونگھکر
آسمان کے فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ آج کوئی نیک

صالح کا پیغام دینگے کہ ہم کوئی برا کام نہ کرتے تھے
کیوں نہیں اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کام کی پوری خبر
ہے جہنم کے دروازے سے جہنم میں داخل ہو جاؤ اور
اُس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہو غرض تکبر کرنیوالوں کا برا
ٹھکانا ہے۔ خلاصہ اس آیت میں بد لوگوں کی اور آگے
نیک لوگوں کی قبض ارواح کا بیان ہے بد لوگوں کی قبض روح
کے لئے بدہیبت فرشتے آتے ہیں اور عذاب قبر نیز عذاب
قیامت کا حال اس قریب المرگ شخص کی روح کو سناتے
ہیں یہ سنکر روح ڈرتی اور جگہ جگہ بدن میں چھپتی ہے وہ
فرشتے روح کو بدن سے نکالنے کی غرض سے اسکے منہ
اور پیٹھ کو بری طرح سے پیٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے
ناپاک روح جلد بدن سے نکل اللہ کا غضب اور عذاب
تیرے لئے تیار ہے بعض روح کی آخیر وقت کی سختی کی مثال
حدیث میں یہ ہے کہ جس طرح بھیگی ہوئی اون میں گرم سیخچہ
چلاکر نکالا جاتا ہے اور نمی کے سبب اون کے سب بال
سیخچہ میں لپٹ جاتے ہیں اور سوکھی اون کی انکی
طرح اگر کوئی بال جلنے سے بچ نہیں سکتا اسی طرح بدن کے
رونگٹے رونگٹے کو تکلیف پہنچکر بد آدمی کی روح نکلتی ہے
اور زمین پر ایک طرح کی بدبو پھیلتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس روح بد کا ذکر فرماتے وقت ناک کو کپڑا
لگالیا تھا گویا بدبو آرہی ہے۔ اسیطرح حضرت ابوہریرہ
جب اس حدیث میں بدبو کے ذکر کی روایت کرتے تھے

روح بدن سے علیحدہ ہوتی ہے اسوقت آسمان کے ہر
دروازے کے فرشتے آرزو کرتے ہیں کہ ہمارے دروازے
کی طرف یہ روح آوے تو اچھا ہے قبض روح کرنیوالے
فرشتے اس روح کو ریشمی خوشبودار کپڑے میں لپیٹ کر
جب آسمان پر لیجاتے ہیں تو ہر ایک آسمان کے فرشتے
اپنے علاقے تک اس روح کے استقبال کو جاتے ہیں اور
آپس میں بڑی عزت سے اُس کا نام لیتے ہیں جسکی یہ
روح ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کے روبرو اس روح کو
لیجاتے ہیں وہ روح اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اس روح کو علیین ساتویں آسمان پر ایک
مکان ہے لیجاؤ۔ پھر روح جسم میں لائی جاتی ہے اور منکر
نکیر کے سوال و جواب کیوقت ثابت قدمی اللہ کیطرف سے
عنایت ہوتی ہے اور منکر نکیر کا جواب پورا ہوجاتا ہے اب
یہ روح خوشی کے ساتھ منتظر رہتی ہے کہ کب قیامت قائم
ہو اور میں اللہ کے دیدار و مولا کی نعمتوں سے مالا مال
ہوں۔ وحدانیت کا اقرار کر کے رسول کی اطاعت
کر کے فرشتوں کا اقرار کر کے قیامت کے حساب و
کتاب کا قائل ہو کر انسانوں سے نیک سلوک کر کر مستحق
جنت کا ہوتا ہے جو نہایت ہی اچھی جگہ ہے قولہ تعالیٰ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ جو لوگ ایمان لائے
اور نیک کام کئے ہیں وہی ہیں اہل جنت وہی ہمیشہ

تو ناک کو کپڑا لگا لیا کہ تم تھے غرض اس بدبو سے
آسمان کے فرشتوں تک ایک طرح کی اذیت ہوتی ہے جس سے
وہ اُس روح کو بہت برا کہتے ہیں ادھر یہ فرشتے
اس روح کو ایک ٹاٹ کے ٹکڑے میں لپیٹ کر خدائے
تعالیٰ کے روبرو لیجانا چاہتے ہیں مگر آسمان کے
دروازے کھلنے کا حکم نہیں ہوتا۔ اور اس طرح روح
کو دوبارہ جسم میں پھیر کر منکر و نکیر کا سوال ہوتا ہے
اور جواب پورا نہونے سے مقام سجین میں جو ساتویں
زمین کے نیچے ہے اس کا نام لکھ لیا جاتا ہے اور طرح
طرح کا عذاب قبر شروع ہوجاتا ہے اور اللہ ہر ایک مسلمان
کو محفوظ رکھے پھر ایک بدصورت شخص قبر میں آکر
مردے سے کہتا ہے کہ آج وعدہ کا دن ہے مردہ کہتا ہے
کہ تجکو خدا کی مار تو کون ہے وہ کہتا ہے کہ میں تیرا برا عمل
ہوں غرض یہ مردہ ہمیشہ عذاب قبر میں مبتلا رہتا ہے
اور دعا مانگتا ہے کہ قیامت دیر میں قائم ہوتا کہ اس سے
زیادہ عذاب میں نہ پھنسوں۔ پیرو شیطان ہو کر نفسانی
خواہشیں نفسانی جذبات میں گرفتار ہو کر عقبیٰ کی
فکر نہ کرنا اس غفلت کے خمیازہ میں انسان کیلئے
دوزخ کا رستہ تیار ہوجاتا ہے جو نہایت ہی بری جگہ ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخیوں
میں سب سے زیادہ آسان عذاب والا وہ شخص ہوگا جسکے
پاؤں کے نیچے دو پاپوشیں ہونگی آگ کی اور پاؤں کے

جنت میں رہیں گے۔ وہب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
کہ بہشت کا عرض اتنا ہی جتنا آسمان و زمین کا عرض
ہے اور اُس کا طول سوائے حق جل و علا کے کوئی نہیں
جانتا جس چیز کو جی چاہے سب ہاں موجود ہے اور ان
میں حوریں بڑی بڑی آنکھوں والی جنکو اللہ تعالیٰ
نے نور سے پیدا کیا ہے گویا وہ یاقوت و مرجان ہیں۔
نیچی نگاہوں والیاں کہ اپنے شوہروں کے سوا کبھی طرف
نہیں دیکھتیں اور اُنکے شوہروں سے پیشتر کسی جن
و آدمی نے اُنکو نہیں چھوا۔ اور جب اُنکے شوہر
اُنکی صحبتوں سے فراغت پاوینگے فی الفور جیسی
کی تیسی باکرہ ہوجاوینگی ایک ایک ان میں سے
ستر ستر جلے رنگ برنگ کے پہنتی ہے جو بال سے زیادہ
ہلکے ہیں انکا گوشت و استخوان ایسا صاف ہے کہ پنڈلیوں
کا مغز صاف اُوپر سے دکھائی دیتا ہے۔ ابن عباس
نے فرمایا ہے کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں سونے کے
جواہر سے جڑے پہلے پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا
ہے وہ پیغمبروں شہیدوں اور سخیوں کا دروازہ ہے۔
دوسرا نمازیوں کا دروازہ ہے جو نماز اچھی طرح ادا
کرتا ہے اس سے داخل ہوگا۔ اور تیسرا زکوٰۃ دینے
والوں کا دروازہ ہے جو خوشی سے زکوٰۃ دیتے ہیں
چوتھا جو خلق کو نیک کام سکھاتے ہیں اور بُرے
کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور پانچواں اُن لوگوں کا

اُوپر دو رستے ہونگے آگ کے جنکی گرمی اور سوزش
سے اُس کا دماغ تانبے کی دیگ کی طرح جوش مارتا
اور کھلبلاتا ہوگا اور وہ گمان کریگا اِس سے بڑھکر
کسی پر عذاب نہوگا حالانکہ وہ سبھوں میں آسان
عذاب ہوگا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ دوزخیوں پر بھوک مسلط کیجائیگی کہ اس ایک
بھوک کی سختی دوزخ کے سب عذابوں کے برابر
ہوگی۔ دوزخی کھانے کے لئے فریاد کرینگے اُنکو
کھانے کے لئے ضریع ملیگا نہ وہ فربہ کریگا بدن کو
اور نہ دور کریگا بھوک کو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ ضریع دوزخ میں ایک چیز ہے کانٹے
کے مشابہ ایلوے سے زیادہ تلخ اور آگ سے زیادہ
گرم اور مردار سے زیادہ بدبو۔ یہی اہل دوزخ کو
کھانے کو ملیگا۔ پھر دوزخی فریاد کرینگے تو اُنکو گلے
میں اٹکنے والا کھانا دیا جائیگا یعنی ہڈی وغیرہ کی
قسم کی انکو خیال آئیگا کہ دنیا میں اٹکے ہوئے
لقمہ کو پانی پیکر گلے سے اُتارا کرتے تھے پھر وہ
کچھ پینے کی چیز کے لئے فریاد کرینگے تو انکو حمیم یعنی
گرم پانی دیا جائیگا لوہے کی زنبوروں سے اُٹھاکر
جب نزدیک کیا جائیگا اُنکے موہنوں کو بھون ڈالیگا
جب داخل ہوگا اُنکے پیٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالیگا پیٹ کی کل چیزوں کو پھر کہیں گے

جو ظلم و شہوت سے باز رہتے ہیں اور چھپا جا جیوں
کا اور ساتواں جہاد کرنیوالوں کا۔ آٹھواں اُن
لوگوں کا جو حرام سے آنکھیں چھپاتے ہیں اور ماں
باپ کے ساتھ اور ناطے والوں کیساتھ سلوک کرتے
ہیں اور بہشت کی ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک
سونے کی اور گارا مشک و زعفران اور ریج منگلے
ایک ایک موتی کے ایک ایک زمرد کے ہیں اور ساٹھ
ساٹھ کوس کے لمبے اور اتنے چوڑے اور اتنے ہی
اونچے اور کھڑکیاں یاقوت کی اور دروازے جواہر
کے اور اُن میں نہریں بہتی ہیں جنکے کنارے جڑاؤ
مصفا نے ہیں اور سنگریزے اُسکے موتی کے ہیں
اُسکا پانی برف سے زیادہ سرد ہے اور شہد سے زیادہ
شیریں اور ایک کا نام کوثر ہے وہ خاص ہمارے رسولؐ
کی نہر ہے جتنے آسمان کے تارے ہیں اُتنے ہی
چاندی سونے کے آبخورے اُس میں تیرتے ہیں۔

اور بہت سی نہریں ہیں اور فرمایا رسول اللہ نے معراج
کی رات مجھے سب بہشتیں دکھائی گئیں ہیں سو انہیں
چار نہریں دیکھیں ایک آب صاف کی ایک شراب کی
ایک شہد مصفا کی قولہ تعالیٰ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ
غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَ
أَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ
عَسَلٍ مُّصَفًّى حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

آپس میں پکارو دوزخ کے نگہبانوں کو کہ وہ دعا
کریں اللہ سے کہ ہلکا کرے ہمسے عذاب ایک دن
دوزخ کے نگہبان یہ کہینگے تمہارے پاس رسول کھلے
ہوئے معجزے اور روشن دلیلیں لیکر نہیں آئے تھے
دوزخی جواب دینگے کہ بیشک آئے تھے لیکن ہمنے انکی
بات نہ سنی اور پیروی کی نفس و شیطان کی فرشتے کہینگے
پھر جو تمہارا جی چاہے خود ہی دعا کرو ہم تمہاری
سفارش نہیں کرتے تب آپس میں مشورہ کرینگے کہ
مالک داروغہ دوزخ کو پکارو چنانچہ مالک سے التجا کرینگے
کہ اے مالک خدا سے دعا کرو کہ ہمکو موت دے کہ اس
عذاب سے رہائی پاویں۔ یہ التجا کرکے وہ ہزار برس
تک جواب کے انتظار میں رہیں گے ہزار برس کے
بعد مالک تشفی بخش جواب دیگا۔ اسکو سنئے۔ فرمایا حضرت
نے مالک اُنکو جواب دیگا تم ہمیشہ اسی حالت میں رہوگے
جب ہر طرف سے مایوس ہوجائینگے تو کہیں گے
اے پروردگار ہمارے غالب ہوگئی ہے ہم پر بدبختی ہماری
اور ہم گمراہ لوگ تھے اے رب ہمارے نکال ہمکو اس
آگ سے اگر ہم پھر وہی کام کریں تو ہم ظالم ہیں۔
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جواب دیگا
اُنکو پروردگار دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ میں ذلیل و
خوار کتوں کی مانند تم پھٹکارے ہوئے تم مجھ سے بات نہ کرو
بھائیو یہ حالت بہت غور کرنے کے قابل ہے

میں نے جبرئیلؑ سے کہا یہ نہر کہاں سے آتی ہے۔ اور کہاں کو جاتی ہی۔ جبرئیلؑ نے جوابدیا حوض کوثر کو جاتی ہے۔ لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی ہے۔ آپ حق تعالیٰ سے دعا کریں تو حال کھلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے دعا کی ایک فرشتے نے آکر سلام کیا اور کہا ای محمدؐ آنکھیں بند کر لو آپنے بند کرلیں پھر جو کھولیں تو ایک در سنگ سفید کا بنا ہوا۔ اس میں کواڑ یاقوت کے تھے دکھائی دیا اور سرخ سونے کا قفل لگا ہوا تھا اتنا بڑا کہ اگر تمام عالم اوسپر بیٹھے تو ایسا معلوم پڑی کہ پہاڑ پر چڑیا۔ پھر اس فرشتے کے حسب اشارہ میں نے قفل کے پاس جاکر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا تب وہ قفل کھل گیا۔ میں اس در کے اندر گیا دیکھا اسکے چار ستونوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہی اور پانی کی نہر بسم کی میم سے جاری ہی۔ اور دودھ کی نہر اللہ کی ہ سے اور شراب کی نہر رحمن کی میم سے اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے بعد ازاں حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ ای محمدؐ تیری امتوں میں سے جو کوئی مجھے ان ناموں سے یاد کریگا وہ دل سے خالصاً مخلصاً بسم اللہ کہیگا اوس کو چاروں نہروں سے سیراب کرونگا۔ تمت

منقول ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام کو خلعت وجود عنایت ہوا۔ اول انھوں نے دوگانہ شکرانہ

غرضکہ یہ سب گدھے کی طرح آواز کرنے لگینگے اور نالہ و فریاد کرتے رہینگے وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ اور کہینگے دوزخی کہ ہم سنتے ہوتے وعظ اور اوسپر عمل کرتے تو ہم دوزخ میں نرہتے۔ جیساکہ ہمنے کیا ویسا بھگتا۔ اور طعن سے کہینگے بہشت کے رہنے والے دوزخ کے رہنے والوں کو کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھ وعدہ کیا تھا ہمارے پروردگار نے سچا اور جو کچھ تمنے کیا تھا وہ پروردگار سے پایا۔ دوزخی کہینگے کہ ہاں ہمنے خدا کی عبادت سے منھ پھیرا تھا اور اسکی آیتوں میں ٹھٹھا کرتے تھے۔ اسکی سزا میں دوزخ میں جل رہے ہیں اور بھوک و پیاس ہم کو دنیا سے زیادہ ستا رہی ہے۔ یہ بات سن کر بہشتی لوگ جواب دینگے کہ بیشک اللہ نے حرام کیا تم پر پانی اور کھانا بہشت کا۔ اور سمجھا تھا تم نے دین کو کھیل و تماشا۔ اور ٹھٹھا تم نے زندگانی دنیا کو کھیل اور تماشوں میں اور فریب میں ڈالا تم کو دنیا کی زندگی نے۔ اور تم خدا کے کلام سے انکار کرتے تھے۔ آج تمکو خدا نے بھلا دیا۔ جیساکہ بھلا بیٹھے تھے اسکو۔ اب چکھو مزا دوزخ کا۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا فاغفر لنا انک انت الغفور الرحیم تمام شد

رب العزت کا ادا کیا اسکے اتمام میں مدت تیس ہزار سال کی گذاری جب فارغ ہوئے جناب احدیت میں عرض کیا کہ اے میرے رب جس طرح میں نے تیری طاعت میں قیام کیا کسی دوسرے بندے کو میسر ہو سکتا ہے۔ ارشاد ہوا اے امین الوحی آخر زمانہ میں پیدا کرونگا جنکی دو رکعت کہ بعرصۂ قلیل چند نفوس میں باعیوب کثیرہ و خاطر پریشان باہزاراں وساوس شیطانی و خیالات فاسد نفسانی و تعلقات دنیاوی وہ ادا کرینگے تیرے اس دوگانہ تیس ہزار سالہ سے فائق ہوگی جبرئیل علیہ السلام نے نہایت تعجب و حیرت سے پوچھا کیف ذالک یا رب العلمین یعنے کس طرح یہ ہوگا ای پروردگار جہان حکم ہوا اے جبرائیل تجھے محض طاعت کیواسطے جوہر واحد نور مجرد سے پیدا کیا اور جملہ خواہش نفسانی و علائق جسمانی و تلاش معاش و دغدغہ معاد و حب زن و فرزند و موت کے گزند سے بری کیا وہ مسکین اگر ایک ساعت بھی اپنی روح مجروح کو مائل بطاعت کرینگے انکا نفس در پے مخالفت و شیطان آمادہ مزاحمت شہوات نفسانی سبب غفلت حب مال و منال باعث حرص کسل خلقی جسم خاکی مانع عمل خیر ہوگا۔ باوجود ان سب موانع کے جو دو رکعتیں نماز وہ محض بخوف و یقین نفس و شیطان سے معاوضہ و مکابرہ کر کے ادا کرینگے پس ایسی انکی نماز جو جہاد اکبر بمقابلہ نفس سرکش کے ہے اسکے مقابلہ میں تیری نماز کب مقاومت کر سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ الاسرار شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بیت

شو اے عاصی بے چارہ نہ اُمید — گر چوں پیدا شود اشراق خورشید
اگر افتد بقصر بادشاہی — ہم افتد نیز بر گنج گدائی
کسے کو برہنہ است امروز در راہ — برو بر تابد ایں خورشید درگاہ
چو کار مفلسان آمد خطرناک — گنہگاراں بر ند ایں گوی چالاک
نہ زہد مرد خود بیں بادشہ را — امین المذنبیں باید خدا را
درین رہ نیست خود بینی خجستہ — تن لاغر دلے باید شکستہ

الحمد للہ و احسانہ کہ بعد اختتام شرح کریما خدا نے اس رسالہ کے تالیف کرنے کی توفیق عنایت کی اور بحسن و خوبی تمام ماہ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ میں انجام کو پہنچا۔ امید ہے کہ بھائی مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں اور مؤلف کو دعائے خیر سے یاد کریں۔

شرح کریما (معروف

یہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے پند نامہ عرف کریما کی مقبول خاص و عام
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پورا پورا مضمون بھرا ہوا ہے گویا کہ دونوں
اخلاق کا موید ہے اور سبا ت سے اشرح ہے رہ طلبوں کا رہنما بچہ داروں کا استاد ناصح ہے
منگا لیجئے اور دیکھئے بالکہ یہ کہہ دینا بھی ایک عادت کہ غلط نہیں کہ دہ مست قرآن در زبان پہلوی ہست

ہزاراں فریب ز تو پاکیزہ خاطر	چہ خوش کرد تحت بر نقش موثر

ترتیب کے لحاظ سے سب سے پہلے حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری جو افضل کو کا گنجینہ ہے جناب سالک
واجب الآداب کی سوانح و معراج کا مکمل بیان اس میں درج ہے۔
اور شیطان رجیم صاحب سے مقرب جیم کی پوری سوانح عمری اور اس کا فرشتوں کی جماعت میں درس تدریس۔ اور
ہر زمین و آسمان میں جگہ جگہ عبادت کرنا وغیرہ مشرح لکھا ہے۔ اور اسکے کرتوتوں کا پول کھولا ہے۔ ضمناً ذکر عبرت
شکر سلیمان علیہ السلام کی دنیا کی توضیح کر دی گئی ہے۔ اور بلقیس کے تخت کا پلک جھپکنے کے اندر آنے کا پتہ کا سچ
شکوہ اور کیا جلانے وغیرہ کا حال درج ہے۔ اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کا دربار نمرود میں اور نمرود کے آتشکدہ
میں ڈالا جانا کا مشرح حال ہے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کا دربار فرعون میں وعظ و نصائح اور اس کا منارہ بنوانا
اور تیر کا چلانا اور تیر کا خون آلودہ واپس آنا اور اس کا دریا میں غرق ہونا وغیرہ مشرح لکھا ہے۔ اور بخل قارون۔
و علاوہ اسکے اور بہت سی حکایات ہیں جو نصائح سے پر ہیں۔ یہ کتاب واعظین کی مدد ہے اور مناظر کی قوت بازو ہے
باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف چار آنے ہیں۔ بہت کم جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ شائقین جلد منگائیں۔ ورنہ
طبع ثانی کا انتظار کرنا ہو گا۔

خوشنما حمائل شریف

جس میں ترجمہ حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر تفسیر مولوی عبدالماجد صاحب کی ہے۔
رابطہ آیات۔ خواص القرآن۔ فضائل القرآن وغیرہ مفصل درج ہیں۔ اول میں مبسوط مقدمہ ہے جس میں ایام
جاہلیت کی حالت آنحضرت کی بعثت اور مکمل سوانح عمری۔ تمام غزوات اور ہجرت کا بیان نہایت تفصیل سے درج ہے
غرضیکہ قرآن مجید کے متعلق کوئی ایسی بات نہیں جو اس میں نہ ہو۔ خط جلی۔ ہدیہ دو روپیہ آٹھ آنے (عام)

ملنے کا پتہ دہلی بازار چاوڑی چتلی دروازہ مہتمم ڈاکٹر صاحب۔ محمد حفیظ اللہ

[illegible]ولوی (یعنی) اثار سعید

[illegible] مضامین اگر دیکھنا چاہیں تو اس کتاب کا مطالعہ کیجیے جو نہایت سلیس بامحاورہ [illegible] اردو عبارت پڑھ سکتے ہوں اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں انسان کی فلا[illegible] [illegible] کا کل سامان اس میں موجود ہے۔ تہذیب نفس کے ساتھ تمام ضروری مسائل شرعیہ کو نہا[illegible] [illegible] کیا ہے۔ انداز بیان نہایت موثر ہے ہر بیان کے ساتھ دلچسپ رنگین اخلاقی حکایتوں نے کتاب کے لطف کو دو چار چاند لگا دیے ہیں۔ ہم آپکی واقفیت کے لئے فہرست مضامین مختصراً تحریر کرتے ہیں جس سے آپ[illegible] معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب کسقدر مفید ہے۔

فہرست مضامین حصہ اول

اتفاق جسکی تاکید قرآن و حدیث میں بہت آئی ہے۔ احسان۔ قرابتیوں سے نہایت ضروری ہے اس میں بلبل کی بے نظیر کہانی ہے۔ اخلاق کی درستی ضروری امر ہے۔ اسلام۔ اسلام میں ثابت قدمی۔ نادان۔ استغفار۔ آدم علیہ السلام استغفار سے بخشے گئے۔ اخلاص۔ چاروں اصحاب کبار۔ اعتقاد۔ امانت۔ آنکھ۔ گھورنے والوں کو تنبیہ۔ امر معروف ایمان۔ بخل قارون۔ بدگمانی۔ تسمیہ۔ صدقے کے فضائل۔ ہمنشین دنیا۔ نبی کریم۔ تقیہ۔ تجارت۔ تحمل۔ تسبیح۔ تکبر۔ نمرود فرعون۔ توکل۔ توبہ۔ تہمت۔ تجہیز و تکفین۔ جمعہ جوا۔ چوری۔ حب دنیا اس میں بہت سی حکایات ہیں۔ حج عمرہ ماہ ذی الحجہ۔ ذکر اسمٰعیل ذبیح اللہ۔ مسائل قربانی۔ ترغیب زیارت مدینہ منورہ۔ حق العباد۔ حسد و غبطہ۔ حرص۔ خوف۔ خود پسندی اور خود بینی۔ اس میں حکایت شداد۔ دروغ و جھوٹی گواہی کا عذاب۔ دل کی ہیبت و اسرار۔ درود شریف کے فضائل۔ دعا کی قبولیت کے آداب۔ ذکر روزہ و مسائل روزہ۔ رجب و ذکر معراج۔ ربیع الاول۔ ذکر ولادت سرور عالم۔ وفات پر نبی آخر الزمان۔ رجا و رضا۔ ریا۔ دکھاوے کی عبادت۔ گویا خدا سے ہنسی کرنا ہے۔

باایں ہمہ خوبی۔ قیمت ایک روپیہ

فہرست مضامین حصہ دوم

زبان و خاموشی۔ زکوٰۃ و نقشہ زکوٰۃ نکالنے کا۔ زنا۔ لواطت۔ مساحقہ۔ حلق۔ زہد۔ سخاوت نبی کریم اور چاروں اصحاب کبار و حاتم وغیرہ۔ سنت و چند حدیثیں۔ سوال بلا ضرورت حرام ہے۔ سود خوار کی مذمت۔ شادی و شرکت جانا برا ہے۔ شرک باللہ و الغیب عند اللہ۔ شراب و نشہ [illegible] چیزوں کی مذمت۔ شعبان و فضائل۔ شکر۔ صبر۔ صلوٰۃ [illegible] صدقہ نیکی و بدی۔ طمع۔ ظلم۔ علم و عمل۔ طویل بحث ہے۔ عادل۔ عیادت۔ غصہ۔ غمازی۔ غیبت۔ فخر۔ فضول خرچی۔ فقیر و فقر۔ فکر۔ قناعت۔ قرض حسنہ۔ [illegible] اور پانچوں بگموں کا بیان۔ نکاح۔ [illegible] فوائد۔ لڑکوں کی تربیت۔ محبت۔ بادشاہی۔ متقی [illegible] متقیان۔ محرم و بیان شہادت صغریٰ و کبریٰ [illegible] رانگ۔ مراقبہ۔ موت و حکایات عجائب۔ نفاق۔ نماز [illegible] مسائل نماز۔ و حکایات نادرہ۔ نیت۔ وضو و وضو میں ہر اعضا کے دھونے پر دعائیں۔ [illegible] ہدایت۔ ہمبستری۔ یاری۔ دوستی۔ و عمل یاری۔

قیمت حصہ دوم ایک روپیہ

ہر دو حصہ یکجا دو روپیہ (عہ)

مؤلف کتاب ہٰذا خواہر زادہ میرزا رحیم الدین نقشبندی دہلو[illegible]

ملنے کا پتہ دہلی۔ بازار چاوڑی۔ چتلا دروازہ چھتہ ڈاکٹر صاحب محمد حفیظ اللہ